خواجہ محمّد اکبر وارثی کا اصلی

مِیلادِ اکبر

خواجہ محمّد اکبر وارثی

گوہر بُک ایجنسی
اردو بازار
لاھور

قیمت :- 25/-

اللّٰھم صلّ علٰی سیّدنا محمّد النبی الامّی وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلّم

اصلی میلاد شریف اکبر وارثی و اضافہ نعتیہ کلام

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جس سے توحیدِ کبریا ہو رقم — سر قلم ہیں یہاں قلم کے قلم
فرش سے تا بہ عالمِ بالا — غل ہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی
روح قالب میں ڈالنے والا — دامِ غم سے نکالنے والا
جنگلوں میں وہ بے کسوں کا رفیق — مشکلوں میں وہ بے بسوں کا شفیق
غمزدوں کا ولی غریب کا یار — سب کا بگڑی اڑی ہیں کھیون ہار
خلق کرنے لگی جو بے ادبی — بھیجا اس نے محمدِ عربی
نورِ حق سے ہوا جہاں معمور — ظلمتِ کفر ہو گئی کافور
رشتہ عشق حق نے جوڑ دیا — کلمہ پڑھ کے بتوں کو توڑ دیا
... نکا رحمت کے شامیانے میں — دین پھیلا دیا زمانے میں
آگئے راہ پر جو تھے گمراہ — پڑھ لیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
واہ واہ آنِ محمدِ عربی — واہ شانِ محمدِ عربی
جس کی محفل کی دھوم دھام ہے آج — کیا فرشتوں کا اژدحام ہے آج

شربتِ وصل نوش فرمائے دل لگا دستۂ عرب کے ساتھ		پڑھتے صَلِّ عَلٰی یہاں آئے بیٹھو آکر یہاں ادب کے ساتھ
	جہاں اکبرؔ درود ہوتا ہے رحمتوں کا ورود ہوتا ہے	

اللہ پاک کی صفات اور انسان ظلوم وجہول کی زبان گویا چھوٹا منہ بڑی بات ہے۔ اگر تمام جہان کے دریاؤں کی روشنائی بن جائے اور دُنیا بھر کے درختوں کے قلم تراشے جائیں اور اللہ پاک کی حمد وثنا لکھنا چاہیں تو یہ سب سامان روشنائی وغیرہ ختم ہو جائیں۔ بلکہ اگر اتنے ہی دریا اس روشنائی کی مدد کے لئے اور لائے جائیں تو بھی ختم ہوتے جائیں۔ لیکن اللہ پاک کی حمد وثنا ہرگز نہیں لکھی جا سکتی اور میرے اس دعوے کے ثبوت میں یہ شہادت کافی ہے کہ اللہ اپنے حبیب احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خود ارشاد فرماتا ہے کہ جتنے یہ ہماری حمد وثنا لکھنے والے ہیں ان سے کہہ دو قُلْ لَّوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّکَلِمَاتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ کَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِہٖ مَدَدًا ۔ اتنی تو اعلیٰ شان اور اس پر یہ قُرب اور یہ احسان کہ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ۔ ہم تو تمہاری رگِ گلو سے بھی نزدیک تر ہیں۔ جَلَّ جَلَالُہٗ وَعَمَّ نَوَالُہٗ ۔ اب کیا تلاش کریں اور کہاں ڈھونڈنے جائیں :

غزل

تجھے ڈھونڈتا تھا میں چار سُو ، تری شان جلّ جلالہٗ
تُو ملا قریبِ رگِ گلُو ، تری شان جلّ جلالہٗ

تری یاد میں ہے کلی کلی ، ہے چمن چمن میں ھُوَالعَلِیْ
تُو بسا ہے پھُول میں ہُو بہُو ، تری شان جلّ جلالہٗ

تری جُستجو میں ہے فاختہ ، کہ کہاں تُو جلوہ دکھائے گا
اُسے وِردِ کُوکُو ہے کُو بکُو ، تری شان جلّ جلالہٗ

گرے قطرے ابر سے خاک پر ، تو یہ بولا سبزہ اُٹھا کے سر
دیا غیب سے مجھے آب جُو ، تری شان جلّ جلالہٗ

ترا رنگ لعل و گہر میں ہے ، ترا نُور شمس و قمر میں ہے
تری شان عمّ نَوالہٗ ، تری شان جلّ جلالہٗ

ترے حکم سے جو ہوا چلی ، تو چٹک کے بولی کلی کلی

ہے کریم تُو، ہے رحیم تُو، تری شان جلّ جلالہٗ
ترا ڈالی ڈالی میں وصف ہے، تری پتّے پتّے میں حمد ہے
ترا غُنچے غُنچے میں رنگ و بُو، تری شان جلّ جلالہٗ
ترا جلوہ دونو جہاں میں ہے، ترا نُور کون و مکاں میں ہے
یہاں تُو ہی تُو وہاں تُو ہی تُو، تری شان جلّ جلالہٗ
ہے دُعائے اکبرِ ناتواں، نہ تھمے قلم نہ رُکے زباں
مَیں لکھوں پڑھوں یہی با وضو، تری شان جلّ جلالہٗ

هُوَ الْاَوَّلُ هُوَ الْاٰخِرُ هُوَ الظَّاهِرُ هُوَ الْبَاطِنُ ۔ یعنی اوّل بھی اور آخر بھی اور ظاہر بھی اور باطن بھی اللہ ہی اللہ ہے۔

غزل

عیاں اللہ ہی اللہ ہے، نہاں اللہ ہی اللہ ہے
یہاں اللہ ہی اللہ ہے، وہاں اللہ ہی اللہ ہے
وہ شیریں نام ہے اللہ کا جب اس کو لیتے ہیں
چپک جاتی ہے تالُو سے زباں، اللہ ہی اللہ ہے
کرو اللہ ہی اللہ دم بہ دم، اللہ خوش ہوگا
وہاں رحمت برستی ہے جہاں، اللہ ہی اللہ ہے
گزُرتی ہے شہادت پنجگانہ اس کی مسجد سے
نہ آئے گر یقیں سُن لو اذاں، اللہ ہی اللہ ہے
الف جڑ لام شاخیں ہ ثمر تشدید گُل مدّ سر
یہ سارا گلستاں کا گلستاں، اللہ ہی اللہ ہے
ہیں آٹھ اللہ دست و پائے انگشت میانہ سے
دو طرفہ پڑھ کے دیکھو اُنگلیاں، اللہ ہی اللہ ہے
جو گوشِ ہوش ہوں اکبر چمن ہیں سرد پر سُن لو
کہ کہتی ہیں سحر کو قمریاں، اللہ ہی اللہ ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہ اس نے اپنے برگزیدہ رسول اور اپنے پیارے پیغمبروں کو ہماری رہنمائی

ہے کریم تُو، ہے رحیم تُو، تری شان جلّ جلالہٗ

ترا ڈالی ڈالی میں وصف ہے، تری پتّے پتّے میں حمد ہے
ترا غُنچے غُنچے میں رنگ و بُو، تری شان جلّ جلالہٗ

ترا جلوہ دونوں جہاں میں ہے، ترا نُور کون و مکاں میں ہے
یہاں تُو ہی تُو وہاں تُو ہی تُو، تری شان جلّ جلالہٗ

ہے دُعائے اکبرِ ناتواں، نہ تھمے قلم نہ رُکے زباں
مَیں لکھوں پڑھوں یہی با وضو، تری شان جلّ جلالہٗ

هُوَالْاَوَّلُ هُوَالْاٰخِرُ هُوَالظَّاهِرُ هُوَالْبَاطِنُ ۔ یعنی اوّل بھی اور آخر بھی اور ظاہر بھی اور باطن بھی اللہ ہی اللہ ہے۔

غزل

عیاں اللہ ہی اللہ ہے، نہاں اللہ ہی اللہ ہے
یہاں اللہ ہی اللہ ہے، وہاں اللہ ہی اللہ ہے

وہ شیریں نام ہے اللہ کا جب اس کو لیتے ہیں
چپک جاتی ہے تالُو سے زباں، اللہ ہی اللہ ہے

کرو اللہ ہی اللہ دم بہ دم، اللہ خوش ہوگا
وہاں رحمت برستی ہے جہاں، اللہ ہی اللہ ہے

گزرتی ہے شہادت پنجگانہ اس کی مسجد سے
نہ آئے گر یقیں سُن لو اذاں، اللہ ہی اللہ ہے

الف جڑ لام شاخیں ہ ثمر تشدید گُل مد سر
یہ سارا گلستاں کا گلستاں، اللہ ہی اللہ ہے

ہیں آٹھ اللہ دست و پائے انگشت میانہ سے
دو طرفہ پڑھ کے دیکھو اُنگلیاں، اللہ ہی اللہ ہے

جو گوشِ ہوش ہوں اکبر چمن میں سرد پر سُن لو
کہ کہتی ہیں سحر کو قمریاں، اللہ ہی اللہ ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہ اس نے اپنے برگزیدہ رسول اور اپنے پیارے پیغمبروں کو ہماری رہنمائی

بر درح محمد و آلِ محمد		درود و سلام اے خدا بھیج بے حد

درود تاج

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

هُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ
خدا رحمتِ کاملہ نازل فرما اوپر سردار ہمارے اور مالک ہمارے محمدؐ صاحب کے اور اوپر آل سردار ہمارے اور مالک ہمارے محمدؐ صاحب

صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ
صاحب تاج اور معراج اور براق اور نشان کے ہیں۔ دُور کرنے والے سختی اور وبا اور کال

وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِي اللَّوْحِ
بیماری اور درد کے، نام ان کا لکھا گیا ہے بلند کیا گیا ہے شفاعت کیا گیا ہے نقش کیا گیا ہے بیچ لوح

وَالْقَلَمِ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ
اور قلم کے۔ سردار ہیں عرب اور عجم کے۔ جسم ان کا بہت پاک خوشبودار پاکیزہ روشن

فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسِ الضُّحٰى بَدْرِ الدُّجٰى صَدْرِ الْعُلٰى نُوْرِ الْهُدٰى
بیچ خانہ کعبہ اور حرم کے۔ آفتاب چاشت کے، ماہتاب اندھیری رات کے مسند نشین بلندی کے نور راہ راست

كَهْفِ الْوَرٰى مِصْبَاحِ الظُّلَمِ جَمِيْلِ الشِّيَمِ شَفِيْعِ الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ
پناہ مخلوق کے چراغ تاریکیوں کے۔ نیک عادتوں کے بخشوانے والے۔ اُمتوں کے صاحب بخشش

وَالْكَرَمِ وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِيْلُ خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ
اور بزرگی۔ اور اللہ نگہبان ہے ان کا اور جبرئیل خدمتگزار ہیں اور براق سواری کو ہے ان کی اور معراج

سَفَرُهٗ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ
سفر ہے ان کا۔ اور سدرۃ المنتہی (جو ساتویں آسمان پر ہے) مقام ہے ان کا اور قاب قوسین وصال الٰہی مطلوب ہے اور مطلوب

مَقْصُوْدُہٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُہٗ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ
مقصود ہے ان کا اور مقصود ان کے پاس موجود ہے سردار رسولوں کے ۔ ختم کرنے والے نبوت کے

شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ رَاحَۃِ الْعَاشِقِیْنَ
بخشوانے والے گنہگاروں کے غمخوار مسافروں کے ۔ رحمت واسطے عالموں کے موجب آرام عاشقوں کے

مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ شَمْسِ الْعَارِفِیْنَ سِرَاجِ السَّالِکِیْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِیْنَ
مراد مشتاقوں کے آفتاب خداشناسوں کے چراغ راہ چلنے والوں کے لالٹین مقربوں کے

مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ وَالْمَسَاکِیْنِ سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ اِمَامِ
دوست رکھنے والے محتاجوں اور مسافروں اور مفلسوں کے سردار جن اور انس کے نبی مکہ معظمہ اور

الْقِبْلَتَیْنِ وَسِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ
مدینہ منورہ کے امام بیت المقدس اور کعبہ کے وسیلہ ہمارے بیچ آخرت اور دنیا کے صاحب مرتبہ مقدار دو کمانوں کے معشوق

الْمَشْرِقَیْنِ وَالْمَغْرِبَیْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ مَوْلٰنَا وَمَوْلَی الثَّقَلَیْنِ
پروردگار مشرقوں اور مغربوں کے نانا امام حسنؓ اور امام حسینؓ کے مالک ہمارے اور مالک جن و انس کے

اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ یٰۤاَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ
کنیت ابوالقاسم محمدؐ بیٹے عبداللہ کے ایک نور ہیں اللہ کے نور سے اے عاشقو

بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝
نور جمال آنحضرتؐ کے درود بھیجو ان پر اور اولاد ان کی کے اور یاروں پر اور سلام بھیجو اور درود سلام بھیجو

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو		درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

فضائلِ درود شریف

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ؕ یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ جل شانہ اور فرشتے اُس کے درود بھیجتے ہیں نبی پر اے ایمان والو تم بھی درود بھیجو ان پر اور سلام ۔ اب اس سے زیادہ اور کون سی فضیلت ہوگی

یہ خود خدا کا فعل ہے اور ہمارے لئے حکم ناطق ہے ایک تو تقلیدِ خدا دُوسرے تعمیلِ حکمِ خدا۔ جو شخص
ایک بار درُود شریف پڑھے اس پر دس رحمتیں نازل ہوں۔ دس گناہ دُھل جائیں دس نیکیاں اعمال
میں لکھی جائیں۔ دس مراتب بلند ہوں۔ اس آیت شریف سے ظاہر ہے کہ اللہ پاک جل شانہٗ اپنے پیارے
محبوب حضرت احمدِ مجتبیٰ محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کی شان عظمت و رفعت قدر و منزلت
سے مومنین کو آگاہ فرماتا ہے کہ درُود بھیجتا ہوں، میں اپنے ملائکہ کے ساتھ اور مومنوں کو حکم کرتا ہے
تم بھی درُود بھیجو۔ اس سے کس قدر توقیر و تعظیم و اعزاز و تکریم رسولِ کریم علیہ الصّلوٰۃ والتّسلیم کا پتہ
چلتا ہے۔ نہ کسی نبی کے لئے ایسا حکم آیا نہ کسی فرشتے نے یہ اعزاز پایا۔ چاہیے کوئی بات بھول جائے
کوئی چیز کھوئی جائے تو درُود شریف پڑھے بات یاد آجائے گی اور گم شدہ چیز مل جائے گی گھر سے نکلتے
وقت، سواری پر سوار ہونے کے وقت بازار جانے اور واپس آنے پر اور خرید و فروخت میں اور
کسی چیز کی ضرورت پیش آنے میں، خادم غلام کے بھاگ جانے میں اور ہر دُکھ درد میں وبائی امراض میں ہر قسم
کے رنج و غم میں ہر طرح کی تکلیف و مصیبت میں آگ سے جل جانے یا پانی کے ڈوب جانے کے خوف میں
بھوک پیاس میں کوئی چیز اللہ سے مانگنے میں کھانا کھانے پانی پینے مصافحہ کرنے میں کسی نیک محفل میں شریک
ہوتے وقت کلام اللہ کے شروع میں اور ختم میں احادیث پڑھانے اور پڑھنے اور وہ علم جو شرعًا جائز ہو اس
کے پڑھنے یا پڑھانے میں اور وہ چیز جو شرعًا دیکھنی جائز ہو اور بھلی معلوم ہو، بوئے گل و عطر و عمدہ خوشبو پر
اور اعمال و وظائف کے اوّل و آخر میں، ہر نیک کام میں درُود شریف پڑھنا ہزاروں برکات و حسنات اور
بخشش و نجات کا ذریعہ اس سے اچھا اور کوئی نہیں ہے۔

پڑھو درُود پڑھو عاشقو درُود پڑھو	درُود سے کبھی غافل نہ ہو درُود پڑھو

قصیدہ

ہر درد کی دوا ہے صلِّ علیٰ محمدؐ	تعویذِ ہر بلا ہے صلِّ علیٰ محمدؐ
محبوبِ کبریا ہے صلِّ علیٰ محمدؐ	کیا نقشِ خوشنما ہے صلِّ علیٰ محمدؐ
قربِ خدا ہو حاصل جنت میں ہو وہ داخل	جس نے لکھا پڑھا ہے صلِّ علیٰ محمدؐ
جنت مقام ہوگا دوزخ حرام ہوگا	گر دل پہ لکھ لیا ہے صلِّ علیٰ محمدؐ
اس کی نجات ہوگی رحمت بھی ساتھ ہوگی	جو پڑھ کے مر گیا ہے صلِّ علیٰ محمدؐ
جو دردِ لا دوا ہو یہ گھول کر پلا دو	کیا نسخہ شفا ہے صلِّ علیٰ محمدؐ

کاندھا بدلنے والو ہمراہ چلنے والو جانے بھی دے ارم کو رضواں نہ روک ہم کو	پڑھتے چلو درود ہے صلِّ علیٰ محمدؐ سینے پہ لکھ لیا ہے صلِّ علیٰ محمدؐ

منزل کا سب ہے بھروسہ اکبر بغل میں توشہ
کیا خوب لے چلا ہے صلِّ علیٰ محمدؐ

حکایت ۔ محمدؐ بن سعد بن مطرب کا معمول تھا کہ سوتے وقت تین سو مرتبہ درُود شریف پڑھا کرتے تھے ۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تشریف لائے اور فرمایا کہ اے محمدؐ بن سعد جس مُنھ سے تُو درُود پڑھتا ہے ، میرے پاس لا کہ میں بوسہ لوں گا ۔ ان کو شرم آئی کہ ایسے پاک مُنھ کے سامنے ایسا گندہ مُنھ کس طرح لاؤں ۔ لیکن چونکہ حکم ادب پر فوقیت رکھتا ہے ناچار اپنا رُخسار سامنے کیا ۔ حضورؐ نے کمالِ محبت سے بوسہ کے شرف سے مشرّف فرمایا ۔ جس وقت خواب سے بیدار ہوئے تو سارا مکان خوشبُو سے معطّر و معنبر تھا ۔ اور آٹھ روز تک رُخسار و مکان اس کی خوشبُو سے مہکتا رہا ۔

قصیدہ

جو خیال آیا تو خواب میں وہ جمال اپنا دِکھا گئے
یہ مہک لہک تھی لباس میں کہ مکان سارا بسا گئے

ہمیں دامِ غم سے چھڑا گئے ہمیں معصیت سے بچا گئے
وہ نبی محمدؐ مصطفٰے کہ جو سُوئے عرش عُلیٰ گئے

یہ حلیمہؓ بھید کھلا نہیں ، یہ مقامِ چون و چرا نہیں
تو خدا سے پُوچھ وہ کون تھے تری بکریاں جو چرا گئے

کہیں حُسن بن کے قبول میں کہیں رنگ بن کے وُہ پھُول میں
کہیں نُور بن کے رسُول میں وہ جمال اپنا دِکھا گئے

ہو درُود تم پہ ہزار بار مرے رہنما مرے ناخدا
مرا پار بیڑا لگا گئے ، مری ڈُوبی کشتی تِرا گئے

تری جھُوٹی گھُونٹی بچی کھُچی ، جو ملی تو اکبر [illegible] دار تھی
وُہ بھرے نشے کی ترنگ [illegible] نہیں کہیں کی سُما گئے

حدیث: حضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی مجھ پر درود بھیجے صبح و شام تو میری شفاعت خود قیامت میں اُسے ڈھونڈ لے گی ۔

حدیث: حضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے جمعہ کے دن مجھ پر سو مرتبہ درود شریف پڑھا اس کے اسّی برس کے گناہ بخشے گئے ۔

حدیث: حضرتؐ نے فرمایا ہے کہ مجھ سے جبرائیل علیہ السّلام نے کہا کہ جو آپؐ پر درود پڑھتا ہے۔ اُس پر ستّر ہزار فرشتے صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔ وہ جنّتی ہو جاتا ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ وَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ فَقَدْ جَفَانِیْ ۔ یعنی جس کے سامنے میں ذکر کیا جاؤں اور وہ درود نہ پڑھے تو اس نے مجھ پر بڑا ظلم کیا۔ اور فرمایا وَشَقِیَ عَبْدٌ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ ۔ یعنی بدبخت ہوا وہ بندہ جس کے سامنے میں ذکر کیا جاؤں اور نہ درود بھیجے مجھ پر۔ غرضکہ اقوالِ صادقہ اور احادیثِ صحیحہ سے یہ ثابت ہے کہ درود و سلام دنیا میں وسیلۂ خیر و برکات اور عقبیٰ میں ذریعۂ بخشش و نجات ہے۔ شفا دیتا ہے، بیماروں کو، اور چھٹکارا دیتا ہے غم کے گرفتاروں کو، اس کی کثرت سے مال میں برکت اولاد میں ترقی ہوتی ہے اور سب سے اچھی بات تو یہ ہے کہ اس کے پڑھنے والے کو محبّتِ کامل جناب رسولِ مقبول صلّی اللہ علیہ وسلم سے ہو جاتی ہے۔ اور آپؐ کی محبّت اللہ پاک کی محبّت ہے بس یہی ایمان اور مدارِ اسلام ہے۔ شعر

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو — درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو
درود و سلام اے خدا بھیج بے حد — بروحِ محمدؐ و آلِ محمدؐ

مومن ہے جس نے ربط کیا ہے درود کا — مدفن میں ہوگا اس کے اُجالا درود کا
والّیل جس کی زُلف ہے والشّمس جس کا رُخ — ہو ایسے چاند کے لئے ہالا درود کا
دل خانۂ خدا ہے اس کے لئے ضرور — کنجی نبیؐ کے نام کی تالا درود کا
ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مصطفٰیؐ کی دھوم — اس انجمن میں ہے یہ اُجالا درود کا
لکھ لکھ کے جا بجا خطِ طغرا اے دوستو — میرا کفن بنا دو دوشالا درود کا
چل کر حضورِ قبلۂ کونین سب پڑھیں — بخشش کے واسطے ہے قبالہ درود کا
اکبر غریقِ رحمتِ رحمان ہو تو کہہ — عاشق نبیؐ کا چاہنے والا درود کا

درود و سلام اے خدا بھیج بے حد — بروحِ محمدؐ و آلِ محمدؐ
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو — درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

آداب محفل میلاد شریف

جگہ پاک صاف ہو، پیشہ حلال کمائی کا صرف کیا جائے۔ خوشبو بخورات عطریات پھول وغیرہ جس قدر
ن ہو بہتر ہے۔ نمود وریا کو بالکل دخل نہ ہو۔ ممبر یا چوکی اونچی ہو اس پر مسند یا کوئی کپڑا پاک ہو۔ آرائش زیب و زینت
اظہار مسرت کے واسطے میسر ہو تو کھانے کا بھی انتظام کرے۔ فاتحہ کے واسطے مسلمان حلوائی کے ہاں کی بنی
دی شیرینی ہو اور روشنی کے واسطے موم بتی ہوں تو اچھا ہے کیونکہ مٹی کے تیل وغیرہ کی بدبو سے بھی یہ مجلس مبارک
ک ہونا چاہیئے۔ سامعین و حاضرین پاک و صفا باوضو ہوں اور ادب سے بیٹھیں۔ میلاد شریف کے پڑھنے
والے متبع شریعت ہوں۔ درود خوانی کی باربار تاکید ہو ؎

فضائل میلاد شریف

عِنْدَ ذِكْرِ الصَّالِحِيْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَةُ ط یعنی ذکر صالحین کے وقت اللہ تعالیٰ
ی رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ چہ جائیکہ تمام صالحین اور مرسلین کے پیشوا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ وسلم کا ذکر خیر ہو اور اس پر یہ خوبی کہ درود شریف کی صدائیں بلند ہوں۔ وہاں کے حاضرین پر کیوں نہ رحمت
نزول ہو۔ سامعین کو کیوں نہ فائدہ حاصل ہو اور منقول ہے کہ جس مکان میں یہ محفل مبارک ہوتی ہے اس
رسال بھر تک رحمت کا مینہہ برستا ہے اور اس مکان کے رہنے والے حفظ و امان میں رہتے ہیں اور بے انتہا خیر
لت شامل حال رہتی ہے اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں تو یہ حال ہے کہ جب کسی کے ہاں لڑکا پیدا ہوتا ہے
عقیقہ یا ختنہ یا شادی یا نیا مکان بنے یا سفر سے کوئی واپس آئے یا بیماری سے صحت پائے۔ ہر قسم کی تقریب
ں محفل میلاد شریف ضرور ہوتی ہے۔ اللہ پاک ہم لوگوں کو بھی ایسی ہی توفیق دے کہ اپنے گھروں کو اور مجالس
و ذکر محمدی سے منور اور مشرف کیا کریں اور تمام رسومات خرافات مثل ناچ رنگ باجہ وغیرہ سے بچیں
ہیں۔ آمین! ایک بزرگ نے خواب میں حضرت کو دیکھا اور دریافت کیا کہ یہ مولود شریف کی محفل کیسی
ہے۔ کیونکہ لوگ اس میں کلام کرتے ہیں۔ تو حضور نے فرمایا کہ جو ہم سے محبت کرتا ہے ہم بھی اس سے
محبت کرتے ہیں۔ قربان ان پیارے الفاظ کے۔ ثابت ہوا کہ یہ محبت کے سامان ہیں اور واقعی یہ بغیر
سی محبت کے کون اپنا جان و مال فدا کرتا ہے ؎

قصیدہ

محمد مصطفیٰ صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے ۔۔۔ حبیبِ کبریا صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے

پڑھو صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ ہر دم ۔۔۔ کہ محبوبِ خدا صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے

وضو سے آئیں بیٹھیں با ادب بھیجیں درود اُن پر ۔۔۔ جہاں کے رہنما صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے

فرشتے عالمِ بالا سے سُن سُن کر یہ کہتے ہیں ۔۔۔ چلو نورِ خدا صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے

کرم کے پھول نیکی کے ثمر رحمت کے گلدستے ۔۔۔ بٹیں گے مصطفیٰ صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے

ہے جس کے رنگ سے رنگ و بہارِ گلشنِ ہستی ۔۔۔ اُسی رنگیں ادا صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے

حضوری میں کریں سب پیش صلّی اللہ کی نذریں ۔۔۔ کہ کُل کے پیشوا صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے

ہوئے ہیں جس کے فیضِ نور سے دونوں جہاں روشن ۔۔۔ اُسی شمس الضحیٰ صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے

ہوا ہے جس کے رُخ سے داغ دل میں ماہِ کامل کے ۔۔۔ اُسی بدرُ الدجیٰ صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے

ہے ادنیٰ مرتبہ توسین کا درگاہ میں جس کی ۔۔۔ اُسی شاہِ دنیٰ صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے

نکالا جس نے چشمہ آب کا اُنگلی سے جنگل میں ۔۔۔ اُسی بحرِ سخا صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے

دعائیں مانگ لے جو مانگنی ہوں حق سے اے اکبر ۔۔۔ ترے مُشکل کشا صلِّ علیٰ کی آج محفل ہے

حکایت ۔ مُلکِ حجاز کے شہر دل لدن سے ایک مقام پر محفل میلاد شریف تھی اور ایک عالم باعمل فرما رہے تھے کہ ایک سائل نے آکر سوال کیا کہ میں آل رسول غریب الوطن ہوں ۔ اللہ واسطے مجھے بھی کچھ ملے ۔ وہ صاحب جو بیان فرما رہے تھے انھوں نے حاضرین سے کہا کہ جو سیّد سائل کو ایک روپیہ دے خدا اس کی ایک مُراد پوری کرے ۔ اس وقت محفلِ مقدس میں ایک یہودی کا غُلام بھی حاضر تھا ۔ جلدی سے کھڑے ہو کر عالم صاحب سے کہنے لگا کہ میرے پاس تین روپے ہیں لیجئے اور سید صاحب کو دے کہ میری تین مُرادیں خدائے پاک سے پوری کرا دیجئے ۔ عالم صاحب نے اس سے تین روپے لے کر سیّد صاحب کو دیئے اور اس غلام سے کہا ۔ کہ ہاں بھائی بیان کر دو کہ تمہاری کیا کیا مرادیں ہیں ۔ غُلام نے کہا کہ اوّل مُراد تو یہ ہے کہ میں ایک یہودی کا غلام ہوں وہ مجھ کو آزاد کر دے ۔ یہ سُن کر عالم صاحب نے ہاتھ اُٹھائے اور دُعا مانگی اور حاضرین سے کہا کہ بھائیو سب دُعا مانگو کہ اللہ جل شانہٗ اس ذکرِ خیر کی برکت سے اس غُلام کو آزاد کر دے ۔ سب نے دُعا مانگی ۔ پھر عالم صاحب نے پوچھا کہ بھائی تمہاری دُوسری مُراد کیا ہے ۔ اس نے کہا کہ میرا آقا کافر ہے اور میں مسلمان ہوں ۔ قیامت کے دن میں جنّت کی طرف اور آقا دوزخ کی طرف روانہ ہوں گے ۔ اس کا ملال ہے اور میں چاہتا ہوں کہ وہ بھی مُسلمان

جائے اور دو نو جنت میں ساتھ ہی جائیں۔ عالم صاحب نے اور سب حاضرین نے یہ دُعا مانگی پھر عالم صاحب نے فرمایا
اب بیان کرو تیسری مُراد کیا ہے غلام نے کہا تیسری مُراد یہ ہے کہ میرے اور آقا کے گناہ بخشے جائیں۔ پھر
عالم نے خود بھی دُعا کی اور حاضرین سے دُعا کرائی۔ پھر مولود شریف ختم ہوا۔ اور سب لوگ حصے لے کر اپنے اپنے
گھر گئے۔ وہ غلام بھی اپنے آقا کے پاس حاضر ہوا۔ اس نے غلام سے دریافت کیا کہ تُو کہاں گیا تھا بڑی دیر میں
آیا۔ غلام نے کہا۔ جناب مَیں آج بڑی بھاری سوداگری میں تھا۔ آج مَیں نے بڑے انمول سودے خریدے
ہیں اس وجہ سے دیر ہوگئی۔ یہودی کو غلام کی باتوں سے سخت حیرت ہوگئی کہ یہ ایک مفلس قلانچ آدمی تھا اس
نے کہاں سے ایسی تجارت کی۔ خیر بھائی ہمیں بھی تو بتاؤ کہ کیا کیا قیمتی مال خریدا ہے۔ پھر تو اس غلام نے اس
محفل میلاد شریف کا حال اور سید صاحب کا آنا اور عالم صاحب کا وہ فرمان بیان کیا اور کہا کہ میرے پاس اس وقت
تین روپے تھے۔ وہ تینوں روپے تین مرادیں پوری ہونے کے لئے دیدیئے۔ یہودی نے کہا۔ اچھا بتا وہ کیا مُرادیں
تُو نے مانگیں۔ غلام نے کہا۔ اول مراد تو یہ ہے کہ تو میرا آقا ہے اور مَیں تیرا غلام ہوں تیری خدمت کرنی فرض ہے
اور خدا تعالیٰ میرا خالق اور مالک ہے۔ اس کی عبادت بھی لازم ہے۔ اس لئے چاہتا ہوں کہ اس آقائے حقیقی
کا غلام ہو جاؤں اور تو مجھے آزاد کردے اور چونکہ وہ مقبول وقت میں دُعا مانگی گئی تھی۔ اس لئے اثر کا تیر پہلے ہی
نشانہ اجابت پر پہنچ چکا تھا۔ یہودی نے کہا اے بھائی جا مَیں نے تجھے آزاد کیا۔ اب دوسری مراد بتا اپنی کیا ہے؟
غلام نے سلام عرض کیا اور عرض کی کہ اے آقائے مہربان دوسری مراد میری یہ ہے کہ مَیں نے مدتوں تک حضور کا
نمک کھایا ہے اور مَیں مومن ہوں اور تُو کافر ہے قیامت کے دن مَیں جنت کی طرف اور تو دوزخ کی طرف روانہ
ہوگا۔ اس لئے مَیں نے دوسرا روپیہ دیا کہ دُعا کیجئے کہ میرا آقا بھی مسلمان ہو جائے اور مَیں اور میرا آقا دونوں جنت
کی طرف ساتھ ساتھ جائیں۔ یہودی نے کہا کہ بھائی اگر تیری یہ مراد ہے تو مَیں بہت خوشی سے اسلام قبول کرتا
ہوں اور پڑھتا ہوں لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط اب بیان کر کہ وہ تیسری مراد کیا
ہے؟ غلام نے کہا تیسری مراد یہ ہے کہ میرے اور آپ کے گناہ اللہ پاک جل شانہٗ بخش دے۔ یہ سن کر آقا خوش ہوا
اُسی رات کو وہ نومسلم خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ اللہ پاک جل شانہٗ عم نوالہٗ ارشاد فرماتا ہے۔ شاباش تجھ کو
دو بات تیرے اختیار میں تھی یعنی غلام کو آزاد کرنا اور خود مسلمان ہونا۔ وہ تو تُو نے کیا اور تیسری مُراد غلام کی یہ ہے کہ
میرے اور تیرے غلام کے گناہ بخشے جائیں وہ میرے اختیار میں ہے لے یہ تیسری مراد بھی غلام کی پوری ہوئی۔ کہ
مَیں نے اپنے حبیبؐ کے ذکر خیر کی برکت سے تجھ کو اور تیرے غلام کو اور اس عالم کو اور سید صاحب سائل کو اور تمام
حاضرین کو بخشا اور جنت الفردوس عطا فرمائی۔ یہودی جب خواب سے بیدار ہوا تو غلام کے ہمراہ عالم صاحب کی خدمت
میں حاضر ہوا اور تمام ماجرا خواب کا مجمع عالم میں بیان کیا اور ایمان میں خوب مستحکم ہوگیا۔

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو ۔۔۔ درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

ہے محشر میں کافی وسیلہ تمہارا ۔۔۔ تم آقا ہو میرے میں بندہ تمہارا

سمائے نظر میں کھنچے میرے دل میں ۔۔۔ یہ صورت تمہاری یہ نقشہ تمہارا

حرام اس پہ ہو جائے نارِ جہنم ۔۔۔ پڑھے صدق دل سے جو کلمہ تمہارا

قیامت میں چھوٹیں گے سستے وہ تاجر ۔۔۔ خریدا ہے جس جس نے سودا تمہارا

تم آقا ہو کس کے، ہمارے ہمارے ۔۔۔ ہمیں زعم کس کا تمہارا تمہارا

خبر تم نہ لو گے تو پھر کون لے گا ؟ ۔۔۔ میں آخر تو ہوں نام لیوا تمہارا

جو تم سے نہ مانگے یہ اس کی خطا ہے ۔۔۔ سخاوت کا بہتا ہے دریا تمہارا

جو کچھ مانگنا ہے تو مانگو اسی سے ۔۔۔ بڑا دینے والا ہے داتا تمہارا

سیہ کاریوں سے نہ گھبراؤ یارو ۔۔۔ کہ حامی ہے اک کملی والا تمہارا

مکاں کو ہے زینت مکیں کے قدم سے ۔۔۔ ہے مکہ سے افضل مدینہ تمہارا

تمنا ہے اکبر کی روزِ قیامت ۔۔۔ اٹھوں پڑھ کے مدفن سے کلمہ تمہارا

وہ کلمہ یہ ہے اسرار افضل الذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ اس میں بڑی بڑی خوبیاں یہ ہیں ۔ سچ تو یہ ہے ۔ **شعر**

محمد سے صفت پوچھو خدا کی ۔۔۔ خدا سے پوچھئے شانِ محمد

اللہ جل جلالہٗ کو جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ لگاؤ اور نسبت ہے وہ کون سمجھ سکتا ہے ۔ ہر شخص اپنی سمجھ کے موافق کہہ جاتا ہے ۔ یہ دو جملے ہیں ایک لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دوسرا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ اول تو یہ کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملا کر اس کلمہ کا تمام کائنات میں ڈنکا بجوا دیا ۔ دوسرے یہ کہ اسلام میں داخل ہونے کا سب سے پہلا سبق یہی ہے ۔ تیسرے یوں تو اس کلمہ طیبہ کے فضائل میں بے انتہا کتابیں بھری پڑی ہیں ۔ جن کا ذکر بخوف طوالت نہیں کیا جاتا ہے ۔ اب اس پر بحث ہے کہ پہلے لا الٰہ الا اللہ کیوں ہے ۔ یہ اس لئے کہ اس کے پڑھنے سے قلب صاف ہوتا ہے ۔ مشیتِ الٰہی یہ چاہتی ہے کہ پہلے اس سے اپنے دلوں کو صاف کر لو اس وقت میرے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام محمد رسول اللہ دل نشین کر دو تاکہ انوارِ تجلیات الٰہی دلوں کے پاک وصاف حجرے دل میں کما حقہ جلوہ گر ہوں ۔ چوتھے یہ کہ اپنے دو ناموں کے درمیان میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکھا ہے یعنی اول جملہ لا الٰہ الا اللہ میں موجود ہے اور دوسرے جملہ میں محمد رسول اللہ

هُوَ الظَّاهِرُ، هُوَ الْبَاطِنُ کا هُوَ اللہ پاک ہی کی صفت ہے اور اس کے واسطے شایاں اور موزوں ہے

عیاں تُو ہی تُو ہے، نہاں تُو ہی تُو ہے — یہاں تُو ہی تُو ہے وہاں تُو ہی تُو ہے
ترا رنگ ہر رنگ میں ہے نمایاں — یہ نیرنگ کون و مکاں تُو ہی تُو ہے
ہے تُو مایۂ شادمانی سراپا — وہاں غم کہاں ہے جہاں تُو ہی تُو ہے
چمن میں چہک کر یہ کہتی ہے بلبل — کہ پھولوں میں اللہ میاں تُو ہی تُو ہے
شریعت، طریقت ہیں سب تیری موجیں — حقیقت میں بحرِ رواں تُو ہی تُو ہے
ازل تُو، ابد تُو، احد تُو، صمد تُو — اس اکبر کی گویا زباں تُو ہی تُو ہے

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اسم ذات ہے۔ اسی طرح اس نام میں خوبیاں ملاحظہ ہوں۔ اس کے معنی ہیں تعریف کیا گیا۔ اس میں بھی چار حرف ہیں۔ اللہ کے نام سے ایک تو ہم تعداد ہونے کی۔ دوسرے نسبت چاروں حرف غیر منقوط ہونے کی ہے۔ یعنی اللہ میں جیسے چاروں حرف بے نقطہ کے ہیں ایسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں چاروں حرف بے نقطہ کے ہیں۔ اگر اللہ کے نام سے ایک حرف مشدد ہے تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام میں بھی ایک حرف مشدد ہے۔ محمدؐ کے حرف جدا کرنے سے بھی با معنی رہتا ہے۔ یعنی م، ح، م، د اب پہلے میم کو الگ کیجئے ح، م، د باقی رہے۔ ان کا لفظ بنایا تو حمد ہوا با معنی ہے۔ اس کے معنی تعریف کے ہیں جو اللہ کے لئے شایاں ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ (ایسے ہی ح کو الگ کیجئے، میم، دال باقی رہے ان کا لفظ بنایا تو مد ہوا۔ یعنی ہمیشہ اور پھیلاؤ۔ یہ بھی اللہ ہی کی ذات کو زیبا ہے۔ اب دال باقی رہا۔ اس کے چار عدد بحساب حروف ابجد ہوتے ہیں اور چار ہی لفظ هُوَ الْاَوَّلُ، هُوَ الْاٰخِرُ، هُوَ الْبَاطِنُ، هُوَ الظَّاهِرُ، یہ چاروں صفات بھی اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی ذات پاک کے لئے موزوں ہیں۔ جس کا مشرق و مغرب، جنوب و شمال چار حد عالم میں ظہور ہے اور چار حروف ہی حضورؐ کے نام پاک میں ہیں اور چار ہی حروف اللہ کے ہیں۔ اور یہ تمام فضائل قدرتی طور پر واقع ہوئے ہیں۔ اور اس کا موازنہ ہر شخص اس صورت میں کر سکتا ہے کہ دیگر مذاہب کے معبودوں اور اوتاروں کے ناموں سے ذرا کوئی حرف کم و بیش کر کے دیکھو کیا خوبیاں پیدا ہوتی ہیں اور کیسے کیسے اچھے معنی ثابت ہوں گے ان کے نام لکھ کر بتانا مصلحت نہیں سمجھتا۔ نہ یہ میرا مشرب ہے۔ اب پھر اسی حرف دال کے چار عدد بحساب حروف ابجد لیجئے۔ یہ نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخر حرف ہے ان چار عدد کو اسم اللہ کے پہلے حرف سے ملائیے جو الف ہے اور اس کا ایک عدد ہے۔ ایک اور چار کو ملائیے تو پانچ ہوئے اور پانچ عدد ہی (ہ) کے ہیں جو اللہ کے آخر میں ہے۔ ثابت ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخر حرف اور جل جلالہ کا ابتدائی حرف

ونور ل کر پانچ عدد ہوتے ہیں ۔ جو لفظ اللہ کے آخر ہ ہے جس سے ھُوالاوّل ، ھُوالآخر کی مظہریت کا پورا
فی ثبوت ملتا ہے اور شانِ پنجتن پاک کا پتہ چلتا ہے ۔

درُود وسلام اے خدا بھیج بے حد	بروحِ محمّد و آلِ محمّد
پڑھو درود پڑھو عاشقو درُود پڑھو	درُود سے کبھی غافل نہ ہو درُود پڑھو

غزل

تعظیم سے لیتا ہے خدا نام محمّد	کیا نام ہے اے صلِّ علیٰ نام محمّد
قرآن میں جنت میں سرِ عرش سرِ لوح	کس شان سے خالق نے لکھا نام محمّد
مزمّل و مدثّر کہہ کے پکارا	کس پیار سے لیتا ہے خدا نام محمّد
ڈرتا تھا گناہوں سے میں رحمت نے ندا دی	غافل تو کہیں بھول گیا نام محمّد
اللہ کرے اس پہ حرام آتشِ دوزخ	جس شخص کے ہو دل پہ لکھا نام محمّد
ان ناموں سے انعام میں مل جاتی ہے ہر شے	لو صبح و مسا نام خدا نام محمّد
کیا ڈر ہے اگر قبر میں ہوں افعی و کژدم	ہے امتِ عاصی کا عصا نام محمّد
آنکھوں میں بسے دل میں رہے ہونٹوں پہ آئے	طیبہ کی فضا یادِ خدا نام محمّد
اکبر تو بچا چاہے اگر نارِ سقر سے	سینے کے نگینہ پہ خدا نام محمّد
پڑھو درُود پڑھو عاشقو درُود پڑھو	درُود سے کبھی غافل نہ ہو درُود پڑھو

صلّی اللہ علی النبیّ الامّی و آلہٖ صلّی اللہ علیہ وسلّم صلوٰۃً وسلامًا علیک یا رسول اللّٰہ

محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام پاک میں نکات ملاحظہ ہوں ۔ میم سے اشارہ ہے اس بات
کی طرف کہ نبوّت کا خاتمہ آپ کی ذات پر ہوا ۔ قدرتی دلیل اس کی یہ ہے کہ جس طرح مخرجِ میم کا لب ہیں اور لب
خاتمہ حروف کا ہے یعنی لب سے پہلے حرکت میم کی ظاہر ہوتی ہے اس سے پہلے کسی حرف سے یہ حرکت ابتدائی
سوائے میم کے ظاہر نہیں ہوتی دُوسرے یہ کہ میم کے چالیس عدد ہیں ۔ اس سے یہ ظاہر ہوا کہ آپ کو نبوّت چالیس
برس ہوگی ، ہائے کیا پیارا نام ہے ۔ جس کا ہر حرف ذوق شوق والوں کو مزا دیتا ہے ۔ شعر

محبت دیکھیے اک دُوسرے کو چوم لیتا ہے	لبوں پہ جب یہ پیارا نام آتا ہے محمّد کا

اور یہ کہ جس طرح لفظ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدا میم سے ہے اور میم ابتدائی مخرج حروف ہے اسی
طرح حضور کی ذاتِ اقدس سے ابتدائی آفرینش ہے اور لفظ اللہ جل جلالہ کے آخر میں ہ ہے اور ہائے ہوز

انتہائی مخرج حرف ہے۔ لہٰذا ہر شے کی انتہا ذات وحدہٗ لاشریک پر ہے۔ کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ
يَبْقىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ط چونکہ ابتدا سے انتہا جُدا نہیں ہوتی ہے یہ فرقِ اعتبا
ہے اس لئے یہ مضمون انا احمد بلا میم ہے ذوق بخش عرفا ہے۔

بشر کی شکل میں آیا تکلف کی ضرورت تھی	احد سے ہو گیا احمدؐ جو باندھا میم کا پٹکا

ب میم محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور لام اللہ کے عدد لیجئے تو ستر ہوتے ہیں جس سے اشارہ ہے کہ محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چونکہ محبوب ہیں اس لئے ستر ہزار پردے ڈال کر دنیا میں بھیجا ورنہ بے پردہ حُسنِ محمدیؐ کے سوائے خدائے پاک کے کوئی نظارہ نہیں کر سکتا۔ تمام عالم پر موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ غشی ہو جاتی اور عالم فنا ہو جا
اس سبب سے ستر ہزار حجاب ڈال کر معشوق کی اصل پھبن دنیا کو دکھائی۔ قربان ہو جاؤں۔

اس چاند سی صورت پہ مر جاؤں فدا ہو کر	حسرت ہے کہ دم نکلے دیدارِ خدا ہو کر
ان نرگسی آنکھوں کا بیمار ہی رہنے دو	کیا لوگے دوا دے کر کیا ہو گا شفا ہو کر
ہوں خاک تو نکلے گی یہ حسرتِ پابوسی	بچھ جاؤں گا قدموں میں نقشِ کفِ پا ہو کر
توصیف میں ہے جس کی وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشىٰ	مر جاؤں میں ان کالی زلفوں پہ فدا ہو کر
زلفوں کو جو کھولا ہے خوشبو بھی سُنگھا دیجے	کیا لطف جو برسے گا کھل جائے گھٹا ہو کر
اب موج میں لہراتا پھرتا ہے ہوا کھاتا	مل جائے گا یہ قطرہ دریا میں فنا ہو کر
ایمان کی کہتا ہوں تم جان ہو اکبر کی	رہ سکتا نہیں زندہ یہ تم سے جُدا ہو کر
مثلے ہست کہ الجنس الی الجنس یمیل	بہر دل بُردن صورت انساں داری

طرح محمدی اور ل اللہ کا لو اور ان کے عدد ملاؤ ۳۸ ہوں گے۔ جس سے یہ مطلب ہے کہ سات طبق آسمان اور سات دوزخ اور آٹھ بہشت اور تین کرۂ آگ ہوا، پانی اور کرسی وعرش ملائکہ، جنات انسان حیوانات۔ یہ اڑتیس موجودات علوی اور سفلی سب نورِ محمدی سے پیدا ہوئے ایسا نہ ہوتا تو کچھ بھی نہ ہوتا چنانچہ ی لام اللہ کا لولاک لما خلقت الافلاک کے سرتاج بن کر چمک رہا ہے۔ پھر میم محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہ اللہ جل شانہٗ کے اعداد ملاؤ تو ۴۵ ہوں گے۔ اس لئے یہ دلیل روشن ہے کہ بموجب قاعدۂ خلقت کے خلقت کی انتہائی مدت تکمیل صورتِ انسان ۴۵ یوم ہیں۔ یہی عدد کمال صورتِ انسانی کا باعث خاتمہ حروف اللہ جل شانہٗ اور آغاز حروف محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اور میم کے چالیس عدد ہیں ا طریقت طلب حقیقت ومعرفت کو جب ایک اربعین یعنی چلہ پورا ہوتا ہے۔ تب کمال انسانی اس میں پیدا تا ہے پھر اللہ پاک نے مخلوق کو محمدؐ کی صورت میں پیدا کیا ہے اور اس کا اظہار اس وقت ہوتا ہے کہ جب

انسان گردنٹ پر سر کے اور رخسار کے نیچے ہاتھ رکھ کر لیٹتا ہے۔ اس کی ہیئتِ کذائی سے لفظ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عیاں ہوتا ہے۔ ورنہ اس میں نہاں رہتا ہے اور یہ کہ میم بروئے علم طبائع الحروف کے آتشی ہے اور دال خاکی
ابتدائی حروف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آتشی ہے اور انتہائی خاکی ہے۔ چنانچہ آگ کا شعلہ مائل عروج رہتا
اور خاک کی خاصیت یہ ہے کہ حضیض کی طرف مائل ہوتی ہے۔ اس سے ثابت ہے کہ حضور وہ بحرِ اعظم قدرت
ہیں کہ جزر و مد کی ہر دو شاخیں آپ میں موجود ہیں یا سمجھیے کہ شعر

اللہ سے واصل اِدھر مخلوق میں شامل		خواص اس برزخ کبریٰ میں ہے حرفِ مشدد کا

اور بروئے علم حکمت و فلسفہ مزاج آگ کا گرم و خشک جس کی قوتِ جاذبہ زبردست ہے۔ علو کی جانب
مزاج خاک کا سرد و خشک ہے جس کی قوتِ جاذبہ قوی حضیض کی طرف دا لیس آپ عالمِ علوی و سفلی دونوں
جانب یعنی اپنی طرف کھینچنے والے ہیں کہ دونوں عالم آپ پر بروئے عشق و محبت جھکے اور کھنچے آتے ہیں اور شیفتہ
فریفتہ ہیں اور یہ کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مرکز ہیں۔ آفرینش کے کیونکہ ہر خط جو دائرے سے شروع ہو جائے
مرکز ہی پر رجوع ہے اور یہ کہ آپ کی ولادتِ شریف اس وقت میں ہوئی جب کہ آفتاب برجِ حمل میں تھا اور برجِ حمل
آتشی مزاج ہے۔ اور اسی سے ابتدائی بروج آغازِ سال و موسم بہار ہوتی ہے۔ لہٰذا حرفِ اول جو میم اور آتشی
اس کی نسبت حمل سے ہے اور آپؐ کی ذاتِ عالی سے ابتدائے آفرینش ہے ؁

درود و سلام اے خدا بھیج بے حد پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	بروحِ محمدؐ و آلِ محمدؐ درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو
خاتم الانبیاء حق کا پیارا نبیؐ	سارے نبیوں سے افضل ہمارا نبیؐ
اشرف الانبیاء ہے ہمارا نبیؐ	وہ نبیؐ کون اُمت کا پیارا نبیؐ
بلبلوں نے جو دیکھی ملاحت تری	گُل کو صدقہ میں تجھ پر اُتارا نبیؐ
تم ہو وہ حُسن والے کہ اللہ نے !	اپنا محبوب کہہ کر پکارا نبیؐ
اور نبیوں کی مخصوص تھیں اُمتیں	ہر دو عالم کا ہادی ہمارا نبیؐ
آج یوسفؑ بھی ان کی غلامی میں ہے	تم نے دیکھا زلیخا ہمارا نبیؐ
ہے شفاعت کے سہرے کی سر پہ پھبن	آج دولھا بنا ہے ہمارا نبیؐ
آسمانوں ہی پر سب نبی رہ گئے	عرشِ اعظم پہ پہنچا ہمارا نبیؐ
شافع المذنبیں ہے لقب آپؐ کا	کیجئے دردِ عصیاں کا چارا نبیؐ
بحرِ عصیاں کے گرداب میں ناؤ ہے	ڈوبا ڈوبا مجھے دو سہارا نبیؐ

مجھ گنہگار کا پردہ ڈھک لیجئے
کوچ اکبر کا جس وقت دُنیا سے ہو

عیب میرے نہ ہوں آشکارا نبیؐ
لب پہ جاری ہو کلمہ تمہارا نبیؐ

تمہید پیدائشِ نُورِ محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

جب اس معشوق حقیقی نے جو بہت سے بے نام ونشان حجابوں میں پردہ نشین اور بے انتہا عدم نما پردو
حجلہ گزین تھا ارادہ کیا کہ کوئی ایسا آئینہ ہو کہ جس میں اپنے حُسن وجمال قدرت کے گوناگوں جلوے اور کمال او
وعظمت کے بوقلموں کرشمے دیکھے تو اس وقت یہ نُورانی خیال بشکل آئینہ رُوبرُو ہوا۔ یعنی

آئینہ ذاتِ حق نے رکھا رُوبرُو
تو اُسی شکل کا دُوسرا ہوگیا
عکس ذاتِ الٰہی تھا آئینہ میں
نام اُسی عکس کا مُصطفٰے ہوگیا
ایسی صُورت نہ پیدا ہوئی ہے نہ ہو
آپؐ پر حُسن کا خاتمہ ہوگیا
ہیں اسی ایک مشعل سے سب مشعلیں
جن سے روشن زمیں تا سماں ہوگیا

تفصیل اس کی اربابِ خبر اور اصحابِ معرفت یوں بیان کرتے ہیں کہ جلّ شانہٗ کا سب سے پہلا جلوہ
رِ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ یعنی خلاقِ مطلق نے تمام کائنات اور جملہ موجُودات سے ایک
ڑ چھ لاکھ ستر ہزار برس پہلے نُورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا کیا۔ حضرت ابن الجوزی فرماتے ہیں کہ اس نو
ے اللہ پاک نے فرمایا کُوْنِیْ مُحَمَّدًا فَصَارَتْ عَمُوْدًا مِنْ نُوْرٍ اِلٰی اٰخِرِہٖ یعنی اس سے فرمایا
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو جا پس وہ ایک نُور کا ستون ہوگیا اور بلند ہوا کہ حجابِ عظمت تک پہنچ گیا۔ پھ
دہ کیا اور الحمد للہ کہا۔ تو اللہ پاک نے فرمایا کہ اسی واسطے میں نے تجھے پیدا کیا ہے۔ اور تیرا نام محمد صلی اللہ
وآلہ وسلم رکھا ہے اور تجھ سے خلق کی ابتدا اور پیغمبروں کی انتہا کروں گا۔ پھر اس نُور کو چار حصوں میں
ٹ دیا۔ بعض نے لکھا ہے کہ اس کے دس حصے کئے۔ جن سے عرش وکرسی، لوح، قلم، چاند، سورج
رے اور فرشتے، جنّت، دوزخ، زمین وآسمان، شجر وحجر، جمیع مخلوقات اور تمام موجُودات بنے اور
حدیث شریف میں آیا ہے کہ کُوْنِیْ حَبِیْبِیْ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی ہو جا اے محمدؐ
ب میرا۔ یہ سُن کر نُورِ محمدی شاد ہوا۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ نُورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طاؤس کی شکل
پیدا کیا اور ہری زمرد کی قندیل میں رکھ کر شجرۃ الیقین میں لٹکا دیا۔ نو ہزار برس تک بعبادت معبودِ عالم
یں مشغول رہا۔ پھر حق تعالیٰ نے آئینہ حیا پیدا کرکے اس طاؤس کے مقابل کیا۔ جس وقت اس طاؤس

نے اپنی بے مثال صورت آئینہ میں دیکھی جو نہایت شکیل وجمیل تھی۔ اتنا خوش ہوا کہ وجد میں آگیا اور جھکا اور سر
سجدۂ معبود میں رکھ کر پانچ بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہا۔ اس وجہ سے پانچ وقت کی نماز فرض ہوگئی۔ پھر
اللہ تعالیٰ جل شانہ نے نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس عبادت میں مشغول فرمایا کہ قَطَافَ نُوْرُ مُحَمَّدٍ
بِالْعَرْشِ قَبْلَ اٰدَمَ بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ عَامٍ وَھُوَ یَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یعنی نورِ محمدی صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم آدم علیہ السلام سے پچاس ہزار برس پہلے عرش مجید کے طواف میں مشغول رہا۔ اور الحمد للہ
کہتا تھا۔ حق سبحانہٗ تعالیٰ نہایت خوش ہوا اور فرمایا کہ اے حبیب جس طرح اور سب رسولوں پر تم کو فضیلت اور
بزرگی ہے اسی طرح تمہاری امت کو تمام امتوں پر فضیلت اور بزرگی دوں گا اور سب سے بہتر بناؤں گا۔ اور ہر
طرح کی نعمتوں سے مالا مال کر دوں گا اور فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ پاک نے حضرت موسیٰ علیہ السلام
پر وحی بھیجی کہ کہہ بنی اسرائیل سے کہ جو کوئی مجھ سے احمد کا منکر ہو کر ملاقات کرے گا تو میں اس کو دوزخ میں ڈال دوں گا
موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ احمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہیں۔ ارشاد ہوا کہ اے موسیٰؑ! اپنے نزدیک میں
نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کوئی بزرگ پیدا نہیں کیا اور زمین و آسمان کے پیدا کرنے سے پہلے اس
کا نام اپنے نام سے ملا کر عرش پر لکھا اور اس کے اور اس کی امت کے بہشت میں داخل ہونے سے پہلے اور
مخلوقات پر بہشت کو حرام کیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا۔ کہ اس کی امت کون کون ہے۔ فرمایا بڑے حمد
کرنے والے ہوں گے۔ دن کو روزہ رکھیں گے اور رات کو عبادت کریں گے اور میں ان سے تھوڑا سا عمل بہت
قبول کروں گا اور ان کو جنت میں داخل کروں گا تو موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ خداوندا اس امت کا تو
مجھے نبی بنا دے۔ فرمایا کہ اے موسیٰؑ اس امت کا نبی تو میرا پیارا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا۔ جب یہ عرض
قبول نہ ہوئی تو درخواست کی کہ اچھا تو مجھے اس نبی کی امت میں پیدا کر۔ اللہ۔ اللہ۔ شعر

موسیٰؑ سے کوئی پوچھے رُتبے تیری امت کے	اللہ سے کہتے تھے شامل مجھے کر اس میں

فرمایا اللہ پاک نے یہ بھی نہ ہوگا لیکن اے موسیٰؑ میں تم کو اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنت میں اکٹھا کروں گا۔ نظاہر ہے

خمسہ

سرِ عرش یوں کوئی پہنچا نہیں ہے	کسی کا بلند ایسا رُتبہ نہیں ہے
درِ مصطفےٰ سنگِ موسیٰ نہیں ہے	یہاں لن ترانی کا جھگڑا نہیں ہے

یہاں عرش ہے طور سینا نہیں ہے

گلستاں میں صحرا میں جنت میں یم میں	عطا میں سخا میں نعم میں کرم میں

کلیسا میں آتشکدہ میں حرم میں | زمیں پر فلک پر عرب میں عجم میں
کہاں آپ کا بول بالا نہیں ہے

کجا لن ترانی، کجا شانِ اسریٰ | کجا دشتِ ایمن، کجا نورِ ادنیٰ
کجا طورِ سینا، کجا عرشِ اعلیٰ | کجا سیرِ احمدؐ، کجا سیرِ موسیٰؑ
یہاں چرخ نیلی ہے دریا نہیں ہے

تجھے حق نے قرآں میں ہے سراہا | کیا بھی وہی تو نے جو دل سے چاہا
اس اکبرؔ کو بھی انتہا تک نباہا | رکھے کس سے امیدِ الطافِ شاہا
ہمارا کوئی اور مولا نہیں ہے

روایت میں ہے کہ اللہ پاک نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ امتِ محمدیہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دو نور عطا کروں گا۔ ایک نورِ قرآن کا اور دوسرا ماہِ رمضان المبارک کا اور دو تاریکیوں سے محفوظ رکھوں گا۔ ایک تاریکیٔ قبر اور دوسری تاریکی قیامت، اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ پاک نے مجھ کو تین چیزیں عطا کیں۔ اول میری امت کی جنت مشتاق ہوگی۔ اَللّٰھُمَّ اشکر ... حاجی۔ دوسرے میری امت دوزخ پناہ مانگے گی اور کہے گی اَللّٰھُمَّ نَجِّنِیْ مِنْ ھٰذَا الرَّجُلِ ... تیسرے جو درود بھیجے گا مجھ پر اس کو فرشتے میرے پاس پہنچاتے رہیں گے۔ حدیث شریف میں فرمایا حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ وہ امت کیونکر خراب ہوگی جس کے اول میں میں ہوں اور بیچ میں مہدی علیہ السلام اور آخر میں عیسیٰ علیہ السلام۔ غرضیکہ اس امت نے بڑے بڑے مرتبے اور بڑی بڑی بزرگیاں پائی ہیں۔ خود خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اور یہ کس کا مقصد ہے، اسی پیارے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جیسا اللہ پاک شفیق، رحیم و کریم ہے ویسا ہی اس کا حبیب شفیق رحیم و کریم ہے اور کیسا رحیم، کیسا کریم کہ کرمِ عام نے عذابوں کو ثواب بنا دیا ہے۔

قصیدہ

ترے کرم کا رسالت مآبؐ کیا کہنا | ثواب ہو گئے سارے عذاب کیا کہنا
تمام اگلے صحیفوں کو کر دیا منسوخ | رسولِ پاکؐ تمہاری کتاب کیا کہنا
ملے خدا سے تو ایسے ملے کہ مل ہی گئے | تمہارے قرب کا عالی جناب کیا کہنا
خدا بھی چاہے خدا کی خدائی بھی چاہے | تمہاری چاہ کا رحمت مآبؐ کیا کہنا

دا کا مان کے کہتا کیا ہے کہتے ہیں — تمہارے کہنے کا عالی جناب کیا کہنا
شفیعِ حشر، رسولِ کریمؐ، ختمِ رُسل — حبیبِ پاکؐ تمہارے خطاب کیا کہنا
حسین ایسے کہ اللہ کے حبیب ہُوئے — تمہارا حسن ہے وہ انتخاب کیا کہنا
ناہ گاروں نے جب رو کے یا غفور کہا — برس پڑا ہے کرم کا سحاب کیا کہنا
لیں گے اور نبی ان کا مُنہ جو امّت کو — وہ بخشوائیں گے روزِ حساب کیا کہنا
نا کے نعت نکیرین کو کیا خاموش — تمہارا اکبر حاضر جواب کیا کہنا

جس وقت اللہ پاک نے چاہا کہ محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پیدا کرے تو حضرت جبرئیل
السّلام کو حکم دیا کہ میرے پاس وہ مٹی لا جو زمین کا نورانی دل ہے۔ پس جبرئیل علیہ السّلام بموجب ارشا
ب الانام مع فرشتگان جنّت الفردوس و رفیق الاعلیٰ زمین پر آئے اور ایک مشت خاک مدینہ منوّرہ کے
ں مقام سے لی کہ جس مقام میں اب مزارِ اقدس حضورؐ ہے اور مٹی نہایت روشن و چمکیلی تھی۔ اس
محمدی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ملایا اور عطریات اور تسنیم جنّت کے پانی میں اس کا خمیر کیا۔ اور بڑے مو
ل بنا کر بہشت کی نہروں میں غوطہ دیا اور پھر زمین و آسمان اور دریاؤں اور پہاڑوں پر پکارا گیا ھ
ینۃ محبوب ربّ العالمین وخاتم النبییّن تاکہ پیدا ہونے سے پہلے ہی آپ کو سب پہچا
ں۔ پھر حوالی عرش و کرسی کے ملائکہ نے اس کو پہچانا اور اس کا طواف کیا اور تمام فرشتگانِ زمین و آسما
بھی پہچانا۔ پھر معبودِ حقیقی نے اس کو ریاضت کے واسطے مامور فرمایا تو وہ نُورِ محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کبھ
م کبھی رکوع، کبھی سجود، کبھی قعود میں اللہ جل شانہٗ وعمّ نوالہٗ کی تسبیح کرتا رہا۔ اور یہاں تک ریاضت میر
شغول رہا کہ عرق عرق ہوگیا اور اس سے قطرے قطرے ٹپکنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے اوّل قطروں کے ایک ایک
رے۔ سے ایک ایک نبی آدم علیہ السّلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام تک پیدا کئے۔ اب فرشتوں نے پکا
ے زمین والو خوش ہو کہ یہ مادّۂ نورانی محبوب ربّ العالمین شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین مشہور فی الاو
ر فی الآخرین ہے اور پہاڑوں اور زمین و آسمان میں یہ صدا بلند ہوئی کہ جو کوئی اس امانت کے لینے کی ق
تا ہو وہ بارگاہِ ربّ العالمین میں درخواست دے۔ قطعہ

اس امانت کا طلبگار کوئی بولے تو — کون لینے کو ہے تیار کوئی بولے تو
اس کی قیمت سے ہے کم دو جہاں کی قیمت — کون ہے اس کا خریدار کوئی بولے تو

ب اس امانت باکرامت کے لینے کی کسی نے اپنے میں لیاقت نہ پائی تو سب خاموش ہوگئے اد
رت آدم علیہ السّلام نے اس طرح عرض کیا۔ قطعہ

بولے آدم یہ امانت تو مجھے مل جائے	ہے بڑی چیز یہ دولت تو مجھے مل جائے
بے بہا ہے جو اسے کوئی نہیں لے سکتا	اس کی کچھ بھی نہیں قیمت تو مجھے مل جائے

حکم ہوا آدم علیہ السلام کی پشت میں اس امانت کو رکھ دو تو یہ ودیعتِ عظمیٰ و نعمتِ کبریٰ حضرت
آدم علیہ السلام کے جسمِ خاکی کو عطا کی گئی۔

روایت ہے کہ جب آدم علیہ السلام کا پتلا اس امانت کے خلعت سے ممتاز ہوا۔ تو روح کو
ارشاد ہوا کہ قلبِ آدمؑ میں داخل ہو۔ روح چونکہ نہایت نازک اور لطیف ہے۔ بدن کے اندر اندھیر
دیکھ کر گھبرائی اور داخل ہونے میں کچھ تامل کیا تو حکم ہوا کہ اے روح! آدم کی پیشانی کی طرف تو دیکھ
جب روح نے آدم علیہ السلام کی پیشانی کی طرف دیکھا۔ نورِ محمدی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر شیفتہ ہو گئی
اور بے اختیار عاشقِ زار کی طرح ہزار جان و دل سے قالب میں داخل ہوئی۔ لکھا ہے کہ روح کے داخل
ہوتے ہی آنکھیں آدم علیہ السلام نے کھول دیں اور عرش پر جنت کے دروازوں پر اور ستونوں پر اور قبوں
دیکھا کہ لکھا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط پھر جسم آدم علیہ السلام کا اس نور سے
روشن ہو گیا۔ فرشتے تعظیم کرنے لگے اور اللہ پاک نے حضرت آدم علیہ السلام کو ایک سرخ یاقوت کے تخت
پر بٹھایا۔ جس کے سات سو پائے تھے۔ پھر اس تخت کو جبرئیلؑ و میکائیلؑ و اسرافیلؑ و عزرائیلؑ مقرب
فرشتوں نے کاندھوں پہ اٹھایا اور آسمانوں اور عجائباتِ جنت کی سیر کراتے پھرے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ
توقیر ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے سب فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو۔ سب نے کیا لیکن ابلیس
نے سجدہ نہیں کیا۔ اور سر جھکانے سے انکار کر دیا۔ اس پر اللہ پاک کو غصہ آیا۔ تو شعر

اس جگہ سے اسے نکال دیا	طوقِ لعنت گلے میں ڈال دیا

جنھوں نے سجدۂ تعظیمی کیا ان کو جداگانہ اکرام و انعام مرحمت فرمائے۔ ان مقربین فرشتوں نے بڑے
بڑے مراتب پائے یعنی کچھ اس تخت کے حامل ہوئے۔ جبرئیل علیہ السلام کو وحی پہنچانے کی خدمت عطا ہوئی
اسرافیل علیہ السلام کو لوحِ محفوظ کی خصوصیت کا انعام ملا۔ غرضیکہ جو کچھ آدم علیہ السلام کا پاس ادب تھا
فرمانبرداروں پر انعامِ الٰہی اور نافرمانوں پر غضب تھا۔ وہ سب تعظیم نورِ محمدی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا سبب تھا
روایت ہے کہ جنت میں آدم علیہ السلام نے تنہائی سے گھبرا کر جنابِ باری میں یہ خواہش کی کہ میرا
کوئی جوڑا پیدا کر تاکہ تنہائی کی وحشت دور ہو۔ فرشتوں نے بحکمِ خداوندِ تعالیٰ جب آدم علیہ السلام سوئے تو ان
کی بائیں پسلی چاک کی۔ خدا کی قدرتِ کاملہ سے ایک عورت خوبصورت پیدا ہوئی اور ایک لمحہ میں سب قد و
قامت اس کا درست ہو گیا۔ پھر اس پسلی کو فرشتوں نے ایسا ملایا کہ آدم علیہ السلام سوتے کے سوتے ہی رہے

را خبر نہ ہوئی۔ جب آدم علیہ السلام بیدار ہوئے تو دیکھا کہ نہایت خوبصورت ان کی جنس سے پہلو میں بیٹھی
ہے۔ دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور پوچھا کہ تم کون ہو؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہماری لونڈی ہے اور اس کا نام
حوا ہے۔ یہ تمہاری وحشت کو دُور کرنے کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ آدم علیہ السلام نے چاہا کہ بی بی حوا کو
ہاتھ لگائیں۔ حکم ہوا کہ اے آدمؑ اس کو ہاتھ نہ لگانا۔ جب تک اس کا مہر نہ ادا کر لو۔ آدم علیہ السلام نے
عرض کیا کہ اے الٰہ العالمین! اس کا مہر کیا ہے۔ ارشاد ہوا کہ اس کا مہر یہ ہے کہ دس بار میرے حبیب
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم پر درُود پڑھو

پڑھو درُود پڑھو عاشقو درُود پڑھو		درُود سے کبھی غافل نہ ہو درُود پڑھو

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ آدم علیہ السلام نے درُود پڑھا۔ فرشتے شاہد اور
گواہ بنے اور بی بی حوا کا آدم علیہ السلام سے عقدِ نکاح اللہ تعالیٰ نے منعقد کیا۔ مدارج النبوۃ میں
لکھا ہے کہ جس وقت حضرت ربّ العزّت نے آدم علیہ السلام کا نکاح حوا کے ساتھ کیا۔ اور کلام
قدس سے پڑھا تو شیطان لعین کو دشمنی ہوئی اور آدمؑ کے دل میں وسوسہ ڈالا۔ آخر بہشت سے باہر نکالا۔ زمین
پر آ کر طرح طرح کی مشقّتوں میں مُبتلا ہوئے۔

روایت ہے کہ جب آدم علیہ السلام زمین پر آئے اور تین سو برس تک سر نیچے ڈالے رہے اور
شرمندگی سے سر اُوپر نہ اُٹھایا اور آسمان کی طرف نہ دیکھا اور اس قدر روتے تھے کہ آنسو آنکھوں سے بہتے
رہتے تھے۔ لکھا ہے کہ اگر اشک تمام روئے زمین کے جمع کئے جائیں تو آدمؑ کے اشک ان سے زیادہ
ہوں۔ غرضیکہ اس قدر آدم علیہ السلام نے گریہ وزاری کی کہ ان کے آنسوؤں سے ایک ندی جاری ہوگئی
اور تمام چرند پرند ان کو پی پی کر کہتے تھے کہ کیا ہی میٹھا پانی ہے۔ آدم علیہ السلام یہ سُن کر اور بھی زیادہ
روتے تھے کہ میرے رونے پر جانور بھی ہنستے ہیں۔ ندا ہوئی بارگاہِ ایزدی سے کہ اے آدم! یہ جانور
سچ کہتے ہیں۔ جو کوئی ہم سے ڈر کر اپنے گناہوں سے نادم ہو کر روتا ہے۔ واقعی اس کے آنسو شہد سے
زیادہ شیریں ہوتے ہیں۔ اسی واسطے حضرتؐ نے فرمایا ہے۔

روایت ہے تین آنکھیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ دوزخ سے انہیں نجات دے گا۔ ایک وہ آنکھ جو
خدا سے ڈر کر روئے۔ دوسری وہ آنکھ جو گناہ کی چیزیں نہ دیکھے۔ تیسری وہ آنکھ جو خدا کی عبادت کے لئے
بیدار رہے۔ جب آدم علیہ السلام تین سو برس تک روئے اور آہ وزاری حد سے زیادہ گزری تو دریائے
فضل وکرم جوش میں آیا۔ اور جبرئیل کو حکم ہوا کہ آدمؑ کے پاس جا اور اذان کہو۔ پس جبرئیل علیہ السلام
آئے اور جہاں وہ سر جُھکائے رو رہے تھے، اذان کہنا شروع کی وقت اس کلمہ پہ پہنچے اَشْھَدُ

...نَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ آدم علیہ السلام نے آنکھیں کھول دیں اور نام کے سننے سے وحشت دُو...
...وئی۔ اطمینان حاصل ہوا اور یاد آگیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام عرش بریں پر بھی لکھا ہوا ہے۔ اس نا...
...کے توسل اور طفیل سے دعا کرنی چاہیئے۔ اسی وقت آدم علیہ السلام نے یہ عرض کیا اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ
...بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ یعنی سوال کرتا ہوں تجھ سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل سے
...مجھے بخش دے۔ اسی وقت فرشتوں کو حکم ہوا کہ اے فرشتو! آدم ہماری درگاہ میں بڑا شفیع لایا ہے۔ اب
...تعظیم کرو اس کی اور کہہ دو کہ ہم نے نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بدولت تمہاری خطا معاف کی۔ لکھا ہے
...بے شمار فرشتے اس وقت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور ان کے جسم سے گرد وغبار
...جھاڑتے تھے اور کہتے تھے لَا تَحْزَنْ یَا آدَمُ یعنی اب کچھ غم نہ کرو اے آدم۔ پھر اللہ پاک نے فرمایا
...اے آدم! تم نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہاں سے جانا ابھی تو ہم نے ان کو پیدا بھی نہیں کیا
...آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ خداوندا جس وقت تو نے مجھے پیدا کر کے مجھ میں روح ڈالی تھی سر اٹھا کر
...عرش کی طرف دیکھا کہ یاپوں پر لکھا ہوا تھا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ بس میں...
...پہچان لیا تھا کہ یہ اللہ نے اپنے نام سے اس کا نام ملا کر لکھا ہے۔ جو اسے سب سے زیادہ پیارا ہے
...ارشاد ہوا کہ اے آدم! تو نے بالکل سچ کہا۔ واقعی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا حبیب ہے اور جو کچھ
...میں نے پیدا کیا ہے سب اسی کے طفیل سے ہے اگر اس کا پیدا کرنا منظور نہ ہوتا کچھ بھی پیدا کرنے کی
...ضرورت نہ تھی یہاں تک کہ تجھ کو بھی پیدا نہ کرتا۔ اب ہم نے اس کے طفیل سے تیرا قصور معاف کیا اور قسم
...ہے اپنے عزت وجلال کی جو کوئی تیری اولاد سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ پکڑے گا اس کی خطائیں
...معاف کر دیں گے اور اس کی مرادیں پوری کر دیں گے۔ شعر

جس دم کہ لیا پیش خدا نام محمدؐ		آدمؑ کی خطا بخشی گئی دم میں دم آیا
درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو		پڑھو درود پڑھو، عاشقو درود پڑھو

روایت ہے کہ جب آدم علیہ السلام کا قصور معاف ہوا تو پیدائش کا سلسلہ جاری ہوا۔ عادت...
...ی اس طرح ہوئی کہ حوا کے شکم مبارک سے ہر بار ایک بیٹا اور ایک بیٹی ساتھ پیدا ہوتے رہے لیکن جب
...شیث پیدا ہوئے تو وہ اکیلے پیدا ہوئے۔ اس میں نکتہ یہ ہے کہ نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اور غیر کے
...درمیان مشترک نہ ہو۔ دیکھئے غیرتِ خداوندی نے اتنی شراکت بھی گوارا نہ فرمائی۔ دوسرے یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ
...وسلم کے قدمیں سایہ نہ تھا۔ روایت ہے کہ حضرت آدم سے نورِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کہ جو ان کی
...پشت میں تھا عہد لیا گیا تھا کہ اس کی تعظیم و توقیر کرتے رہیں اور پاک عورتوں میں منتقل کریں۔ حضرت آدم علیہ السلام...

نے اقرار کیا اور فرشتے گواہ ہوئے اور جب آدم علیہ السلام کی وفات کا زمانہ قریب آیا تو انہوں نے اپنے بیٹے شیثؑ علیہ السلام کو وصیت کی کہ جو تمہاری پشت میں نور ہے اس کی محافظت ضرور رہے۔ اس نور مطہر کی تعظیم و توقیر میں قصور نہ ہونے پائے اور ارحام طیبہ و طاہرہ میں یہ نور پاک تفویض کیا جائے چنانچہ وہ نور مبارک نیک مردوں اور نیک عورتوں میں منتقل کیا۔ آدمؑ سے شیثؑ اور ادریسؑ اور نوحؑ اور ابراہیمؑ اور اسمٰعیل علیہم السلام کو ممتاز فرماتے ہوئے عبدالمطلب پھر ان سے عبداللہ میں آیا۔ جس پشت میں یہ نور محمدیؐ آتا تھا ایک نیا جلوہ دکھاتا تھا۔ یعنی آدم علیہ السلام کی خطا اسی نور کی برکت سے معاف ہوئی۔ حضرت شیث علیہ السلام کے جسم سے مشک کی خوشبو اسی نور پاک کے باعث سے آئی۔ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی اسی کے تصرف نے ترائی۔ اللہ پاک نے ابراہیم علیہ السلام کی آگ کو گلزار اسی نور محمدؐ سے بنایا۔ اسمٰعیل علیہ السلام کی جگہ جنت سے دنبہ اسی نور کی بدولت آیا اور بغیر ذبح ذبیح اللہ اسی کے سبب سے کہلائے عبدالمطلب کی دعا نے اسی نور کی بدولت قبولیت کے درجے پائے۔ حضرت عبداللہ کو دیکھ کر تمام بت منہ کے بل گرتے تھے اور پکارتے تھے کہ اے عبداللہ! ہمارے قریب نہ آ کیونکہ ہمارے مٹانے والے کا نور تجھ میں چمک رہا ہے وہ یہی نور تھا اور عبداللہ جو ہر شجر و حجر سے سلام کی آواز سنتے تھے وہ اسی نور کا ظہور تھا۔ فی الحقیقت

قصیدہ

نیرنگیاں عجب تھیں محمدؐ کے نور کی — ہر جائی ادا تھی کرم کے ظہور کی
آنکھوں میں روشنی ہے محمدؐ کے نور کی — بجلی چمک رہی ہے نگاہوں میں طور کی
ہر گل ہے جلوہ گاہ محمد کے نور کی — بلبل یہ چہک رہی ہے ثنا میں حضورؐ کی
غنچوں میں عطر بیز ہے خوشبو حضورؐ کی — نیرنگیاں ہیں گل میں محمدؐ کے نور کی
ہم عاصیوں کو بخش گئی پاک کر گئی — موج آگئی جو رحمت رب غفور کی
رحمت نے آ کے جوش میں کیں غرق کشتیاں — عیبوں کی معصیت کی خطا کی قصور کی
بت کہہ رہے تھے وقت ہلاکت کا آ گیا — آمد ہے اب تو شافع یوم النشور کی
اکبر خدا کے فضل سے جنت کو ساتھ ساتھ — پڑھتا ہوا چلوں گا میں نعتیں حضورؐ کی

روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بارہ بھائی تھے اور سب شجاعت، قوت اور حسن و جمال میں مشہور زمانہ ... تھے لیکن حضرت عبداللہ ان سب میں ممتاز اور یکتائے روزگار تھے ... مصار میں ان کے حسن و جمال کا چرچا اور صورت و سیرت ... ہوم تھی۔ تمام ...

م بھرتے تھے اور والدین بھی سب بیٹوں سے زیادہ حضرت عبداللہ کو چاہتے تھے ۔ جس وقت حضرت عبداللہ مکہ کے
اردں میں گزرتے تھے ۔ تمام عورتیں شہر کی جو حسینہ اور جمیلہ تھیں ۔ وہ سب حضرت عبداللہ پر جان و مال
ے فدا ہوتی تھیں اور ہر ایک اُن سے نکاح کی آرزو رکھتی تھی ۔ جب حضرت عبدالمطلب کو یہ بات معلوم
ئی تو ہمہ تن ان کے نکاح کی فکر میں مصروف ہو گئے ۔ اور زیادہ جستجو تھی ۔ کہ جو لڑکی قریش کے حسب نسب
ورت وسیرت میں خوب تر ہو وہ ان کے نکاح میں لائی جائے ۔ چنانچہ وہب زہری کی لڑکی بی بی آمنہ
ون صورت وسیرت میں لاثانی اور آثار سعادت ان کے نورانی چہرے سے عیاں تھا ۔ اہل تحقیق لکھتے ہیں
للہ پاک نے اس وقت یہ انتظام و اہتمام فرمایا کہ مکے میں جتنے مرد تھے ان میں سے حضرت عبداللہ کو اور
ی لڑکیاں تھیں ان میں سے بی بی آمنہ خاتون کو انتخاب فرمایا تھا ۔ کہ یہی دونوں میرے محبوب کے ماں باپ
یں ۔ روایت ہے کہ عبدالمطلب نے حضرت عبداللہ کے نکاح کا پیغام بعض احباب کے ہاتھ وہب زہری
ے گھر بھیجا ۔ وہب زہری بہت خوش ہوئے اور بدل منظور کیا ۔ **شعر**

بلبل ز ادب پا بنہد در صف گلزار ۔ تا گل بطلب گاری او لب نہ کشاید

اب مہر کی شرطیں وغیرہ باہم خوشی خوشی طرفین نے منظور کیں ۔ غرضیکہ یہ رشتہ دونوں طرف پسند ہو
ین کا دل خورسند ہوا ۔ عبدالمطلب نے وقت مقررہ پر دوست احباب کو جمع کیا اور نکاح کیا اور بی بی
تون کو بیاہ کر گھر لائے ۔ پہلے ایک چاند روشن تھا ۔ اب گھر میں دو چاند روشن ہو گئے ۔ لکھا ہے کہ عبداللہ
ے ماں باپ کبھی اپنے بیٹے کی صورت دیکھتے تھے اور کبھی اپنی بہو کو دیکھ کر شکر خدا بجا لاتے تھے ۔ کہ خدا
ے جیسا بیٹا عطا کیا تھا ۔ ویسی ہی بہو عنایت کی ؛

روایت ہے کہ جس دن نور محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت آمنہ خاتون کو عنایت ہوا ماہ
ادی الاخری شب جمعہ تھی ۔ اس شب کو جو نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نے شرف بزرگی بخشی وہ بے انتہا
للہ پاک نے طرح طرح کی خیر و برکت اہل عالم پر نازل فرمائی کہ شب قدر سے اس شب کو بہتر سمجھو اور افضل
ا تو زیبا ہے ۔ اس رات کو جنت کے مہتمم کو حکم ہوا کہ تمام جنت کے دروازے کھول دے کہ ہمارا حبیب
ں کے شکم مبارک میں آیا ہے اور عالم ملکوت وجبروت میں یہ حکم سنایا گیا کہ تمام مقدس مقاموں کو معطر
ردو اور اطراف سماوات میں خوشبو بسا دو ، چاروں طرف نور کی شمعیں روشن ہوں ۔ سارا جہان خوشبو
ک جائے ۔ عرش و کرسی یہ خوشخبری سن کر مارے خوشی کے جھومنے لگے اور فرشتوں میں مبارکبادی ہونے لگی قد

مبارک ہو کہ پیدا شاہ عالم ہونے والا ہے ۔ کہ جس کے نور سے گھر گھر اجالا ہونے والا ہے
بجے گا شش جہت میں دین اور اسلام کا ڈنکا ۔ محمد کا جہاں میں بول بالا ہونے والا ہے

ئے گی بُت پرستی تخت اُلٹیں گے شیاطیں کے | جنوں کے ملک میں اللہ والا ہونے والا ہے
یں گے خلق پر جُود و نوالِ حق کے دروازے | کہ کفر اسلام کے مُنہ کا نوالا ہونے والا ہے
ائیں رحمتوں کی گلشنِ عالم میں چھائیں گی | کہ پیدا کالی کالی زُلف والا ہونے والا ہے
ب میں چاند نکلے گا جہاں میں روشنی ہوگی | اندھیرے میں رسالت کا اُجالا ہونے والا ہے
الیں قمریاں کیوں گردنوں میں طوقِ اُلفت کے | کہ پیدا اِس چمن میں سرو بالا ہونے والا ہے
ئے گا جو بھر بھر ساغرِ توحید مستوں کو | وہ ساقی شرابِ حق تعالیٰ ہونے والا ہے
اب عشقِ احمدؐ پی یہاں دِل کھول کر اکبر | وہاں بھی نذر کوثر کا پیالا ہونے والا ہے

لانا برزنجی آپنے مولُود شریف میں لکھتے ہیں نُودی فی السمٰوات والارض بحملہا من انوارہ
ذاتیہ یعنی زمین اور آسمانوں میں خوشخبری سُنائی گئی انوارذاتیہ محمدیہؐ سے آمنہؓ خاتون کے حاملہ ہونے
فنطقت بحملہ کُل دابّۃ القریش بفصاح لسان العربیہ وخرّت الاسرۃ والاصنام
لی الوجوہ والافواہ پس بول اُٹھے آمنہؓ خاتون کے حمل کی خبر سُن کر تمام چوپائے قریش کے عربی
بان میں بڑی فصاحت کے ساتھ اور اوندھے ہوگئے تخت پادشاہوں کے اور گر پڑے بُت مُنہ کے
ل اُلٹے وبشّرات وحوش المشارق والمغارب ودآبّہا البحریتہ اور بشارت دی گئی
شرق اور مغرب کے وحشی جانوروں چرند و پرند اور دریائی جانوروں کو وبشّرت الجنُّ بالھلال
انہ وانھلك الکھانتہ ورہبت الرّھبانیہ اور بشارت دی جنّوں نے آپ کے زمانہ
پیدائش کے قریب ہونے کی اور سُست ہوگئی کہانت اور مِٹ گیا جوگیوں کا جوگی پنا واوتیت
انی المنام فقیل لہا اِنّكِ حملت سیّد العلمین وخیرالبریۃ فسمّیہ محمدًا
وضعتہ فانہ ستحمد بہا اور آپ کی والدہ کو خواب میں خوشخبری دی گئی کہ کوئی ان سے
تا تھا کہ تیرے پیٹ میں سردارِ تمام عالم اور بہتر ہے ساری خلقت سے اور جب یہ پیدا ہوں تو ان کا نام
صلے اللہ علیہ وسلم رکھنا۔ اس لئے کہ انجام نیک ہے۔ پھر حکم ہوا جبرئیل علیہ السّلام کو فرشتوں کی ایک
عت کے ساتھ ایک علم سبز محمّدی صلے اللہ علیہ وسلّم لے کر دُنیا میں جاؤ اور اس عَلم کو کعبہ کی چھت پر کھڑا کرو
منادی کرو کہ آج کی رات نورِ محمّدی صلے اللہ علیہ وسلّم سے حضرت آمنہؓ مشرف ہوئی ہیں اور اہلِ زمین
ش ہو اور فخر کرو کہ دونوجہان کے سردار حبیب اللہ محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم تشریف لائے ہیں
یشا قسمت اس اُمّت کی کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلّم سا پیغمبر پائے اور زہے تقدیر اس شخص کی کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلّم
ایمان لائے اور پڑھے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؕ

درود و سلام اے خدا بھیج بے حد	بر روحِ محمدؐ و آلِ محمدؐ
پڑھو درود پڑھو، عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

لکھا ہے کہ حضرت آمنہ خاتون کے حاملہ ہونے سے پہلے اہلِ قریش بسبب خشک سالی
قحط کی مصیبت میں مبتلا تھے۔ تمام درخت سوکھ گئے تھے۔ سبزہ تک زمین پر دکھائی نہ دیتا تھا
سب آدمی اور جانور دُبلے ہو گئے تھے۔ پریشانی ہی پریشانی تھی۔ جس وقت حضورؐ والدہ کے شکم میں
[جلو]ہ افروز ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے خوب پانی برسایا۔ تمام درخت خشک سرسبز و شاداب ہوئے اور
تمام قسم کے اناج کی فصل نہایت عمدہ ہوئی جانور سب موٹے ہو گئے۔ مویشی بکثرت دودھ دینے لگے
[غرضیکہ] کل ایسا چین و آرام اہلِ عرب کو ہُوا کہ اس برس کا نام سنۃ الفرح والابتہاج رکھا۔ یعنی
[فرح]ت اور خوشی کا سال۔ غرضیکہ اس وقت عجب بہار تھی۔ قصیدہ

آمدِ مصطفیٰؐ سے ہے پھُولا پھلا چمن چمن	آئی بہار ہر طرف کھلنے لگا چمن چمن
شادی ہے ہر مقام میں تخل ہیں سب قیام میں	ڈالیاں ہیں سلام میں سر ہے جھکا چمن چمن
کلیاں تمام کھل گئیں شاخیں خوشی سے ہل گئیں	بُلبلیں گُل سے مل گئیں ہنسنے لگا چمن چمن
جھومتا ہے شجر شجر تازہ ہُوا ہے پھول پھول	سبز ہوئی روش روش گُل سے بھرا چمن چمن
ٹھنڈی ہوائیں آتی ہیں کلیاں بھی مسکراتی ہیں	بلبلیں چہچہاتی ہیں صلّ علےٰ چمن چمن
بادِ خزاں کو چھانٹتی خوشبو سے سب کو آنٹتی	پھرتی ہے عطر بانٹتی بادِ صبا چمن چمن
نعت میں قیل و قال ہو مدحتِ ذوالجلال ہو	اکبرؔ خوش مقال ہو نغمہ سرا چمن چمن

[محد]ث ابن الجوزی بیان المیلاد النبی میں لکھتے ہیں۔ صرف ترجمہ لکھتا ہوں۔ بخوف طوالت عر[بی]
[نہ]یں لکھا۔ لکھتے ہیں کہ جس وقت شب کو نورِ محمدی صلے اللہ علیہ وسلم حضرت آمنہ کو عنایت ہُوا
[اللہ] تعالیٰ کا ارشاد ہُوا کہ اے عرش! انوار کے برقعے پہن لے۔ اے کرسی! فخر کی چادریں اوڑھ
[ا]ے جنّت کی حورو! جنّت کی کھڑکیوں میں آراستہ ہو بیٹھو۔ اے فرشتو! نور کے پٹکے باندھ کر عرش
کے گرد کھڑے ہو جاؤ۔ اے بہشت کے داروغہ! جنّت کے دروازے کھول دے۔ اے دو[زخ]
کے مالک! جہنّم کے دروازے بند کر دے کہ ہمارے محبوبؐ اپنی والدہ کے شکم میں جلوہ افروز ہو[تے ہیں]
[ہی]ں۔ روایت۔ حضرت آمنہ بی بی فرماتی ہیں کہ حمل کے شروع سے چھ مہینے تک مجھے کوئی
[علا]مت حمل کی ظاہر نہیں ہوئی۔ جو عموماً اور عورتوں کو اس حالت میں گرانی یا بار معلوم ہُوا کرتا ہے
[illegible]

زمیں کو بھی عزت ہو عرش علیٰ کی	دکھا جاؤ بندوں کو صورت خدا کی
...ڑے تھے ملک وہی تقلید اب ہو ...ل جائے محفل سے جو بے ادب ہو	کہ خوش جس سے روحِ رسولِ عربؐ ہو اٹھو تاکہ تعظیم محبوبِ رب ہو
فجاء محمدؐ بشیراً نذیراً	فصلوا علیہ کثیراً کثیراً

درود سلام بوقتِ قیام

...سلام علیک یا رسولؐ سلام علیک
یا حبیبؐ سلام علیک صلوات اللہ علیک

فخرِ آدمؑ فخرِ حواؑ
فخرِ ابراہیمؑ و موسیٰؑ
فخرِ نوحؑ و فخرِ یحییٰؑ
فخرِ اسمٰعیلؑ و عیسیٰؑ

...سلام علیک یا رسولؐ سلام علیک
یا حبیبؐ سلام علیک صلوات اللہ علیک

رحمتوں کے تاج والے
عرش کے معراج والے
دو جہاں کے راج والے
عاصیوں کے لاج والے

...سلام علیک یا رسولؐ سلام علیک
یا حبیبؐ سلام علیک صلوات اللہ علیک

ہے یہ حسرت در پہ آئیں
داغ سینے کے دکھائیں
اشک کے دریا بہائیں
سامنے ہو کر سنائیں

...سلام علیک یا رسولؐ سلام علیک
یا حبیبؐ سلام علیک صلوات اللہ علیک

پوری یارب یہ دعا کر
پہلے کچھ نعتیں سنا کر
ہم درِ مولےٰ پہ جا کر
یہ پڑھیں سر کو جھکا کر

...سلام علیک یا رسولؐ سلام علیک
یا حبیبؐ سلام علیک صلوات اللہ علیک

بخش دو جو چیز چاہو
اب تو بابِ جود وا ہو
کیونکہ محبوبِ خدا ہو
ہاں جواب اس کا عطا ہو

...سلام علیک یا رسولؐ سلام علیک
یا حبیبؐ سلام علیک صلوات اللہ علیک

رنج و غم کھائے ہوئے ہیں
تم پہ اِترائے ہوئے ہیں
دور سے آئے ہوئے ہیں
ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں

ی سلام علیک یا رسولؐ سلام علیک
یا حبیبؐ سلام علیک صلوات اللہ علیک

جان کر کافی سہارا
خلق کے وارث خدارا
لے لیا ہے در تمہارا
لو سلام اب تو ہمارا

ی سلام علیک یا رسولؐ سلام علیک
یا حبیبؐ سلام علیک صلوات اللہ علیک

ہاں یہ پورا مدعا ہو
تم اُدھر جلوہ نما ہو
ہم ہوں دربارِ خدا ہو
اس طرف سے یہ صدا ہو

ی سلام علیک یا رسولؐ سلام علیک
یا حبیبؐ سلام علیک صلوات اللہ علیک

اکبرؔ شیدا تمہارا
جا بجا تم کو پکارا
پھر رہا ہے مارا مارا
اس کی اب سُن لو خدارا

ی سلام علیک یا رسولؐ سلام علیک
یا حبیبؐ سلام علیک صلوات اللہ علیک

عاشقِ مائل کی سُن لو
سامعیں کے دل کی سُن لو
بانیٔ محفل کی سُن لو
اکبرِ بسمل کی سُن لو

ی سلام علیک یا رسولؐ سلام علیک
یا حبیبؐ سلام علیک صلوات اللہ علیک

آپ شاہِ انس و جاں ہیں
رہنمائے دو جہاں ہیں
وارثِ کون و مکاں ہیں
پیشوائے مرسلاں ہیں

ی سلام علیک یا رسولؐ سلام علیک
یا حبیبؐ سلام علیک صلوات اللہ علیک

نورِ ربّ العالمیں ہو
سرورِ دنیا و دیں ہو
جلوہ حق الیقیں ہو
دل میں آنکھوں میں مکیں ہو

ی سلام علیک یا رسولؐ سلام علیک
یا حبیبؐ سلام علیک صلوات اللہ علیک

بادشاہِ انبیاء ہو
حامیٔ روزِ جزا ہو
نورِ ذاتِ کبریا ہو
خلق کے مشکل کشا ہو

ی سلام علیک یا رسولؐ سلام علیک
یا حبیبؐ سلام علیک صلوات اللہ علیک

عرشِ اعظم پر تمہیں ہو
ساقیٔ کوثر تمہیں ہو
خلق کے رہبر تمہیں ہو
شافعِ محشر تمہیں ہو

ی سلام علیک یا رسولؐ سلام علیک
یا حبیبؐ سلام علیک صلوات اللہ علیک

قابلِ مدح و ثنا ہو
آپ کی توصیف کیا ہو
جو لکھوں اس سے سوا ہو
یعنی محبوبِ خدا ہو
یا نبیؐ سلام علیک یا رسولؐ سلام علیک
یا حبیبؐ سلام علیک صلوات اللہ علیک

دور ہے غم کا کنارا
دیجئے جلدی سہارا
سرورِ عالم خدا را
پار ہو بیڑا ہمارا
یا نبیؐ سلام علیک یا رسولؐ سلام علیک
یا حبیبؐ سلام علیک صلوات اللہ علیک

میرے مولا میرے سرور
پہلے قدموں پر رکھے سر
ہے یہی ارمانِ اکبر
پھر کبھی یہ سر اُٹھا کر
یا نبیؐ سلام علیک یا رسولؐ سلام علیک
یا حبیبؐ سلام علیک صلواۃ اللہ علیک

چاہیے یہ سلام پیش کرے

انیسِ مجلسِ شاہ و گدا سلام علیک
جلیس مسندِ عرشِ علےٰ سلام علیک
طبیبِ خلق حبیبِ خدا سلام علیک
دوائے دردِ دلِ مبتلا سلام علیک
زخاکِ ہند ببرائے صبا سلام علیک
رساں بجلوہ گہِ مصطفےٰؐ سلام علیک
ببریہ گریہ و زاری زما گدایانش
ببارگاہِ شہنشاہِ ما سلام علیک
رساں ز عاجز و مسکیں نواز رحمتِ کُل
بحضرتِ شہ ارض و سما سلام علیک
غریب پرور و بیکس نواز و رحمتِ کُل
پناہ بخشِ شفیع الوریٰ سلام علیک
رسولِ پاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیم
نبی خالقِ ہر دو سرا سلام علیک
ضیائے شمع شبستانِ حق علیک سلام
بہارِ انجمنِ کبریا سلام علیک
رسد ز اکبرِ بے چارہ یا نبیؐ ہر دم
ہزار بار بر دوح شما سلام علیک

نعت

جب کہ پیدا وہ شاہِ زمن ہوگیا
اک جہاں غیرتِ صد چمن ہوگیا
وقتِ میلاد ہر غنچہ گلزار میں
خندہ زن خندہ زن خندہ زن ہوگیا

تخت اوندھے ہوئے اور ابلیس بھی — بے وطن بے وطن بے وطن ہوگیا
بُت شکستہ ہوئے اور خطاب آپؐ کا — بُت شکن بُت شکن بُت شکن ہوگیا
آپ کے روئے روشن پہ خود شیفتہ — ذوالمنن ذوالمنن ذوالمنن ہوگیا
آپ کے فیض سے بحرِ فضلِ خدا — موجزن موجزن موجزن ہوگیا
چاک عشاق کا ہجر میں آپؐ کے — پیرہن پیرہن پیرہن ہوگیا
تم پہ قرباں ہمارا شہِ انبیاء — جان و تن جان و تن جان و تن ہوگیا
آپ کے ہجر میں اکبرِ نیم جاں — خستہ تن خستہ تن خستہ تن ہوگیا

مُسدّس

لو وہ فخرِ ایوبؑ تشریف لائے — لو وہ جانِ یعقوبؑ تشریف لائے
لو وہ کُل کے مطلوب تشریف لائے — لو وہ حق کے محبوب تشریف لائے
سلامی خدا ہے سلامی بشر ہوں — درود و سلام ان پہ آٹھوں پہر ہوں

مبارک ہو سرکار تشریف لائے — غریبوں کے غمخوار تشریف لائے
شفیعِ گنہگار تشریف لائے — وہ کُل کے مددگار تشریف لائے
نبی سب براتی ہیں دولھا یہی ہے — کہ باندھے شفاعت کا سہرا یہی ہے

شہنشاہِ عالم ہوا جلوہ فرما — مفضّل معظّم ہوا جلوہ فرما
شیاطیں کو ہے غم ہوا جلوہ فرما — رسولِ مکرّم ہوا جلوہ فرما
وہ سلطانِ کونین پیدا ہوا ہے — کہ اللہ بھی جس پہ شیدا ہوا ہے

بیاں کر سکے کون توصیف اُن کی — کہ تعریف حق کی ہے تعریف اُن کی
گوارا نہ تھی حق کو تکلیف اُن کی — بڑی دھوم سے آئی تشریف اُن کی
حسینوں کی سب خوبیاں لے کے آئے — حبیبوں کی محبوبیاں لے کے آئے

کسی نے کہا یہ تو سردارِ کُل ہیں — کسی کی صدا تھی یہ ختمِ رسل ہیں
کوئی بولا گلزارِ وحدت کے گُل ہیں — کسی نے پکارا یہ خضرِ سبل ہیں
جو پوچھا گیا اے خدا کون ہیں یہ — ندا آئی مختارِ دو کون ہیں یہ

ہے جن کا بڑا بول بالا وہ یہ ہیں — رسالہ کا لائے رسالہ وہ یہ ہیں

ہے سارے میں جن کا اُجالا وہ یہ ہیں — جو نبیوں میں ہیں سب سے اعلیٰ وہ یہ ہیں
رسول ان کا اقصیٰ میں خطبہ پڑھیں گے — ملک ان کا گردوں پہ کلمہ پڑھیں گے

یہ بچپن میں بھی کارِ پیری کریں گے — فقیروں کی یہ دستگیری کریں گے
امیروں سے اُونچی امیری کریں گے — شہنشاہ ان کی فقیری کریں گے
بہت خوب تھے خوب ہیں خوب ہوں گے — خدا ان کو چاہے گا محبوب ہوں گے

یہ کُل میں حکومت ہے کس کی انہیں کی — بھلی سب سے امت ہے کس کی انہیں کی
بڑی سب سے عزّت ہے کس کی انہیں کی — خدا کو محبّت ہے کس کی انہیں کی
خدائی بھی ان کی خدا بھی انہیں کا — ہے سب سے بڑا مرتبہ بھی انہیں کا

نبی دینِ اسلام والے یہی ہیں — بڑے نیک انجام والے یہی ہیں
حقیقت میں احکام والے یہی ہیں — ہے ان کا نشاں نام والے یہی ہیں
یہی عرش پر ہوں گے معراج والے — قدم ان کے چومیں گے سب تاج والے

خبردار آشفتہ حالی خبر لے! — گدا کی شہنشاہِ عالی خبر لے!
بھکاری چلا ہاتھ خالی خبر لے! — خبر لے غریبوں کے والی خبر لے!
خبر لے کہ ہے ہر بلا نے خبر لی — جو تو نے خبر لی خدا نے خبر لی

ہوئی ہے نہ ہوگی خوشی ایسی اکبر — ہوں عیدیں فدا عیدِ میلادِ شہؐ پر
ہوئے فرش سے عرش تک کُل معطّر — یہ عالم منوّر وہ عالم منوّر
دو عالم کیے ایک جلوہ میں روشن — مکان آمنہ کا بنا دشتِ ایمن

لاکھوں فرحتیں اس گھڑی کی فرحت پر قربان کہ جس گھڑی میں حضورؐ نے اس دُنیا کے ظلمت کدہ کو روشن فرمایا اور کروڑوں مسرتیں اس ساعت کی مسرّت کے صدقے کہ جس ساعت میں سرکارِ اطہرؐ نے اس جہان کے ویرانے کو رشکِ گلشن بنایا۔ ازل سے ابد تک کی سب شادیاں اس شادی مولود پر فدا! ازل سے آخر تک کی کُل عیدیں اس عیدِ میلاد کے نثار ہوں اور کیوں نہ ہوں یہ سب انہیں کی تو طفیلی ہیں ؂

اشعار

عیدِ میلاد پہ تیری ہوں فدا کُل عیدیں — یہ بنے عید کا گُل گُل کی ہوں بلبل عیدیں
عیدِ میلادِ محمدؐ سے نہیں بڑھ سکتیں — لاکھ دکھلایا کریں شان و تجمّل عیدیں

یہ بہاریں یہ پھبن ان میں کہاں سے آتیں	گرنہ پاتیں میرے پیارے کا توسّل عیدیں
عیدِ میلاد نہ ہوتی تو نہ ہوتیں یہ بھی!	اپنی ہستی پہ کریں غور د نامل عیدیں
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو
درود و سلام اے خدا بھیج بے حد	بروح محمّدؐ و آلِ محمّدؐ

آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ پیدائش کے وقت تمام گھر میں اجالا ہو گیا۔ ہر در و دیوار پر نور ہی نور نظر آتا تھا۔ ایک نورانی چادر زمین سے آسمان تک نظر آتی تھی تین علم مشرق و مغرب و بام کعبہ پر معلوم ہوئے اور جس وقت آپ پیدا ہوئے چار عورتیں آسمان سے اتریں۔ ایک بی بی حوّا دوسری بی بی آسیہ، تیسری بی بی سارہ، چوتھی بی بی ہاجرہؑ۔ ایک کے پاس سونے کا طبق اور دوسری کے پاس زبرجد کا لوٹا، تیسری کے پاس سفید حریر۔ چوتھی کے پاس بہشتی عطردان۔ چاروں نے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہلایا اور حریر سفید پہنایا اور بہشتی عطر لگایا جس سے سارا مکان مہک گیا اور یہ زبانِ حال فرمایا

اشعار

لو اس مہ لقا کو گود میں لو	چھپتے مصطفےٰؐ کو گود میں لو
اُجالا ہو گیا دونوں جہاں میں	اب اس بدرالدجیٰ کو گود میں لو
جو چاہو فرحتِ دل راحتِ روح	تو اس راحت فزا کو گود میں لو
نگاہیں اس کے جلووں پر فدا ہیں	لو اس یوسفؑ لقا کو گود میں لو
ہمارے دل ہوئے جاتے ہیں بیتاب	تم اپنے دل ربا کو گود میں لو
خدارا بد نگاہوں سے بچا لو	چھپا کر مصطفےٰؐ کو گود میں لو
ہے جنت کا چمن قربان اس پر	گلِ رنگیں ادا کو گود میں لو
وہ کہتی تھیں محبت سے یہ اکثر	حبیبِ کبریا کو گود میں لو

آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ میں نے گود میں لیا۔ آپ اس وقت میری گود سے اترے اور سجدے میں جا کر عرض کرنے لگے یَا رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ یَا رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ یعنی یا اللہ میری امّت کو بخش دے یا اللہ میری امّت کو بخش دے۔

اشعار

سرِ سجدۂ معبود میں رکھ شہ نے عرض کی	یا رب ہب لی امتی یا رب ہب لی امتی

یہ بہاریں یہ پھبن ان میں کہاں سے آتیں	گر نہ پاتیں میرے پیارے کا توسّل عیدیں
عیدِ میلاد نہ ہوتی تو نہ ہوتیں یہ بھی!	اپنی ہستی پہ کریں غور و تامّل عیدیں
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو
درود و سلام اے خدا بھیج بے حد	بروحِ محمدؐ و آلِ محمدؐ

آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ پیدائش کے وقت تمام گھر میں اُجالا ہوگیا۔ ہر در و دیوار پر نور ہی نور نظر آتا تھا۔ ایک نورانی چادر زمین سے آسمان تک نظر آتی تھی تین علم مشرق و مغرب و بامِ کعبہ پر معلوم ہوئے اور جس وقت آپ پیدا ہوئے چار عورتیں آسمان سے اُتریں۔ ایک بی بی حوّا دوسری بی بی آسیہ، تیسری بی بی سارہ، چوتھی بی بی ہاجرہؑ۔ ایک کے پاس سونے کا طبق اور دوسری کے پاس زبرجد کا لوٹا، تیسری کے پاس سفید حریر۔ چوتھی کے پاس بہشتی عطردان۔ چاروں نے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہلایا اور حریرِ سفید پہنایا اور بہشتی عطر لگایا جس سے سارا مکان مہک گیا اور یہ زبانِ حال فرمایا

اشعار

لو اس مہ لقا کو گود میں لو	چھینٹے مصطفےٰؐ کو گود میں لو
اُجالا ہوگیا دونوں جہاں میں	اب اس بدر الدجیٰ کو گود میں لو
جو چاہو فرحتِ دل راحتِ روح	تو اس راحت فزا کو گود میں لو
نگاہیں اس کے جلووں پر فدا ہیں	لو اس یوسفؑ لقا کو گود میں لو
ہمارے دل ہوئے جاتے ہیں بیتاب	تم اپنے دلربا کو گود میں لو
خدارا بد نگاہوں سے بچا لو	چھپا کر مصطفےٰؐ کو گود میں لو
ہے جنّت کا چمن قربان اس پر	گلِ رنگیں ادا کو گود میں لو
وہ کہتی تھیں محبّت سے یہ اکبر	حبیبِ کبریا کو گود میں لو

آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ میں نے گود میں لیا۔ آپ اس وقت میری گود سے اُترے اور سجدے میں جاکر عرض کرنے لگے یَا رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ یَا رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ یعنی یا اللہ میری امّت کو بخش دے یا اللہ میری اُمّت کو بخش دے۔

اشعار

سر سجدۂ معبود میں رکھ شہ نے عرض کی	یا ربّ ہب لی امتی یا رب ہب لی امتی

غیب سے آواز آئی وَهَبْتُكَ اُمَّتَكَ بِاَعْلٰی هِمَّتِكَ یعنی بخش دی تجکو تیری امت بسبب تیری بلند ہمت کے

آواز آئی اے نبیؐ بخشی تجھے اُمت تری		تجھ پر ہوئی رحمت مری اعلیٰ ہوئی ہمت تری

اور حکم ہوا کہ اَشْهَدُوْا یَا مَلٰئِكَتِیْ اِنَّ حَبِیْبِیْ لَا یَنْسٰی اُمَّتَهٗ عِنْدَ الْوِلَادَةِ فَلَیْفَ یَنْسَاهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ یعنی گواہ ہوا اے فرشتو کہ میرا حبیبؐ پیدائش کے وقت بھی اپنی امت کو نہیں بھولا۔ پھر قیامت میں کیوں کر بھول جائے گا۔ مسلمانو! قربان ہو جاؤ اس محبوبؐ پر جس نے دُنیا میں آتے ہی ہماری نجات و بخشش کی فکر کی

پڑھو درُود پڑھو عاشقو درُود پڑھو	.	درُود سے کبھی غافل نہ ہو درُود پڑھو

روایت ہے کہ جس دن آپؐ پیدا ہوئے تمام روئے زمین پر ایک نور تھا۔ اور عجیب شاہانہ ظہور تھا۔ ہر مذہب و ملت میں جو اپنی قوم کا عالم اور ہادی تھا وہ اپنے اپنے طریقے سے آپؐ کی خبریں دیتا تھا یعنی اہلِ کتاب اپنی کتاب سے اور نجومی ستاروں کے حساب سے، کاہن لوگ اپنے ضوابط و آئین سے، اصحاب فال اپنے قوانین سے۔ روایت ہے کہ بی بی صفیہؓ آپؐ کی پھوپھی فرماتی ہیں۔ کہ آپؐ کی ولادت کے وقت میں حاضر تھی۔ اس وقت تمام مکان روشن ہو گیا اور اس کی روشنی میں چھ چیزیں عجیب و غریب دیکھیں۔ ایک تو یہ کہ آپؐ نے پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا اور یَا رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ فرمایا۔ دُوسرے یہ کہ آپؐ کا نور چراغ کے نور پر غالب تھا۔ تیسرے یہ کہ میں نے چاہا کہ آپ کو نہلاؤں۔ غیب سے آواز آئی۔ کہ اے صفیہ! یہ پاک وصاف ہیں تم تکلیف نہ کرو چوتھے آپ ختنہ کیے ہوئے پیدا ہوئے۔ پانچویں یہ کہ آپؐ کے دونوں شانوں کے بیچ میں ستارہ روشن کی طرح ایک مہر چمکتی ہوئی دیکھی جس پر نورانی خط میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا تھا۔ چھٹے یہ کہ اس وقت آپؐ نے بہت فصاحت کے ساتھ شہادت کی انگلی اٹھا کر یہ فرمایا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

پڑھو درُود پڑھو عاشقو درُود پڑھو		درُود سے کبھی غافل نہ ہو درُود پڑھو

روایت ہے حضرت عبد المطلب آپ کے دادا فرماتے ہیں کہ اس وقت میں کعبہ شریف میں تھا یک بارگی دیکھا تھا۔ کعبۃ اللہ اپنی جگہ سے ہلا اور خوشی میں جھوما پھر چار دیواری کے ساتھ جھکا اور مقام ابراہیمؑ میں سجدہ کیا اور اپنی جگہ دیواریں کھڑی ہوگئیں اور دیواروں سے دفعۃً یہ آواز تکبیر بلند ہوئی۔ اللہ کے مقبول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔ جس نے ان کی زیارت کی اس کے لیے سعادت ہے اور اپنی مُراد کو پہنچا۔ پھر حضرت عبدالمطلب نے کوہ صفا کی طرف نگاہ کی تو وہ بھی کبھی

ند کبھی پست مارے خوشی کے ہوتا تھا اور کوہ مروہ کی طرف دیکھا تو وہ بھی جوشِ مسرت سے اسی طرح مضطرب
ھا۔ اب یہ غیب کی آوازیں سُن کر اور یہ کیفیات عجیب و غریب دیکھ کر حیران اور پریشان کھڑے تھے
ر ایک آدمی گھر سے بُلانے آیا اور کہا کہ اے مکّہ کے سردار! بشارت ہو تم کو تمہارے یہاں لڑکا پیدا
ؤا ہے کہ جس کے نُور سے تمام مکان روشن ہو گیا اور خوشبُو سے بس گیا۔ اور مکّہ کی گلی گلی چمک گئی
ور مہک گئی۔ یہ سُن کر حضرت عبدالمطلب مکان کی طرف خوشی خوشی تشریف لائے اور حضرت آمنہ سے
وچھا کہ میں اس واقعہ سے حیران ہوں خیال کیا کہ شاید خواب دیکھتا ہوں۔ لیکن نیند کا اثر آنکھوں میں
کل نہیں۔ اس لیے اس طرف آیا ہوں کہ یہ بات سچ ہے یا میرا خواب و خیال ہے۔ حضرت آمنہ نے
رمایا سب سچ ہے اور جو عجائبات نظر سے گزرے تھے وہ سب بیان کیے تو حضرت عبدالمطلب نے
کمال شوق دیکھنا چاہا۔ حضرت آمنہ نے فرمایا کہ ابھی تمہارے دیکھنے کی اجازت نہیں ہے مُحافظانِ
یب سے تاکید ہے کہ جب تک تمام فرشتے ان کی زیارت سے مشرّف نہ ہولیں اس وقت تک اور
سی کو اجازت نہ ہوگی۔ یہ سُن کر حضرت عبدالمطلب ناخوش ہونے لگے۔ ناچار حضرت آمنہ نے اس طرف
شارہ کیا جہاں آپ جلوہ فرما تھے۔ عبدالمطلب نے اس طرف قدم بڑھایا۔ فوراً ایک شخص غیب
سے تلوار کھینچ کر سامنے آیا اور سخت آواز سے دھمکایا کہ عبدالمطلب ڈر کر کانپنے لگے اور اُلٹے ہٹ
ئے۔ ہر چند یہ ماجرا قریش سے بیان کرنا چاہا لیکن زبان نے کام نہ دیا۔ مجبوراً چُپ رہے۔
منقول ہے کہ آپ کی پیدائش کے وقت تمام بُت اوندھے منہ گر پڑے۔ نوشیرواں بادشاہِ عجم
کے محل میں زلزلہ آیا اور شق ہو گیا۔ چوّدہ کنگرے اس کے ٹوٹ گئے۔ شیاطین کے تخت اُلٹ دیئے
گئے۔ سلاطین کی قوتِ ناطقہ سلب ہو گئی اور پارسیوں کا آتش کدہ جس میں ہزار برس سے آگ جلتی
تھی بالکل بجھ گیا۔ دریائے ساوہ جو عراق و عجم میں درمیانِ ہمدان اور قم کے چھ کوس چوڑا تھا بالکل خشک
ہو گیا۔ صحرائے سماوہ جس میں ہزاروں برس سے پانی کی بُوند نہ تھی اس میں ایک ندی جاری ہو گئی
لہ وہ ایک بڑی ندی ملکِ شام میں مشہور ہے۔ اللہ اللہ

قصیدہ

جب عرب کے چمن میں وہ نورِ خدا ہر طرف اپنا جلوہ دکھلانے لگا
کُفر غارت ہوا بُت گرے ٹوٹ کر مُنہ پہاڑوں میں شیطاں چھپانے لگا
کیا بشر کیا مَلک کیا زمیں کیا فلک عرش سے فرش تک شرق سے غرب تک
دیکھ کر نُورِ حق ہر کوئی یک بیک آمد آمد کا مژدہ سنانے لگا

ڈلیاں رحمتوں کی گرجنے لگیں نوبتیں شادمانی کی بجنے لگیں
دین کی فوجیں ہر سمت سجنے لگیں پرچم اسلام کا جگمگانے لگا
ہر طرف نورِ ایزد ہویدا ہوا جس نے دیکھا وہی دل سے شیدا ہوا
جب عرب میں وہ محبوب پیدا ہوا سب کو جتنے حسیں تھے گھٹانے لگا
ھر تو بحرِ شریعت میں موجیں اٹھیں چار جانب نبوت کی فوجیں اٹھیں
وب اللہ سے باتیں ہونے لگیں پاس روح الامینؑ آنے جانے لگا
کنگرے قصر کسریٰ کے گرنے لگے ڈوبتے کلمہ پڑھ پڑھ کے ترنے لگے
آگ آتش کدوں کی بجھانے لگا خشک صحرا میں پانی بہانے لگا
ونگھ کر بھینی بھینی وہ خوشبوئے تن دیکھ کر رحمتِ حق چمن در چمن
ہ کے اَنتَ نَبِیْ پڑھ کے صلِّ علیٰ بلبلِ خوش نوا چہچہانے لگا
موم پتھر ہوا بول اٹھے جانور الٹا سورج پھرا ہو گیا شق قمر
رفع حاجت کو ایک جا کیے دو شجر انگلیوں میں سے چشمہ بہانے لگا
تھ بوبکرؓ عمرؓ اور عثمانؓ تھے پنجتن پاک پہنچے گلی در گلی
ں ہیں یہ مدعا اے خدا کر بھلی منہ سے ہر ایک کلمہ پڑھانے لگا
جیسے تاروں میں جلوہ ہو ماہتاب کا وہ پرا باندھ کر چار اصحاب کا
سید حارستہ کسی کو بنانے لگا دل کسی کا ادا سے لبھانے لگا
اکبر خستہ کی چار ہیں التجا ان میں سے کوئی پوری ہو بہر خدا
یا تو جلوہ دکھا یا مدینے بلا۔ ورنہ خدمت میں رکھ دل ٹھکانے لگا

روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن **عوف** رضی اللہ عنہ کی والدہ ارشاد فرماتی ہیں کہ جس
پیدا ہوتے ہی سب سے پہلے ہاتھوں پر حضرت کو لیا۔ وہ میں تھی آپ نے اسی وقت الحمد للہ فرمایا
ں کے جواب میں غیب سے یَرْحَمُکَ اللہ کہا اور اسی وقت ایک نور ایسا چمکا کہ اس کی روشنی
ں ملکِ شام کے شاہی محل نظر آئے۔

روایت ہے عثمان ابی العاص کی ماں فاطمہ سے کہ آپ کی پیدائش کے وقت میں وہیں
ں میں نے ایک ایسا نور دیکھا کہ تمام گھر اس سے روشن ہو گیا اور ستارے آسمان سے اتنے جھکے
سمجھی کہ اب زمین پر گر پڑیں گے۔

روایت ہے سفیان ہذلی سے کہ اس رات ہمارا قافلہ مُلکِ شام کی راہ میں تھا۔ صبح ہوتے ہی آرام کے لیے ایک مقام پر قیام کیا اور قصد کیا کہ سو رہیں۔ سب نے دیکھا کہ دفعتہً ایک سوار زمین و آسمان کے درمیان میں معلق ہوا اور ندا کی اے سونے والو اُٹھ بیٹھو کہ یہ وقت سونے کا نہیں ہے کیا نہیں جانتے ہو کہ اس وقت سید کائنات علیہ الصّلوٰۃ نے ظہورِ اجلال فرمایا۔ اسلام کا ستارہ چمکا اور کُفر کی تاریکی دُور ہوئی۔ راوی کہتا ہے کہ ان واردات سے ہم سب کو خوف معلوم ہوا جب مکّہ میں سب اپنے گھر واپس آئے تو معلوم ہوا کہ عبد المطلب کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے اور اس کا نام محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم ہے ؂

درُود و سلام اے خدا بھیج بے حد	بر روحِ محمّد و آلِ محمّد
پڑھو درُود پڑھو عاشقو درُود پڑھو	درُود سے کبھی غافل نہ ہو درُود پڑھو

روایت ہے کہ آپ کی والدہ فرماتی ہیں کہ پیدا ہوتے ہی ایک سفید ابر کا ٹکڑا نُورانی آسمان سے زمین پر اُترا کہ جس میں سے آوازیں آدمیوں اور گھوڑوں کی آتی تھیں۔ وہ بادل حضرتؐ کو میرے پاس سے اٹھا کر لے گیا۔ اور کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ سیر کراؤ محمّد صلّے اللہ علیہ وسلم کو تمام زمین کی اور مشرق و مغرب کی طرف پھراؤ اور انبیاء کی پیدائش کے مقامات میں لے جاؤ اور آدمیوں اور فرشتوں اور جانوروں وغیرہم سب پر ظاہر کر دو تاکہ ان کا نام اور صُورت پہچانیں اور کوئی پُکارنے والا پکارتا تھا کہ ان کی کنجیاں نبوّت اور نصرت اور خزانۂ عالم کی اخلاق سب پیغمبروں کے دو۔ آپ کی والدہ فرماتی ہیں کہ بعد ایک ساعت آپ کو میرے پاس پھر لائے اور غیب سے آواز آئی۔ کیا خوب کیا خوب محمّد صلّے اللہ علیہ وسلم تمام دنیا پر متفرّر ہوئے اور کوئی مخلوق ایسی باقی نہ رہی کہ جو آپ کے قبضہ سے باہر ہو اور جو کمالاتِ ظاہری و باطنی اور مراتبِ صوری و معنوی سب انبیاء کو الگ الگ عنایت ہوئے تھے وہ سب آپ کی ذات والا صفات میں موجود ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات میں سے بنی آدم کو اشرف و افضل بنایا وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ اور ان سب سے مومنین و صالحین اور اولیاء اور انبیاء کو انتخاب کیا اور ان کُل میں سے جناب احمد مصطفےٰ صلّے اللہ علیہ وسلّم کو چھانٹ لیا ازل سے اب ابد تک تمام خوبیوں کی خوشبو سے مہکتا ہوا کوئی ایسا پھُول گلشن کائنات میں کھلا ہے نہ کھلے گا ؂

جب باغِ جہاں کے مالی نے کی دیکھا بھالی پھُولوں کی
اک پھُول کو اس میں چھانٹ لیا تھیں جتنی ڈالی پھُولوں کی

وہ پھول عرب کے گلشن کا سب پھولوں سے خوشبو والا
جس نے کھل کر اس عالم میں اک شان نکالی پھولوں کی

اس گُل کا محمد نام ہوا جس سے تازہ اسلام ہوا
شاخ اس نے کاٹی کانٹوں کی بیل اس نے ڈالی پھولوں کی

اس کی ہی مہک سے مہکی ہے اس کی ہی چمک سے چمکی ہے
ہے جتنی نکہت غنچوں کی ہے جتنی ڈالی پھولوں کی

جنت سے اسے نسبت کیا ہے یہ میرے گُل کا روضہ ہے
یاں رنگ جُدا ہے پتوں کا یاں شان نرالی پھولوں کی

ہے رشک جگر کے زخموں کو حسرت ہے دل کے داغوں کو
روضہ پہ شہ کے چڑھتے ہیں کیا شان ہے عالی پھولوں کی

طیبہ کا مالی کہلاؤں روضہ پہ چڑھانے کو آؤں
اک ہاتھ میں گجرا پھولوں کا اک ہاتھ میں ڈالی پھولوں کی

یہ مدح سرائے حضرت ہے اس سے اس کو کیا نسبت ہے
اکبر متوالا مولےٰ کا بلبل متوالی پھولوں کی

واقعات رضاعت

اس میں سب کا اتفاق ہے کہ سات دن آپ کی والدہ نے دُودھ پلایا۔ پھر چند روز ثویبہ ابولہب کی لونڈی نے دُودھ پلایا اور آپ کی کھلائی مقرر ہوئی اور یہ وہی لونڈی ہے کہ جس کو ابولہب نے مژدۂ ولادت شریف اس سے سن کر آزاد کیا تھا اور کہہ دیا تھا کہ جا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دُودھ پلانا۔ روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ابولہب کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ اے دشمنِ رسولؐ تیرا بعد مرنے کے کیا حال ہے۔ ابولہب نے بیان کیا کہ ہمیشہ سخت سخت عذابوں میں مبتلا رہتا ہوں۔ لیکن پیر کی رات کو ان دو انگلیوں سے دوزخ میں پانی پینے کو ملتا ہے۔ جن سے میلادِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی میں ثویبہ کو آزاد کرنے کا اشارہ کیا تھا اور میرے عذابوں میں کمی ہو جاتی ہے اور اس رات مجھے ایسی راحت نصیب ہوتی ہے کہ چھ دن کا عذاب بھول جاتا ہوں۔ مسلمانو! ذرا انصاف کرو کہ جب ایسا کافر دشمنِ رسولؐ کہ جس کی مذمت

کلام اللہ گواہ ہے۔ میلادِ محمدی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی خوشی میں عذاب سے نجات پائے تو جو مسلمان کہ جان و مال اس میلاد شریف کی خوشی میں صرف کرے وہ اللہ تعالیٰ کے انعام و اکرام اور علیات سے محروم رہ سکتا ہے۔ یہ روایت احیاء العلوم اور مواہب اللدنیہ اور شرح شفائے قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ میں موجود اور منقول ہے

درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو		پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو

ریبہ کے بعد یہ دولتِ ابدی و سعادتِ سرمدی حضرت حلیمہ سعدیہ کو عنایت ہوئی۔ حلیمہ سے روایت ہے کہ جب آپ پیدا ہوئے ایک رات ہمارے قبیلہ میں غیب سے آواز آئی کہ اے بنی سعد کی عورتو! خبردار ہو اللہ تعالیٰ نے برکت نازل فرمائی ہے کہ ایک لڑکا قریش میں پیدا ہوا ہے اور وہ دن کا سورج اور رات کا چاند ہے۔ دوڑو اور جلدی کرو اور شتاب اس دولت کو لو۔ خوشا نصیب اس عورت کی جو اس کو دودھ پلائے۔ حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ میرے قبیلہ کی عورتوں نے جو سنا تو اپنے خاوندوں کو ساتھ لے کر مکہ کی طرف روانہ ہوئیں اور جلد جلد اپنی سواریوں کو تیز ہانکنے لگیں۔ حضرت حلیمہؓ فرماتی ہیں کہ میں بھی ساتھ روانہ ہوئی۔ مگر میری اونٹنی نہایت ضعیف اور سست تھی۔ ہر چند اس کو ہانکتی تھی لیکن وہ آہستہ چلتی تھی۔ اس وجہ سے میں پیچھے رہ گئی۔ جب میں مکہ پہنچی تو دیکھا کہ میرے قبیلہ کی عورتیں جو مجھ سے پہلے پہنچ چکی تھیں۔ انھوں نے قریش کے لڑکے جو سب سرداروں اور مالداروں کے تھے لے لیے۔ اور میں نے ہر چند تلاش کی کوئی لڑکا مجھ کو نہ ملا۔ تو نہایت رنجیدہ اور غمناک بیٹھی تھی۔ دفعتاً کیا دیکھتی ہوں کہ ایک مرد بڑی شان والے جن کے چہرے سے سرداری ظاہر ہوتی تھی کھڑے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ شخص کون ہیں۔ آدمیوں نے کہا مکہ شریف کے سردار عبد المطلب ہیں۔ پھر حضرت عبد المطلب نے بآوازِ بلند کہا کہ اے بنی سعد کی عورتو! تم میں سے کوئی باقی ہے جو ہمارے پوتے کو لے۔ حلیمہؓ فرماتی ہیں کہ میں جلدی سے بول اٹھی، فقط میں باقی ہوں، انھوں نے میرا نام پوچھا تو میں نے کہا حلیمہ، تو بولے کہ اے حلیمہ! میرا ایک پوتا ہے کہ اس کا نام محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ہے۔ بنی سعد کی عورتوں نے اسے یتیم جان کر نہیں لیا تو اسے لے لے۔ حلیمہ فرماتی ہیں کہ میں ان کے ہمراہ مکان میں پہنچی تو کیا دیکھتی ہوں کہ ایک بی بی کہ چہرہ ان کا جیسے چودھویں رات کا چاند ہو بیٹھی ہیں۔ معلوم ہوا کہ وہ آپ کی ماں ہیں۔ حضرت عبد المطلب نے میرا حال بیان کیا۔ سن کر نہایت خوش ہوئیں اور بہت تعظیم کی اور اس مکان میں لے گئیں جہاں حضرت آرام فرماتے تھے۔ ہرے ریشم کا بچھونا اور سفید ریشم کا رومال اوڑھے سو رہے تھے۔ اور اس نورانی جسم میں سے خوشبو مہک رہی تھی

جس وقت میری نظر آپ کے جمالِ باکمال پر پڑی۔ ہزار جان سے عاشق ہو گئی اور چاہا کہ جگاؤں قریب ہو کر اپنا ہاتھ آہستہ سے سینۂ مبارک پر رکھا۔ آپ نے آنکھیں کھول دیں اور میری طرف دیکھ کر مسکرائے میں نے دونوں آنکھوں کے بیچ میں بوسہ دے کر گود میں اُٹھالیا۔ اور اپنی داہنی طرف سے دودھ پیش کیا۔ آپؐ نے پیا۔ پھر میں نے چاہا کہ بائیں جانب کا بھی پلاؤں لیکن آپ نے نہیں پیا اور اپنے بھائی کے لیے چھوڑ دیا۔ اللہ اللہ یہ انصاف اور یہ عمر۔ **شعر**

طفلی میں بھی انصاف ہی سے دودھ پیا ہے | نصف آپ لیا نصف برادر کو دیا ہے
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو | درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

روایت ہے کہ بی بی حلیمہ آپؐ کو لے کر تین دن مکہ میں رہیں۔ پھر رخصت ہوئیں جب اپنے مقام پر آئیں اور ان کے شوہر نے حضرت کو دیکھا تو بہت خوش ہوئے اور سجدۂ شکر ادا کیا حضرت حلیمہؓ فرماتی ہیں کہ ہمارا قافلہ روانہ ہوا اور حضرت کو لے کر میں بھی چلی تو اونٹنی پر آگے حضرت کو لیا اور پیچھے شوہر کو بٹھا کر قصد کیا تو اونٹنی نے کعبہ کی طرف سجدے کیے اور چستی اور چالاکی سے چلی کہ سب ساتھیوں کی سواریاں پیچھے رہ گئیں اور اونٹنی اس دولتِ عظمیٰ اور نعمتِ کبریٰ کو لے کر کیسی اترانی ہوئی زبانِ حال سے یہ کہتی ہوئی چلتی تھی کہ **ابیات**

میں آج اپنے پیارے کو لے کر چلی ہوں | خدا کے دُلارے کو لے کر چلی ہوں
نصیبہ مرا ناز کرتا ہے مجھ پر | کہ روشن ستارے کو لے کر چلی ہوں
ہیں سب انبیاء اُن کا مُنہ تکنے والے | میں کُل کے سہارے کو لے کر چلی ہوں
ہوئے دو جہاں جس کے جلووں سے روشن | اُسی ماہ پارے کو لے کر چلی ہوں
چلی رقص کرتی وہ یہ کہہ کے اکبر | میں آج اپنے پیارے کو لے کر چلی ہوں

پیچھے جو رہ گئی تھیں یہ حال دیکھ کر وہ سب قبیلہ والیاں کہنے لگیں کہ اے حلیمہ! یہ کیا بات ہے کہ آتے وقت تو تیری اُونٹنی چل بھی نہیں سکتی تھی۔ اور اب یہ سب سے آگے آگے جاتی ہے۔ اور اب تو تیری اُونٹنی کی کچھ اور ہی شان معلوم ہوتی ہے۔ اب خدا کی قدرت دیکھیے کہ وہ اُونٹنی بولی اور کہنے لگی قسم خدا کی میرے اوپر خاتم الانبیاء حبیب پروردگار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار ہیں۔ **ابیات**

جس قدر ناز کروں آج مجھے زیبا ہے | کہ مری پشت پہ سردار رسولوں کا ہے
رحمتِ عام کو مکے سے چلی ہوں لے کر | میں بھی یکتا ہوئی راکب جو مرا یکتا ہے
آج وہ دن ہے کہ گردوں پہ زمیں ہنستی ہے | اس پہ اس شان سے یہ چاند جو آ نکلا ہے

ایسے نبرٹ کے بھلا کیوں نہ میں سہرے گاؤں | سب نبی جس کے براتی ہیں یہ وہ دُولہا ہے
پڑھو درُود پڑھو عاشقو درود پڑھو | درُود سے کبھی غافل نہ ہو درُود پڑھو

پھر حضرت حلیمہؓ فرماتی ہیں کہ میرے کان میں غیب سے آواز آئی کہ اے حلیمہؓ! اب تیرے نصیب جاگے
کہ تیری گود میں حبیبِ خدا احمدِ مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آئے ہیں جو تمام مخلوقات جن و بشر کے سردار ہیں
ان کی سب کائنات فرمانبردار ہوگی اور کہتی ہیں کہ جس منزل میں جاکر قیام کرتی آپ کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس
مقام کی گھاس اور درختوں کو سرسبز و شاداب کر دیتا۔ جب میں گھر پہنچی تو آپؐ کے قدم کی برکت سے میرے گھر میں
اور ساری بستی میں بہت برکت ہوئی اور میری بکریاں بیائیں اور کثرت سے دودھ دینے لگیں اور میرے سب جانور
موٹے تازے ہو گئے۔ جب میری قوم نے یہ حال دیکھا تو اپنی بکریوں کو ساتھ چرانے لگے اور میرے یہاں سے حضرت
کے پاؤں کا دھوون لے جاکر اپنے جانوروں کے حوضوں میں ڈالنے لگے تو ان کے جانور بھی موٹے تازے ہو گئے
اور کثرت سے دودھ دینے لگے اور میرے قبیلہ کی بکریاں حضرتؐ کو اکثر سجدہ کرتی تھیں اور پائے مبارک کو چومتی
تھیں اور اللہ تعالیٰ نے سب کے دل میں آپ کی محبت ڈال دی۔ اور سب کو آپؐ کا اعتقاد بڑھ گیا۔ جس کسی کو
کوئی بیماری ہوتی تو آپ کا ہاتھ اپنے جسم سے لگاتا مرض دُور ہو جاتا اور اس جگہ سے کہ جس جگہ ہاتھ لگتا تھا خوشبو
آنے لگتی تھی۔ اور حلیمہؓ فرماتی ہیں کہ جس روز سے آپؐ میرے یہاں تشریف لائے مجھے چراغ جلانے کی ضرورت
نہ رہی۔ آپؐ کے چہرۂ انور سے مکان روشن رہتا تھا اور جب کبھی اندھیری کوٹھڑی میں جانے کی ضرورت ہوتی تو
حضرتؐ کو گود میں لے جاتی تو وہ کوٹھڑی روشن ہو جاتی اور جو چیز مجھے لینی ہوتی بے تکلف اس نُور کی روشنی میں لے لیتی تھی۔

غزل

مبارک تجھے یہ بڑائی حلیمہؓ | بڑے علم والے کو لائی حلیمہؓ
ملا دین و دُنیا کا سردار تجھ کو | تری بات حق نے بنائی حلیمہؓ
یہ حلم و ثواب ان کے حصّہ میں آیا | کھلائی تو نبیؐ ہے دائی حلیمہؓ
بنی سعد کا دشت رشکِ چمن ہے | گُلِ ہاشمی چُن کے لائی حلیمہؓ
وہ اللہ والا تری گود میں ہے | ثنا گر ہے جس کی خدائی حلیمہؓ
دیئے کی ضرورت نہ مشعل کی حاجت | عجب روشنی تو نے پائی حلیمہؓ
بنی سعد کی عورتوں کو حسد ہے | بڑی دولتیں لُوٹ لائی حلیمہؓ
جو حور و ملک کو میسّر نہیں ہے | وہ نعمت ترے ہاتھ آئی حلیمہؓ

تری گود میں وہ گُلِ مطلب	کہ طالب ہے جس کی خدائی حلیمہؓ
نبیؐ تجھ سے راضی خدا تجھ سے راضی	بڑی کی یہ تو نے کمائی حلیمہؓ
ہوئیں مشکلیں ساری آسان اکبر	بنی جب محمدؐ کی دائی حلیمہؓ

اور جیسے بچوں کی عادت ہوتی ہے کہ بچھونوں پر پیشاب یا پاخانہ کرتے ہیں آپؐ نے اپنے بستر پر پیشاب یا پاخانہ نہیں کیا اور ہمیشہ نجاست سے کپڑے پاک رہے بلکہ معمول تھا کہ وقتِ مقررہ پر پیشاب یا پاخانہ سے فراغت فرماتے اور پہلے سے اشارہ کر دیتے تھے اور جب زمین پر پیشاب یا پاخانہ واقع ہوتا تھا تو فوراً زمین شق ہو جاتی تھی اور جب میں چاہتی کہ حضرتؐ کا مُنہ دُھلاؤں تو خود بخود غیب سے صاف ہو جاتا تھا۔ مجھے نہلانے دُھلانے پونچھنے کی حاجت نہ ہوتی تھی اور آپ کے بڑھنے کا یہ حال تھا کہ ایک دن میں اتنا بڑھتے تھے کہ اور لڑکے ایک مہینہ میں اور ایک مہینے میں اتنا بڑھتے تھے کہ اور لڑکے ایک برس میں اتنے بڑھتے تھے۔ چنانچہ دُوسرے مہینے آپ اپنے ہاتھوں کے زور سے گھٹنوں چلنے لگے اور پانچویں مہینے اپنے پاؤں کی قوّت سے اچھی طرح چلنے پھرنے لگے اور نویں مہینے بفصاحت تمام کلام کرنے لگے اور سب سے پہلے یہ کلام فرمایا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلاًط پھر نہایت عقلمندی کی باتیں فرمانے لگے کہیں لڑکوں کو کھیلتے دیکھتے تو منع فرماتے اور اگر لڑکے کھیلنے کو آپؐ سے کہتے تو آپؐ فرماتے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے کھیلنے کو نہیں پیدا کیا۔

غزل

جو لڑکے بہم جا بجا کھیلتے تھے	نہ ان میں کبھی مصطفیٰؐ کھیلتے تھے
روایت ہے اکثر محلّوں کے لڑکے	جو مکّہ کی گلیوں میں آ کھیلتے تھے
سجھاتے تھے ان کو بھی راہِ ہدایت	عجب کھیل وہ رہنما کھیلتے تھے
کہیں لات ماری کہیں توڑ ڈالا	بُتوں میں رسولؐ خدا کھیلتے تھے
صنم توڑے تختِ شیاطین اُلٹے	وہ ہر کھیل قدرت نما کھیلتے تھے
کھلونے بنے چاند سورج نبیؐ کے	اشاروں پہ سوئے سما کھیلتے تھے
تھی عرفاں کی گیند اور وحدت کا بلّا	وہ میدانِ ہُو میں سدا کھیلتے تھے
نہ کھیلے تھے وہ کھیل نبیوں نے اکبر	جو یہ خاتم الانبیاءؐ کھیلتے تھے

اور بچپن سے یہ عادت تھی کہ جو چیز اُٹھاتے وہ سیدھے ہاتھ سے اور بسم اللہ کہہ کر اُٹھاتے اور تمام شجر و حجر

ٓپ پر درُود و سلام بھیجتے تھے ؂

پڑھو درُود پڑھو عاشقو درُود پڑھو	درُود سے کبھی غافل نہ ہو درُود پڑھو

حلیمہؓ فرماتی ہیں کہ کبھی چاند سے باتیں فرماتے تھے اور جس طرف انگلی سے اشارہ کرتے تھے چاند
سی طرف پھر جاتا تھا۔ فرشتے آپ کو جھُولا جھلاتے تھے ۔ یہ حلیمہؓ سعدیہ قبیلہؓ بنی سعد سے تھیں اور یہ خاندان
فصاحت و بلاغت میں ضرب المثل ہے ۔ چنانچہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ میں افصح العرب
ہوں اس لیے قریش میں پیدا ہوُا اور بنی سعد میں نشو و نما پائی ۔ **روایت** ۔ حلیمہؓ سے ایک دن آپ نے
فرمایا کہ کیا سبب ہے کہ بھائی دن کو گھر میں نہیں رہتے ۔ حلیمہؓ بولیں دن کو بکریاں چرانے جایا کرتے ہیں ۔ فرمایا
کل سے ہم بھی بکریاں چرانے جایا کریں گے ۔ حضرت حلیمہؓ سعدیہ کو آپ کے کمالات بابرکات دیکھ کر بے حد محبت
ہو گئی تھی یہ چاہتی تھیں کہ ایک گھڑی جُدا نہ ہوں اس لیے بہلاتی تھیں اور پیارے الفاظ سے آپ کو لوریاں
دے کر سُلاتی تھیں اور زبانِ حال سے یہ فرماتی تھیں ۔

لوری

یہ حلیمہؓ کہہ رہی تھیں مرے گلعذار سو جا
ترے جاگنے کا صدقہ مری جانِ زار سو جا

تجھے دے رہی ہوں لوری کرتی ہوں پیار سو جا
راتوں کو جاگتا ہے مرے ہوشیار سو جا

بنی سعد کا قبیلہ ہوُا باغ باغ تجھ سے
مرا دُودھ پینے والے گُلِ نَو بہار سو جا

مرا دل ہو تجھ پہ واری مری جان تجھ پہ صدقے
مرے نورِ عین سو جا مرے شیر خوار سو جا

ہے یہ عین وقتِ راحت مرے سینہ سے لپٹ جا
آنکھوں میں نیند کا ہے تیرے خمار سو جا

ہے یہ گرمیوں کا موسم کڑی دُھوپ پڑ رہی ہے
نہ جا بکریاں چرانے سوئے کوہسار سو جا

جُھولا جُھلا رہے ہے تجھے کہہ کہہ کے یہ فرشتے
آرام کر حبیبِ پروردگار سو جا

تری چاند سی جبیں پر مری روح ہو تصدق
تری مست انکھڑیوں پر مری جاں نثار سو جا

کیا جانیں کیا کریں گی تری سُرمگیں نگاہیں
ہیں یہ غافلوں کے حق میں بڑی ہوشیار سو جا

ہے یہ وعدہ اس کا سچّا اللہ بخش دے گا
اُمّت کے مارے اتنا نہ ہو بے قرار سو جا

ہوُا اور رحم پائے شہ پر تو کہا خدا نے اکبر
ترا اتنا جاگنا ہے مجھے ناگوار سو جا

لیکن حضورِ انور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے منظور نہ فرمایا اور حضرت حلیمہؓ کو دل شکنی بھی پسند نہ ہوئی اور
آپؐ کا مُنھ ہاتھ دھویا ۔ بالوں میں کنگھی کی، سُرمہ لگایا کپڑے سفید پہنائے اور ایک ہار مہرہ مستی کا نظر بد

کے خیال سے گلے میں ڈالا۔ آپؐ نے اسی وقت وہ ہار نکال کر پھینک دیا اور فرمایا کہ میرا حافظ حقیقی میرے ساتھ ہے اور نگہبان ہے۔ پھر آپؐ عصا لے کر بھائیوں کے ساتھ ہو لیے اور جنگل میں آبادی کے قریب ہی بکریاں چرانے میں مشغول ہوئے۔ دوپہر کے وقت بیٹا حلیمہؓ سعدیہ کا دوڑتا روتا پیٹتا بدحواس گھر میں آیا اور کہا کہ اے اماں! بھائی حجازی کی جلد چل کر خبر لے۔ شاید ہی ہے کہ تو اس کو زندہ پا سکے۔ حلیمہؓ یہ سُن کر گھبرائیں اور کہا کہ تو ان کا مفصل حال بیان کر۔ اس نے کہا کہ وہ ہمارے ساتھ جنگل میں تھے ناگاہ دو شخص آئے اور ان کو اٹھا کر لے گئے اور پہاڑ پر لے جا کر ان کا پیٹ چاک کیا اور آگے کا کچھ حال مجھے نہیں معلوم کہ کیا گزرا۔ یہ سُن کر حلیمہؓ اور اس کا شوہر سخت حیران و پریشان ہوئے اور دونو بیتابانہ پہاڑ کی طرف دوڑے۔ جب آپؐ کے پاس پہنچے تو صحیح و سالم پایا اور دیکھا کہ آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں اور چہرۂ مبارک متغیر ہو رہا ہے۔ حلیمہؓ کو دیکھ کر آپ نے تبسم فرمایا۔ حلیمہؓ دوڑ کر لپٹ گئیں اور خوب پیار کیا اور ماجرا دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا اے مادرِ مہربان! میں بھائیوں کے ساتھ چراگاہ میں کھڑا تھا کہ دفعتاً دو شخص ہیبت ناک صورت سفید کپڑے پہنے ہوئے آئے۔ کہتے ہیں کہ وہ جبرائیلؑ و میکائیلؑ تھے۔ بھائیوں کے پاس سے مجھے پہاڑ کی طرف اٹھا لائے۔ ایک کے ہاتھ میں ابریق نقرہ دوسرے کے ہاتھ میں طشتِ زمردیں تھا کہ جو برف سے لبریز تھا۔ ایک نے بہ لطف و مہربانی تکیہ دے کے میرا سینہ ناف تک چاک کیا اور میں دیکھتا تھا کہ کچھ درد و الم مجھے معلوم نہیں ہوا۔ پھر پیٹ میں ہاتھ ڈال کر آنتیں نکالیں اور برف کے پانی سے دھو کر اپنی جگہ پر رکھ دیا۔ پھر دوسرا شخص اپنے ساتھی سے بولا کہ بس ہٹ جاؤ۔ اب جو حکم میرے لئے ہے اس کی تعمیل کروں اس نے بھی میرے پیٹ میں ہاتھ ڈالا اور میرے دل کو اپنے مقام سے نکالا اور چاک کر کے ایک نقطہ سیاہ خون آلودہ اس میں نکال کر پھینک دیا اور کہا ھذا حظ الشیطان منك یا حبیب اللہ ط یعنی اے حبیب اللہ کے، یہ شیطان کا حصہ ہے تجھ سے، بعد اس کے میرے دل کو معرفتِ حق اور یقینِ صادق اور نورِ ایمان سے بھر کر اپنے مقام پر رکھ دیا اور ایک نورانی خاتم سے مُہر کی اور ہاتھ میرے سینے کے شگاف پر پھیرا۔ جس کا اثر میرے جسم کی رگوں اور جوڑوں میں اب تک معلوم ہوتا ہے اور وہ شگاف فوراً بھر گیا اور سینہ جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا اور ایک خط سینہ سے ناف تک باقی تھا ؎

	پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو		درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو	

بی بی حلیمہؓ آپ کو پہاڑ سے گھر لے گئیں اور یہ ارادہ کیا کہ آپؐ کو مکہ پہنچا دیا جائے۔ حلیمہؓ کہتی ہیں کہ رات کے وقت غیب سے آواز آئی کہ اب خیر و برکت بنی سعد سے جاتی ہے اور بطحائے مکہ تجھے خوشخبری ہو کہ نور اور روشنی اور زیب و زینت تجھ میں پھر آتی ہے۔ القصہ آپ کو مکہ پہنچا دیا۔ حضرت عبدالمطلب آپ کو دیکھ کر بہت مسرور ہوئے اور حلیمہؓ کے ساتھ کمال احسان و انعام و اعزاز سے پیش آئے اور اس قدر مال و زر دیا کہ مالا مال کر دیا۔ لکھا ہے

کہ حضرت حلیمہؓ سعدیہ پھر دوبار خدمت میں حاضر ہوئیں۔ ایک دفعہ نبوت سے پہلے حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے زمانہ میں اور حضرتؐ نے ان کو بہت کچھ دے کر رخصت کیا اور دُوسری بار جنگِ حنین کے دن۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تعظیم کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنی چادرِ مبارک کا ان کے لئے بچھونا کیا اور بہت احسان اور بخشش کی۔ پھر حضرت حلیمہؓ اپنے خاوند اور لڑکیوں سمیت مسلمان ہوئیں ؛

پڑھو درُود پڑھو عاشقو درُود پڑھو	درُود سے کبھی غافل نہ ہو درُود پڑھو

حُلیہ شریف

خِلقت تمام اعضائے رئیسہ مبارک کی اعتدال پر تھی اور اعضا کا اعتدال مزاجِ اقدس کے اعتدال پر دلالت کرتا ہے۔ قد آپؐ کا میانہ گویا بوستانِ لطافت کا ایک نہایت زیبا تو نہال ہے۔ اور اس میں معجزہ یہ تھا کہ جب سامنے آپؐ تشریف لاتے تو سب آدمی آپؐ کے مقابلہ میں پست نظر آتے اور جب تنہا ہوتے میانہ قد معلوم ہوتے اور جب سب کے بیچ بیٹھتے تو آپؐ کے مونڈھے سب سے بلند ہوتے۔ دُوسرے یہ کہ آپؐ کے قدِ مقدس کا سایہ نہ تھا۔ چاندنی میں نہ سُورج کی دُھوپ میں۔ روایت ترمذی و حاکم ؛۔ سر آپ کا بڑا تھا۔ لیکن اس قامتِ زیبا پر نہایت موزوں اور خوشنما تھا۔ بال آپؐ کے گھونگر والے اور نورانی ایسے تھے کہ چمکتے تھے اور خوشبو کی لپٹیں آتی تھیں۔ اور ایک معجزہ بالوں کا یہ بھی ہے کہ اگر انھیں دھو کر بیماروں کو پلاتے تو شفا پاتے تھے۔ پیشانی ایسی نُورانی تھی کہ جیسی اندھیری رات میں چاند روشن ہو۔ چہرۂ انور آپ کا صاف و شفاف اور روشن تھا کہ ہر چیز کا عکس اس میں معلوم ہوتا تھا اور گول تھا حضرت مولانا عبدالسمیع صاحب بیدل رحمۃ اللہ علیہ نے خوب لکھا ہے۔ اللہ پاک ان سے خوش ہو کر جزائے خیر عطا فرمائے آمین یا رب العالمین

ابیات

پتلی پتلی بھویں تھیں خوش منظر	ہوئے قرباں ہلالِ عید ان پر
ناک آلائشوں سے پاک ایسی	شمع کی لو بلند ہو جیسی
رہتیں آنکھیں بغیر سُرمہ سیاہ	کثرتِ شرم سے زمیں پہ نگاہ
دونو آنکھوں میں سرخ ڈورے تھے	اور رخسار گورے گورے تھے
گول چہرہ تھا پیاری صورت تھی	سُرخی آمیز گوری رنگت تھی
خطِ مشکیں تھا آپؐ کا گنجان	اور کشادہ تھے آپؐ کے دندان

لب سے گویا ٹپکتی رحمت تھی — پشت پر خاتمِ نبوّت تھی
خوش نما صاف لمبی تھی گردن — گویا چاندی کی تھی ڈھلی گردن
سینہ چوڑا تھا آپ کا ہموار — اور شکم صاف مطلع الانوار
تھا بدن صاف آپ کا بے مُو — تھی پسینہ میں عطر کی خوشبُو
جوڑ اعضا کے تھے بہت مضبوط — ایک سے ایک خوشنما مربُوط
لمبی لمبی تھیں اُنگلیاں زیبا — ہاتھ نرمی میں غیرتِ دیبا
تلوا پاؤں کا تھا بہت گہرا — رہتا چلنے میں خاک سے اُونچا

آپؐ کے حُسنِ بے مثال اور جمالِ باکمال کا عالم یہ تھا کہ صحابہؓ قسم کھا کر فرماتے تھے اقسم باللّٰہ لم ار قبلہ ولا بعدہ مثلہ یعنی خدا کی قسم آپ سے پہلے اور آپ سے پیچھے آپ کی مانند نہیں دیکھا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ما رایتُ شیئًا احسن مِن رسُولِ اللّٰہ کَاَنَّ الشمس تجری فی وجھہ یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے خوبتر کوئی شے نہیں دیکھی۔ گویا آفتاب کا نُور آپ کے چہرہ میں جاری ہو رہا ہے۔ اللہ اللہ آپ کے حُسن وجمال کو دیکھ کر دل بے تاب ہو جاتے تھے۔ نگاہیں تڑپ جاتی تھیں۔

قصیدہ

دیکھے ترا جلوہ تو تڑپ جائے نظر بھی — روشن ہیں ترے نُور سے سورج بھی قمر بھی
دی طائروں نے تیری رسالت کی گواہی — بول اُٹھے ترے حکم سے پتھر بھی شجر بھی
جس وقت چلے تم ہوئے خوشبُو سے معطر — کوچے بھی مکانات بھی دیوار بھی در بھی
محبوبِ دو عالم ہے کدھر دیکھئے دیکھے — مشتاق نگاہوں کے ادھر بھی ہیں اُدھر بھی
ہاں او خدنگ انداز ہمیں چھوڑ نہ بسمل — صدقے ترے اک تیرِ نظر اور ادھر بھی
دے ڈالیں گے جاں شربتِ دیدار کے بدلے — مرنے پہ تو مِلتا ہے تو ہم جائیں گے مر بھی
اک مَیں ہی نہیں سب ہیں ترے چاہنے والے — اللہ بھی حوریں بھی فرشتے بھی بشر بھی
حقّا ہے تری یاد سے آباد زمانہ — گلزار بھی آبادیاں بھی بحر بھی بر بھی
اُف اُف یہ تری گرمئ رفتار سوئے عرش — جل جاتے ہیں اس آگ میں جبریلؑ کے پر بھی
پھرتا ہوں تصوّر سے مدینے کے چمن میں — گھر بیٹھے ہوئے سیر بھی کرتا ہوں سفر بھی

اک دم میں وہ حل کرتے ہیں ہر عقدۂ لاحل	وابستہ اشاروں میں قضا بھی ہے قدر بھی
ڈیوڑھی پہ بھکاری ہیں کھڑے آس لگائے	یا شاہِ دو عالم نظرِ لطف ادھر بھی
کیا وقتِ عبادت ہے سہانا اٹھو اکبرؔ	ہیں نغمہ سرا حمد میں مرغانِ سحر بھی

وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَالنَّھَارِ اِذَا تَجَلّٰی اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ قسم ہے رات کی جب پردہ ڈالے اور قسم ہے دن کی، جب روشن ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جناب رسُول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے اندھیری رات سے زیادہ کالے گیسوؤں اور اُجلے دن سے زیادہ روشن رخساروں کی قسم کھائی ہے اوران کی بہاریں اوران کی پھبن ان کے دردمندوں سے پوچھئے جن کی نگاہوں نے یہ مزے لوٹے ہیں ؎

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ	قصیدہ	عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ

واللیل کی خوشبو سے مہکتے ہیں یہ کالے۔ اے گیسوؤں والے
ہر موئے تن اپنا ترے گیسو کی بلا لے۔ اے گیسوؤں والے
کتنا ہی گنہگار ہو کیسا ہی سیہ کار۔ پُرسش نہ ہو زنہار
رحمت سے جسے اپنی تو کملی میں چھپالے۔ اے گیسوؤں والے
اندھوں کو نظر آئیں پھر احمد کے کُل انداز۔ کُھل جائیں یہ سب راز
دم بھر کے لیے میم کا پردہ جو اُٹھا لے۔ اے گیسوؤں والے
اب بارشِ رحمت کے لئے آ کے جھکا ہے۔ پہچان لیا ہے
سایہ ہے ترے قد کا نہیں بال یہ کالے۔ اے گیسوؤں والے
جو اُمّتِ عاصی کے گناہوں کا ہے دفتر۔ رکھ دے مرے سر پر
یہ بوجھ ہے بھاری مرے سر تیری بلا لے۔ اے گیسوؤں والے
چل چل کے تری راہ میں قیمت ہوئی افزوں۔ اب دینے لگے خوں
گوہر سے بنے لعل مرے پاؤں کے چھالے۔ اے گیسوؤں والے
کہتی ہے خدائی تجھے کونین کا خواجہ، امداد کو آجا!
کون آئی ہوئی سر پہ بلائیں مری ٹالے۔ اے گیسوؤں والے
یہ گور کی منزل بڑی پُرخوف دخطر ہے۔ ہر طرح کا ڈر ہے
بے کس کی یہاں کون خبر تیرے سوا لے۔ اے گیسوؤں والے

عیبوں سے مرے ہند وہ تاریک ہوا ہے ۔ اقدام بلا ہے
صدقے ترے اکبر کو مدینے میں بُلا لے ۔ اے گیسوؤں والے

دیگر

دے اپنی محبت کے شرابوں کے پیالے اے گیسوؤں والے
قربان ترے اپنا ہی دیوانہ بنا لے ۔ اے گیسوؤں والے
میرے دلِ صد چاک کا توشانہ بنا لے ۔ اے گیسوؤں والے
حسرت ہے تری زُلف کے بالوں کی بلا لے ۔ اے گیسوؤں والے

قطعہ

جبریلؑ سے خالق نے کہا جاؤ سویرے ۔ محبوبؐ سے میرے
یہ کہنا کہ آ وصل میں خلوت کا مزا لے ۔ اے گیسوؤں والے
راجاؤں کے سر پر ہے بنایا تجھے راجہ ۔ معراج ہے آجا
اب کھول دیئے سات سماوات کے تالے ۔ اے گیسوؤں والے
ہم نے تو تجھے دیکھ لیا دیکھ لے تو بھی جو ہم میں ہے خوبی
آنکھوں میں ذرا سُرمہ مازاغ لگالے ۔ اے گیسوؤں والے
حضرتؐ نے کہا حق سے یہ جاکر مرے غفّار ۔ امّت ہے گنہگار
فرمایا کہ غم اس کا نہ کر بخش دیا لے ۔ اے گیسوؤں والے
بخشا تری امّت کو کہیں ذِکر نہ کرنا ۔ کچھ فکر نہ کرنا
یہ ساری خدائی ہے بس اب تیرے حوالے ۔ اے گیسوؤں والے
جس منزلِ محمود میں تو جلوہ فگن ہے ۔ وہ رشکِ چمن ہے
اکبرؔ کی دعا ہے ، اکبر کو بُلا لے ۔ اے گیسوؤں والے

دُرود و سلام اے خدا بھیج بے حد	بر روحِ محمدؐ و آلِ محمدؐ
پڑھو دُرود پڑھو عاشقو دُرود پڑھو	دُرود سے کبھی غافل نہ ہو دُرود پڑھو

از روئے احادیث کل مقدّس و متبرک مقاموں سے چار مقام افضل مانے گئے ۔ ایک مکہ شریف

ایک مدینہ شریف، ایک عرشِ معلّٰی، ایک بیت المقدس۔ اور ان چاروں میں سے مدینہ شریف افضل مانا ہے اور یہ فضیلت اور عظمت مدینہ کی زمین کے اس ٹکڑے کی وجہ سے ہے کہ جس میں جسم پاک جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ملا ہوا ہے۔ یہ ٹکڑا سب سے افضل و اعلیٰ انور و اطہر ہے اور یہ تمام خوبیاں اور ساری برکتیں حضور پُرنور جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے پاک قدم کی بدولت ہیں ؎

قصیدہ مدینہ شریف

نبیؐ کے قدم آئے سوئے مدینہ
بڑھی عرش سے آبروئے مدینہ

نہیں بھاتیں واعظ مجھے اور باتیں
کیئے جایئے گفتگوئے مدینہ

ذرا سیکھو رضواں یہ جنت نہیں ہے
چلو سر کے بل ہے یہ کوئے مدینہ

سفید و سیہ میں ہے جس کا اُجالا
ہے اس میں وہی ماہ روئے مدینہ

خدا کی قسم کھائیں سب اور خدا خود
قسم جس کی کھائے ہے کوئے مدینہ

گریباں میں منہ ڈال کر اپنا دیکھے
ہے فردوس کیا روبروئے مدینہ

مبارک ہو لے کر مجھے کس ادا سے
مدینہ چلی آرزوئے مدینہ

ہو دل تیرے صدقے نظر تیرے قربان
حبیبِؐ خدا ماہ روئے مدینہ

دکھا بلبلِ روحِ اکبرؔ کو یا رب
بہارِ گلستانِ کوئے مدینہ

دیگر

ہے مرنے پہ بھی آرزوئے مدینہ
مری خاک ہو خاکِ کوئے مدینہ

ہے حسرت مری روح کو بن کے قمری
میں کوکوں سدا کو بکوئے مدینہ

کبھی بابِ جبریلؑ پہ نغمہ سنجی
کبھی نعت خواں روبروئے مدینہ

یہ جنت سے تعبیر کرتے ہیں جس کو
ہے ویرانہ اک چار سوئے مدینہ

مریضوں کو نسخہ طبیبوں کو مژدہ
ہے خاکِ شفا خاکِ کوئے مدینہ

تمنا ہے یا رب دکھا دے سنگھا دے
تجلّئ محبوب بوئے مدینہ

مرے پاؤں اور خاک صحرائے طیبہ
مرا سر ہو اور خاکِ کوئے مدینہ

ہو آنکھوں میں ٹھنڈک اور کلیجے میں ٹھنڈک
ترے نور سے ماہ روئے مدینہ

مدینہ بنے میرا دل یا الٰہی
مدینہ بنیں ہو ماہ روئے مدینہ

جو اکبر یہ چاہے کہ ہو جائے روشن	لگا آنکھ میں خاک پائے مدینہ

ارشادِ فیض بنیاد وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ اور ہم نے تمہارا ذکر بلند کیا۔ اس آیتِ مقدس سے بھی اللہ تعالیٰ کو جناب رسول علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی جیسی محبت ہے اس کا خوب پتہ چلتا ہے۔ آپ کے ذکرِ پاک کی رفعت اللہ اللہ یعنی تمام قرآن شریف میں آپ کے خطابوں، آپ کے اسمائے پاک کی آرائش ہے جنت کے درختوں، قبوں، خیموں، عرش کی پیشانی پر آپ کے ذکرِ خیر کی زیبائش ہے۔ اور زمین پر مسجدوں میں آپ کے ناموں کی پانچوں وقت پکار، ممبروں پر خطبوں میں آپ کی مدائح کا اظہار ہر ملک میں آپ کا شہرہ ہر زبان میں آپ کا ذائقہ، خانقاہوں میں آپ کے اوراد و اشغال ذکر و فکر کی ھُو حق، درس گاہوں میں آپ کے حسن و جمال خلق و کمال کا سبق، وعظ کی مجلسوں میں آپ کے تذکرے اور مناجاتیں، مولود شریف کی محفلوں میں آپ کے سوانح اور نعتیں ہیں ؛

نعت

نعتوں کے مضامیں کی ہو جلوہ نما ڈالی
اکبر انہیں پھولوں کی چن چن کے سجا ڈالی

اس شان سے حضرت کے سر پہ چڑھا ڈالی
کلیوں کے بنا گجرے پھولوں کی بنا ڈالی

دیوان کا ہر صفحہ کشتی ہے جواہر کی
توصیف محمدؐ کی ہے سب سے سوا ڈالی

بیماریٔ عصیاں کا پتا نہ لگا رکھا
جب تیری شفاعت نے صحت کی ہوا ڈالی

مسرور ہوئیں آنکھیں پُر نور ہوئیں آنکھیں
جس جس نے محمدؐ کی خاکِ کفِ پا ڈالی

رضواں تری جنت کے طیبہ سے ہیں کب اچھے
پتوں سے ملا پتے ڈالی سے ملا ڈالی

نازاں نہ ہوں کیوں عاصی حضرتؐ کی شفاعت پر
سب آگ گناہوں کی رحمت سے بجھا ڈالی

اے منکرو دیکھو تو ہر نخل کو جھک جھک کر
تعلیمِ محمدؐ کا دیتی ہے پتا ڈالی

ستار ترے آگے کیا پیش کرے عاجز
عیبوں کی جو گٹھڑی تھی رحمت نے چھپا ڈالی

انگور کی جا دل ہیں۔ بادام کی جا آنکھیں
منظور یہ [illegible] محبوبِ خدا ڈالی

اے ابرِ کرم اب تو رحمت کا کوئی چھینٹا
ارمانوں کی سب کھیتی حسرت نے جلا ڈالی

اس روضہ پہ اے اکبر فردوس کے پھولوں کی
طاقوں میں بنا جالی، جالی میں سجا ڈالی

معجزات جناب رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم

ہیں دونوں جہان تابع فرمانِ محمدؐ	اللہ سے کم سب سے بڑی شانِ محمدؐ
رتبے میں ہے یہ عرشِ معلّٰی سے بھی اونچی	اللہ غنی کرسیٔ ایوانِ محمدؐ

معجزہ :- ایک عورت ایک شخص کو لائی جو پیدائشی گونگا تھا اور ایک لفظ کبھی اس کی زبان سے نہیں نکلا تھا۔ جب حضورؐ نے اس سے دریافت کیا کہ میں کون ہوں۔ تو وہ گونگا کہتا ہے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ط شعر

جب گنگ نے کی آپ کی تصدیقِ رسالت	پھر کیوں نہ ہو کونین ثنا خوانِ محمدؐ

معجزہ :- ایک چرواہا جنگل میں بکریاں چرا رہا تھا۔ جناب رسول اللہ علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم جو ادھر تشریف لے گئے تو ایک بھیڑیے نے اس چرواہے کو خبر دی کہ تیرے جنگل میں رسولِ خدا تشریف لائے ہیں تو ان کے حضور میں حاضر ہو اور تیری بکریوں کی میں حفاظت کروں گا۔ چرواہا یہ خبر سن کر فوراً حضور میں حاضر ہوا اور ایمان لا کر قربان ہونے لگا۔ شعر

کی بھیڑیے نے دشت میں گلّہ کی حفاظت	چرواہا بھی ہونے لگا قربانِ محمدؐ

معجزہ :- ایک مریض مستسقی جس کو جلندھر کا مرض تھا حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم میں نے بہت علاج کئے لیکن میرے مرض کو شفا نہیں ہوتی۔ اسی وقت حضورؐ نے تھوڑی سی خاک زمین سے لے کر اور اس میں تھوڑا لعابِ دہن ملا کر دیا اور اس نے کھایا اور کھاتے ہی صحت ہو گئی اسی طرح ایک نابینا حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم میری آنکھوں کے صدہا علاج ہوئے لیکن صحت نہیں ہوئی۔ حضورؐ نے کچھ پڑھ کر آنکھوں پر دم کیا تو آنکھیں اسی وقت پٹ سے کھل گئیں سُبْحَانَ اللّٰہ شعر

بیمار کو اچھا کرے نابینا کو بینا	صدقے ترے اے چشمۂ فیضانِ محمدؐ

معجزہ :- حضورِ پاکؐ کا ایک غلام سفینہ نام کہیں جا رہا تھا۔ جنگل میں پہنچ کر راستہ بھول گیا سامنے سے کیا دیکھتا ہے کہ شیر غرّاں چلا آتا ہے یہ دیکھ کر بہت گھبرایا اور کہنے لگا۔ کہ میں جناب محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا غلام ہوں اور راستہ بھول گیا ہوں۔ شیر نے حضرتؐ کا نام سنتے ہی گردن جھکا لی اور دُم ہلا کے آگے ہو لیا۔ یہاں تک کہ راستہ پر لا کھڑا کیا۔ اور آہستہ آہستہ کچھ بولا اور سلام کر کے چل دیا۔ سُبحان اللہ۔ شعر

ہیں شیرِ زیاں حضرِ غلامانِ محمدؐ		گمراہی کے دریا کو سفینہ سے ترایا

معجزہ:۔ ایک اونٹ نے حضورؐ کو سجدہ کر کے عرض کیا کہ میرا مالک مجھ پر بہت لادتا ہے اور چارہ کم دیتا ہے۔ حضورؐ نے اس کے مالک کو بلا کر اس کی سفارش کر دی کہ اس پر بوجھ کم لادا کر اور پیٹ بھر کر چارہ دیا کر۔

معجزہ:۔ اسی طرح ایک روز حضورؐ ایک باغ میں تشریف لے گئے وہاں ایک اونٹ نہایت شریر تھا۔ جو کوئی باغ میں جاتا تھا اُسے کاٹنے دوڑتا۔ حضورؐ کو جو اس نے دیکھا سامنے آ کر سجدہ کیا اور حضورؐ نے اس کی ناک میں نکیل ڈال دی۔ وہ اونٹ حضورؐ کی برکت سے نہایت غریب و رسیدھا ہو گیا

معجزہ:۔ ایک دن بہت سے اصحابؓ و انصارؓ حضور کے ساتھ تھے۔ ایک بکریوں کے گلّے کے قریب پہنچے تو بکریوں نے حضورؐ کو سجدہ کیا۔ **شعر**

حیوانِ بیاباں تھے مسلمانِ محمدؐ		سجدہ کوئی کرتا تھا کوئی پڑھتا تھا کلمہ

معجزہ:۔ ایک اعرابی نے حضورؐ سے معجزہ طلب کیا کہ اگر تم واقعی نبی ہو تو معجزہ دکھاؤ۔ حضورؐ نے فرمایا اچھا فلاں درخت کو بلاؤ۔ اعرابی نے درخت کے قریب جا کر کہا کہ تجھے وہ شخص بلاتے ہیں۔ وہ درخت اپنی جگہ سے آ کر بولا **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ** ۔ یہ دیکھ کر وہ اعرابی حیران ہو گیا اور کہا کہ اچھا اب اسے اپنی جگہ واپس بھیج دیجئے حضورؐ نے فرمایا کہ اے درخت اپنی جگہ چلا جا۔ یہ سن کر وہ درخت جھکا اور سجدہ کر کے اپنی جگہ جا لگا۔ سبحان اللہ۔ **شعر**

اشجار بھی پہچانتے ہیں شانِ محمدؐ		سجدہ کیا اور لوٹ گیا اپنی جگہ پیڑ

معجزہ:۔ ایک قصبہ میں حضورؐ تشریف فرما تھے وہاں کئی معجزے ظاہر ہوئے۔ ایک عجیب و غریب معجزہ یہ ہے کہ ایک عورت حضورؐ کا امتحان لینے حاضر ہوئی۔ چنانچہ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی مثنوی شریف میں یہ معجزہ تحریر فرمایا ہے۔ طوالت کے خیال سے کل شعر تحریر نہیں کئے ہیں۔ اور عورت جس وقت حضور میں پہنچی تو ایک لڑکا دو مہینے کا اس کی گود میں تھا۔ وہ لڑکا خود بخود کہنے لگا۔ السلام علیکم یا رسول اللہ!

مادرش از خشم گفتش ہیں، خموش	کیت انگند ایں شہادت را بگوش
ایں کیت آموخت اے طفلِ صغیر	کہ زبانت گشت در طفلی جریر
گفت حق آموخت وانگہ جبرئیل	در بیاں جبرئیلم من رسیل
پس رسولش گفت اے طفلِ رضیع	چیست نامت باز گو و شو مطیع
گفت نامم پیش حق عبد العزیز	عبد عزا پیش ایں یکمشت حیز
من ز عزا پاک و بیزار و بری	حق آنکہ داد ایں پیغمبری

دو ماہ کے لڑکے نے دی حضرتؐ کی گواہی | جس وقت کہ دیکھا رُخ تابانِ محمدؐ

معجزہ:- ایک روز ابوجہل چھ کنکریاں مُٹھی میں چھپا کر لایا۔ اور کہنے لگا۔ **مثنوی شریف**

سنگہا اندر کفِ بوجہل بود | گفت کاے احمد بگو ایں چیست زود
گر رسولی چیست در دستم نہاں | چوں خبر داری ز راز آسماں
گفت چوں خواہی بگویم کاں چہاست | یا بگویند آں کہ ما حقیم وراست
گفت بوجہل آں دوم نادر تراست | گفت حق آرے ازاں قادر تراست
گفت شش پارہ حجر در دست تست | بشنوا ز ہر یک تو تسبیح درست
ازمیانِ مشت او ہر پارہ سنگ | در شہادت گفتن آمد بے درنگ
لَا اِلٰہ گفت و اِلَّا اللّٰہ گفت | گوہر احمد رسول اللہ سفت
گفت نبود مثل تو ساحر دگر | ساحراں را سر تولی و تاج سر

چھ کنکروں نے صاف پڑھا کلمہ طیب | بوجہل نہ لایا مگر ایمان محمدؐ

معجزہ:- ایک لکڑی کا ستون مدینہ طیبہ کی مسجد میں تھا۔ جس پر جناب رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم خطبہ پڑھا کرتے تھے۔ جب ممبر تیار ہو گیا تو حضورؐ اس پر تشریف لے جا کر خطبہ شروع فرمانے ہی کو تھے کہ

مثنوی شریف

استن حنانہ از ہجرِ رسولؐ | نالہ می کرد ہے چو اربابِ عقول
درمیانِ مجلسِ وعظ آں چناں | کز وے آگہ گشت از پیر و جواں
در تحیر ماند اصحابِ رسولؐ | کز چہ مے نالد ستوں با عرض و طول
گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستون | گفت جانم در فراقت گشت خون
از فراقِ تو مرا چوں سوخت جان | چوں نہ نالم بے تو اے جانِ جہاں
مسندت من بودم از من تاختی | بر سرِ ممبر تو مسند ساختی
گفت خواہی کہ ترا نخلے کنند | شرقی و غربی ز تو میوہ چنند
یا دراں عالم حقت سرو ے کند | کہ تر و تازہ بمانی تا ابد
گفت آں خواہم کہ دائم شد بقاش | بشنو اے غافل کم از چوبے مباش

قطعہ

جب رونے لگا استنِ حنانہ یہ کہہ کر	اٹھتا نہیں اب صدمۂ ہجرانِ محمدؐ
چمکار کے وہ چیز عطا کی جو طلب کی	اللہ و غنی خلق فراوانِ محمدؐ

معجزہ:- حضورؐ کے پائے مبارک کے نیچے پتھر کا موم ہو جانا تو مشہور معجزہ ہے۔ ایک یہ کہ ایک مرتبہ رات کو مکہ معظمہ کے بڑے بڑے کفار حاضر تھے اور چودھویں رات کا چاند روشن تھا۔ کفار نے عرض کیا کہ حضرتؐ معجزہ دکھلائیے کہ اس چاند کے آسمان پر دو ٹکڑے ہو جائیں تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ حضرتؐ نے اسی وقت کلمہ شریف کی انگلی اٹھا کر چاند کی طرف اشارہ فرمایا۔ فوراً چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ شعر

پتھر تو ہے موم ہوں مہتاب کے دو ٹکڑے	ہے ارض و سماوات میں فرمانِ محمدؐ

معجزہ:- ایک مرتبہ حضورؐ جنگل کو تشریف لے جا رہے تھے کہ آواز آئی یا رسول اللہ! آپ نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک ہرنی بندھی ہے اور شکاری پڑا سوتا ہے۔ حضورؐ وہاں تشریف لے گئے اور دریافت کیا کہ کیا کہتی ہے۔ ہرنی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے اس شکاری نے یہاں باندھ رکھا ہے اور اس پہاڑ پر میرے بچے بھوکے رو رہے ہیں۔ اگر مجھے تھوڑی دیر کے لئے چھوڑ دیں تو دودھ پلا آؤں۔ حضورؐ نے اسی وقت اس ہرنی کو کھول دیا ادھر تو وہ ہرنی دودھ پلانے گئی اور ادھر شکاری جاگا اور پوچھا کہ وہ میری ہرنی کہاں گئی۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اپنے بچوں کو دودھ پلانے گئی ہے ہم نے چھوڑ دیا ہے۔ وہ ابھی دودھ پلا کر واپس آتی ہے۔ اثنائے گفتگو میں کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ہرنی اپنے دونوں بچے ساتھ لے کر آ رہی ہے۔ شکاری نے جو دیکھا کہ ہرنی آ گئی ہے حیران ہو گیا اور پڑھنے لگا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اس تمنا میں کہ حضورؐ مجھ سے خوش ہو جائیں ہرنی کو مع بچوں کے چھوڑ دیا۔ اب وہ ہرنی مع بچوں کے کودتی اچھلتی پھرتی تھی اور کہتی تھی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔ شعر

یہ رحم کہ صیاد سے ہرنی کو چھڑایا	بچے نہ ہوں کیوں اس کے ثنا خوانِ محمدؐ

معجزہ:- ایک شخص ایک لڑکے کو جو اسی دن پیدا ہوا تھا حضور میں لایا۔ حضورؐ نے اس بچے سے دریافت فرمایا۔ میں کون ہوں۔ شعر

گویا ہوا وہ طفل کہ تم سچے نبی ہو	کیا شان ہے اے صلِّ علیٰ شانِ محمدؐ

معجزہ:- غزوۂ خندق میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا۔ اور ان کی بی بی نے پونے تین سیر جو کا آٹا تیار کیا۔ جس وقت گوشت دیگ میں چڑھا دیا تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور میں حاضر ہو کر چپکے سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

م نے آپ کی دعوت کا سامان کیا ہے۔ آپ دو چار صحابہ کرامؓ کے ہمراہ تشریف لے چلیں۔ حضورؐ نے باآوازِ بلند پکار دیا اور تمام اہلِ خندق سے کہہ دیا کہ آج جابرؓ نے یہاں سب کی دعوت کی ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جابرؓ سے فرمایا کہ تم چلو اور میں جب تک نہ پہنچوں چولھے سے دیگ نہ اُتارنا اور نہ روٹی پکانا۔ جس وقت حضورؐ تشریف لائے تھوڑا لعابِ دہن دیگ میں اور خمیر میں ڈال دیا اور حکم دے دیا کہ دس دس آدمیوں کو بٹھا کر کھلاتے جاؤ چنانچہ حضرت جابرؓ نے ایسا ہی کیا۔ اس لشکر کے تمام آدمی جو کہ ایک ہزار سے زیادہ تھے سب شکم سیر ہو کر کھا گئے اور حضرت جابرؓ کا بیان ہے کہ میں نے دیگ کو دیکھا تو قسم خدا کی اسی طرح بھری ہوئی جوش مارتی تھی۔ اور آٹا جتنا تھا اسی قدر برتن میں بھرا ہوا نظر آتا تھا۔ ذرا بھی کم معلوم نہیں ہوتا تھا۔ اسی طرح ایک غزوہ میں پانی نہیں رہا تھا حضورؐ نے اپنی انگشتِ مبارک ایک جگہ زمین پر رکھی وہاں فوراً چشمہ جاری ہو گیا اور لشکر نے خوب سیر ہو کر پیا۔ شعر

غزووں میں کھلایا بھی پلایا بھی مگر پاس	جز نامِ خدا کچھ نہ تھا سامانِ محمدؐ
کھل جائیں ترے عیب یہ ممکن نہیں اکبرؔ	کافی ہے چھپا لینے کو دامانِ محمدؐ
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

اور بے انتہا معجزے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مشہور و معروف ہیں یعنی مختون و ناف بریدہ پیدا ہوئے۔ جنت کی حوریں دایہ بن کر آئیں۔ جسمِ اطہر کی خوشبو اور نور سے عالم معطر و منور ہو گیا۔ سترِ مبارک کبھی نہ کھلا۔ جو کھلتا تو فرشتے چھپا دیتے۔ چاند سے گہوارہ میں باتیں کیں جدھر کروٹ لی اُدھر پھر گیا۔ پسینہ وہ خوشبودار کہ ایک دلہن کے لگایا کئی پشت تک اس کی اولاد سے خوشبو نہ گئی۔ اور اس کا گھر بیت العطار مشہور ہوا۔ جس کوچے میں نکلتے معطر و منور ہو جاتا۔ ڈھونڈنے والوں کو دریافت کرنے کی ضرورت نہ رہی۔ کمرِ مقدس سے پٹکا نکل گیا۔ ہجرت کی رات کو کافروں کو دیکھتے ہوئے آنکھوں کے سامنے سے تشریف لے گئے کسی کو نظر نہ آئے ہمیشہ دھوپ میں بادل سایہ کئے رہتا۔

کہیں گر دھوپ میں محبوبؐ جاتا	تو ابر آ کر وہیں چھاتا لگاتا

اور فرماتے ہیں۔ جو میں دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھتے۔ جو میں سنتا ہوں تم نہیں سنتے۔ آگے پیچھے یکساں دیکھتے تھے۔ سوتے جاگتے یکساں سنتے تھے۔ آپ کا سونا جاگنے سے بہتر تھا۔ دندانِ مبارک سے نور جھڑتا تھا۔ ایسا کہ کھوئی چیز مل جاتی تھی۔ سبحان اللہ

ترے دنداں ہیں درِ عدنی، میرے پیارے رسولِ مدنی
صدقے قامت پہ سرد چمنی، میرے پیارے رسولِ مدنی
تو نے کعبہ میں جلوہ دکھا کر   دونو عالم کو [illegible] پیدا [illegible]

شان کردی عیاں ذوالمننی، میرے پیارے رسولِ مدنی

رشکِ جنّت ہے تیرا مدینہ، مُشک و عنبر سے بہتر پسینہ
ترے قد پہ فدا گُل بدنی، میرے پیارے رسولِ مدنی

لا کے قرآن رنگ دی خدائی، میٹھے لفظوں کی لذّت چکھائی
شہدِ جنّت تھی شیریں سخنی، میرے پیارے رسولِ مدنی

ایک عالم کو کلمہ پڑھایا، لات ٹھوکر سے اپنی گرایا
بُت خانوں میں کی بُت شکنی، میرے پیارے رسولِ مدنی

حضر کا فخر دُنیا میں آیا، بھولے بھٹکوں کو رستہ دکھایا
دُور کردی غریب الوطنی، میرے پیارے رسولِ مدنی

ہو ارنج و الم جب زیادہ، کیا اُمّت کی بخشش کا وعدہ
نہ کی حق نے تری دل شکنی، میرے پیارے رسولِ مدنی

ایک دنداں کے بدلے میں توڑے، دانت اپنے دہن میں نہ چھوڑے
تھے وہ عاشق اویسؓ قرنی، میرے پیارے رسولِ مدنی

تو وہ ظلِّ خدائے جہاں ہے، تیرے سایہ میں کون و مکاں ہے
کیجئے دل میں جلوہ فگنی، میرے پیارے رسولِ مدنی

گفتار دما نطق کے شہد و شیریں کہ عسل کی کیا اصل ہے۔ آواز وہاں پہنچی کہ جہاں بشر کی پہنچنا ناممکن۔ قریب و بعید کے لوگ آپ کا وعظ یکساں سُنتے تھے۔ سلمہؓ ابن اکوع جنگِ خیبر میں ایسے زخمی ہوئے کہ لوگوں نے جانا مر گئے۔ اور پنڈلی ٹوٹ گئی۔ آپ نے دستِ مبارک پھیر دیا۔ ٹوٹی ہوئی پنڈلی جُڑ گئی اور کھڑے ہو گئے۔ آپ نے انسؓ بن مالک کے کھاری کنوئیں میں تھوک دیا وہ میٹھا ہو گیا۔ جس بچہ کے منہ میں ذرا سا لعابِ دہن ڈالا وہ دن بھر سیر رہا دُودھ نہ مانگا۔ مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ روحی فداہ کی آنکھیں جنگِ خیبر کے روز دُکھنی تھیں۔ لعابِ دہن لگا دیا شفا ہو گئی۔ وفات شریف ہونے کے ایک عرصہ بعد تک میدانِ کربلا میں سخت دھوپ تھی اور جنگل تپ رہا تھا اور وہاں روحی فداہ حضرت سیّدنا امام حسین علیہ السلام تین روز کے پیاسے تشنگی سے بے چین تھے۔ آپ نے رونق افروز ہو کر اپنی زبانِ مبارک ان کے مُنہ میں دی۔ فوراً تسکین ہو گئی۔ مضمون حدیث ترمذی شریف اتانی اللیلۃ ربّی الیٰ آخرہ۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا ہے کہ میرے پاس میرا رب نہایت حسین صورت و صفت میں آیا اور مجھے گمان گذرا کہ

ہوتے ہیں یہ واقعہ ہوا اور میرے رب نے دریافت کیا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا تو واقف ہے کہ ملاء اعلیٰ والے ملائکہ کس بات میں جھگڑتے ہیں۔ میں نے کہا میں واقف نہیں تو میرے رب نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں شانوں کے بیچ میں رکھا جس کی سردی اپنے سینے اور گردن میں مجھے محسوس ہوئی اور جو کچھ زمینوں اور آسمان میں ہے وہ سب میں نے جان لیا۔ پھر دریافت کیا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) واقف ہے تو کہ ملاء اعلیٰ والے ملائکہ کس چیز میں جھگڑتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ ہاں جانتا ہوں۔ مزید برآں ارشاد فرمایا کہ اے میرے محبوبؐ اور علم طلب کریں میں نے عرض کیا رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا یعنی اے رب مجھے اور زیادہ علم عطا فرما۔ تو یہ شرف مرحمت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ فعلمتُ علم الاولین الآخرین یعنی اگلوں اور پچھلوں اور ازل اور ابد کے علم سے مشرف کیا گیا۔ اب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علمِ غیب کے منکروں سے پوچھئے کہ اب اللہ تعالیٰ نے تمام زمینوں اور آسمانوں اور ازل سے ابد تک کے تمام علوم عطا فرمائے تو علمِ غیب اور کون سے پردے کی بو ہے اور ان زمینوں اور ابد سے باہر کہاں کے حجاب میں مخفی ہے جس کا علم حضورؐ کو نہیں دیا۔ اور لیجئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وَالآخرۃ خیر لک من الاولیٰ یعنی تیری ابتدا سے انتہا بہتر ہے۔ حضورؐ کے مدارج میں ہر لحظہ ہر ساعت ابتدا سے ترقی ہوتی چلی آئی اور آخر تک مراتب زیادہ ہوتے چلے جائیں گے۔ اس ارشاد کو ساڑھے تیرہ سو برس کے قریب ہوئے اس وقت سے اب تک کیا کیا ترقی حضورؐ نے مرتبوں میں فرمائی ہوگی۔ خیر اللہ تعالیٰ ان منکروں کو ہدایت دے۔ شعر

پڑھو دُرود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو دُرود پڑھو

معجزات:۔ ابو رافعؓ کا پاؤں ٹوٹ گیا۔ آپؐ نے ہاتھ پھیر دیا۔ ٹوٹی ہڈی جڑ گئی۔ حارث بن انسؓ کے ایسا زخم ہوا کہ خون نہ تھمتا تھا۔ ہاتھ لگا دیا فوراً خون بند ہو گیا۔ جس نے آپ سے مصافحہ کیا۔ اس کے ہاتھ میں خوشبو بس گئی جس بچے کے سر پر ہاتھ پھیر دیا اس کا سر معطر ہو گیا۔ جلی ہوئی کھجور کی گٹھلی زمین میں بوئی وہ ہرا بھرا درخت ہو گیا۔ پھل آیا۔ ایک خرمے کا درخت دستِ مبارک سے لگایا اس میں تریاق کا اثر ہو گیا۔ جس نے اسے کھایا جادو اور زہریلے اثر سے محفوظ رہا۔ حدیبیہ کی جنگ میں انگشتِ مبارک سے پانی کی نہر جاری ہو گئی اور پندرہ سو آدمی سیراب ہو گئے۔ جنگ بدر و حنین میں کنکریاں جو مٹھی میں لے کر پھینکیں وہ تلواروں کا کام کر گئیں۔ پشتِ مبارک پر مہرِ نبوت ستارے کی طرح روشن۔ یہ شرف کسی نبی کو نہ ملا۔ جسم پاک پر کبھی مکھی نہ بیٹھی۔ آپ حیوانات کی بولیاں بخوبی سمجھتے تھے۔ تمام عمر آپ کو جمائی نہ آئی۔ آپ کو کبھی احتلام نہ ہوا۔ آپ کا براز کسی نے زمین پر نہیں دیکھا۔ زمین نگل جاتی اور دیر تک اس زمین سے مشک کی خوشبو آتی۔ فضلات آپ کے پاک و طاہر تھے۔ بحالتِ غسل بھی آپ کو اور مولائے کائنات علی کرم اللہ وجہہ کو مسجد میں سے بے تکلف آنا جا

ٹھہرنا جائز تھا۔ وہ خصوصیتیں جو مولائے کُل علیؑ کے ساتھ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلّم کو ہیں اور کسی کو نصیب نہیں
روایت ترمذی عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم لعلی
لایحل لاحل یجنب الخ روایت ہے ابن سعید سے کہا کہ فرمایا حضورؐ نے حضرت علی علیہ السّلام
کے واسطے کہ اے علیؑ سوائے میرے اور تیرے کسی کو جائز نہیں ہے کہ جنابت کی حالت میں اس مسجد میں قدم
رکھے۔ ایک روز مولائے کائنات علیہ السّلام ایک کھجور کے درخت کی جانب گزرے اس کھجور نے باواز
بلند کہا هذا محمّد سیّد الانبیاء هذا علی سیّد الاولیاء ابو الائمۃ الطّاهرۃ
یعنی یہ جناب قبلہ محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم رسولوں کے سردار ہیں اور یہ حضرت علی علیہ السّلام ولیوں کے سردار
اور پاک اماموں کے باپ ہیں ؛

	بردرِ محمّدؐ و آلِ محمّدؐ	درُود و سلام اے خدا بھیج بے حد	
	درُود سے کبھی غافل نہ ہو درُود پڑھو	پڑھو درُود پڑھو عاشقو درُود پڑھو	

مولائے کائنات حضرت علی علیہ الصّلوٰۃ کی وہ شان ہے کہ فرمایا جناب رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے انا
مدینۃ العلم وعلیؑ بابُها یعنی مَیں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس شہر کا دروازہ۔ علم سے مراد یہاں
معرفتِ الٰہی ہے۔ یعنی اللہ پاک کے پہچاننے کا۔ جو اس شہر میں داخل ہوگا وہ خدا کو پہچان لے گا۔ اور اس
شہر میں داخل ہونے کا دروازہ علیؑ ہیں۔ بغیر اس دروازے کے شہر میں نہ پہنچے گا۔ مطلب یہ ہے کہ علیؑ بغیر
رسولؐ اور رسولؐ بغیر خدا نہیں مل سکتا اور ارشاد ہے بقول بعض یہ حدیث موضوع ہے لحمك لحمی ودمك
دمی۔ اس کا خلاصہ یہ ہے شعر

من تو شدم تو من شدی من جاں شدم تو تن شدی تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری	

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ یعنی کہہ دے
محمّدؐ کہ اے مسلمانو! مَیں تم سے کارِ رسالت پر کوئی اجر نہیں مانگتا ہوں، لیکن میرے اہلِ بیت سے محبّت
کرو۔ حضرت ابنِ عباسؓ سے منقول ہے کہ دیگر صحابہؓ نے دریافت کیا کہ وہ اہلبیت خویش قریب کون کون
ہیں۔ جن کی محبّت کا حکم اللہ پاک خود فرماتا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ وہ علیؑ، فاطمہ، حسن، حسین رضی اللہ عنہم ہیں
صفحہ ۲۹۵) تفسیر حسینی جلد ثانی'

روایت ہے مقداد بن اسود سے کہ فرمایا حضرت رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے کہ معرفت
آلِ محمّدؐ کی چھٹکارا ہے آتش دوزخ سے اور آلِ محمّدؐ کی امان ہے عذاب سے۔ کتابِ شفا میں مرقوم ہے

عبداللہ بن مبارک نے کہا جس میں دو خصلتیں ہوں گی وہ عذابِ الٰہی سے نجات پائے گا۔ ایک سچ بولنا دوسرے محبت آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ؛

درود و سلام اے خدا بھیج بے حد پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	بروحِ محمدؐ و آلِ محمدؐ درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو
ہیں چودہ طبق تیری تجلیٰ سے منوّر بغداد میں مکّے میں مدینے میں نجف میں	ذرے ہیں ترے نور کے سورج بھی قمر بھی ہیں تیرے ہی جلوے نظر اُٹھتی ہے جدھر بھی

در تفسیر احمدی میں ہے کہ جاری ہوا ہے تواتر ساتھ ذکر صلوٰۃ آل کے بعد صلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے حتیٰ کہ اس پر اجماع ہو گیا ہے درود بغیر آل پر بھیجنے کے قبول ہی نہیں ہوتا ؛

درود و سلام اے خدا بھیج بے حد پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	بروحِ محمدؐ و آلِ محمدؐ درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

بے انتہا آلِ پاک کے فضائل ہیں۔ اس مختصر کتاب میں گنجائش نہیں اور مولائے کائنات حضرت علیؑ مشکل کشا کرم اللہ وجہہ کے نام نامی اور اسمِ گرامی نے تو وہ مقبولیت عامہ پائی ہے۔ ہر قوم، ہر فرقے، ہر مذہب میں دھوم ہے۔ کوئی مشکلکشا کے نام پر دوتے پر دونے بھرتا ہے۔ کوئی اڑی بھیڑ میں نیاز بولتا ہے۔ پٹا بازوں میں جو نعرہ حیدری یا حسینؑ کا شور ہے۔ کشتی میں، اکھاڑوں میں اسی نام کی برکت کا زور ہے۔ لڑائی میں یا علیؑ مدد کے نعرے بلند ہوتے ہیں۔ بڑے بڑے پہلوان بچھڑتے وقت یہی نامِ لیکر ارجمند ہوتے ہیں۔ کوچہ بکوچہ بچے بچے کی زبان پر یا علیؑ یا علیؑ ہے۔ فقیروں کی صدائیں یا علیؑ یا علیؑ ہر گلی ہے۔ کسی نے خوب کہا ہے۔ شعر

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے	عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

جنگ میں جو علیؑ علیؑ کر کے چڑھتے ہیں تو کامیاب ہو جاتے ہیں۔ دیہات میں یا علیؑ کر کھیلی کے گیت ہیں۔ کوئی حیدرِ کرار غیر فرار کے ڈنکے بجاتا ہے۔ کوئی لَا فتیٰ اِلَّا علی لَا سَیفَ اِلَّا ذوالفقار کی عظمت کے علم اُٹھاتا ہے۔ رسُول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے حقیقی نائب یہی ہیں۔ ان کی عجیب و غریب شانیں کیا بتاؤں کہ کیا ہیں۔ کہیں شیرِ خدا کہیں حاجت روا کسی کے مشکل کشا کسی کی کشتی کے ناخدا کسی مذہب کے خدا ہیں۔ میری تحقیق اور تجربے میں ابتدائے آفرینش سے آج تک ہزاروں نبیوں کے ساتھ تمام کائنات میں جیسا قبولیتِ عام کا سہرا باندھ کر اس دولھا کا نام نکلا ہے کسی ولی اللہ کا نام نہ نکلا ؛

درود و سلام اے خدا بھیج بے حد	بروحِ محمدؐ و آلِ محمدؐ

درُود سے کبھی غافل نہ ہو درُود پڑھو	پڑھو درُود پڑھو عاشقو درُود پڑھو
ہمرازِ محبوبِ خدا مولا علی مشکل کشا	اے بادشاہِ لافتےٰ مولیٰ علی مشکل کشا
ہے سب کا تم سے سلسلہ مولیٰ علی مشکل کشا	کیا اصفیا کیا اذکیا کیا اتقیا کیا اولیاء
صد مرحبا صد مرحبا مولیٰ علی مشکل کشا	شاہ زمن کعبہ وطن اژدر فگن خیبر شکن
کیا نام ہے نامِ خدا مولیٰ علی مشکل کشا	کیا شان ہے شانِ نبیؐ کیا آن ہے آنِ نبیؐ
ابرِ کرم بحرِ سخا مولیٰ علی مشکل کشا	نورِ صمد شیرِ احد ماہِ شرف شیرِ نجف
ٹھہیرے نصیری گے خدا مولیٰ علی مشکل کشا	تلوار دی اللہ نے دختر رسول اللہ نے
میری طرف بھی دیکھنا مولیٰ علی مشکل کشا	اس آنکھ سے جس آنکھ نے مخمور دو عالم کیے
مشکل میں ہوں آجاؤ یا مولیٰ علی مشکل کشا	رد ہو گئی اس کی بلا جس نے عقیدت سے کہا
آخر تو ہوں میں آپ کا مولیٰ علی مشکل کشا	کب تک صعوبت میں رہوں کب تک یہ رنج و غم سہوں
کیجئے مری امداد یا مولیٰ علی مشکل کشا	بے بس کڑی منزل میں ہوں بیکس کڑی مشکل میں ہوں
پھر دیکھنا دیتے ہیں کیا مولیٰ علی مشکل کشا	اکبر جو چاہے مانگنا وارث کا دیدے واسطہ

بردرِ محمدؐ و آلِ محمدؐ	درُود و سلام اے خدا بھیج بے حد
درُود سے کبھی غافل نہ ہو درُود پڑھو	پڑھو درُود پڑھو عاشقو درُود پڑھو

ناصر الابرار فی مناقب اہل بیت الاطہار میں لکھا ہے کہ حسنِ اعتقاد اہل بیت کی جناب میں لازمۂ ایمان اور رکنِ اسلام سے ہے۔ جو کوئی اس میں قصور کرے گا وہ دائرۂ اسلام و ایمان سے خارج ہو جائے گا۔ اور حسنِ اعتقاد یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر ایمان لانے کی طرح اہل بیت آل رسولؐ کی محبت کا فرض جانے اور بغض و کینہ ان سے مثل کفر کے حرام سمجھے اور ان کو یقیناً جنّتی جانے اور جب ان کا نام لے تو تعظیم و توقیر کے ساتھ لے اور ان کی بزرگی اور مراتب کا معترف رہے اور ان کے دوستوں کا دوست اور دشمنوں کا دشمن جانے۔ اور مناقب ان کے جو قرآن اور حدیث اور سیر سے ثابت ہوں انہیں دل سے سُنے اور سُنا دے اور تصانیف میں لکھے اور سب سادات سے اگرچہ وہ امّی ہوں اور حضرتؐ کے طریقے پر چلے ہوں تعظیم سے پیش آنا چاہیئے ٭

بردرِ محمدؐ و آلِ محمدؐ	درُود و سلام اے خدا بھیج بے حد

ارشادِ الٰہی ہے انّما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھّرکم تطھیرًا ط یعنی اللہ پاک ارادہ کرتا ہے کہ تم سے گناہ دور کر دے ۔ اے اہل بیت اور پورے طریقے سے تم کو

پاک کردے ہر معصیت سے۔ حضرت سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ اہل بیت مراد ہے حضرت علی و حضرت امام حسن و حضرت امام حسین علیہم السلام سے ؛

روایت ہے کہ ایک روز حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا گوشت کے سموسے بنا کر حضرتؐ کی خدمت میں لائیں۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے جانِ پدر علیؓ و حسنؓ و حسینؓ کو بھی بلاؤ تاکہ ہم سب مل کر کھائیں۔ جب سب آگئے اور کھانا کھالیا تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان چاروں نفس کو کملی میں داخل کر کے فرمایا کہ اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔ ان سے رجس کو دور فرما اور ان کو پاکیزہ کر۔ اسی وقت یہ آیتِ تطہیر نازل ہوئی۔ بعض تفسیروں میں لکھا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نماز کے وقت در فاطمہ رضی اللہ عنہا پر گزر فرماتے تھے تو یہ فرماتے جاتے تھے الصّلوٰۃ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ؛ ۶۰ تفسیر حسینی جلد ثانی

درود و سلام اے خدا بھیج بے حد	بر روحِ محمدؐ و آلِ محمدؐ
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

معراج

سُبحان الّذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً مّن المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے سیر کرائی اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجدِ اقصیٰ کی طرف رات میں۔ باقی اس کی تفصیل احادیثِ صحیحہ میں مرقوم ہے کہ جس کا قدر مشترک حد تواتر تک پہنچ گیا ہے۔ اگرچہ ایک ایک روایت خبر احاد ہے اس واسطے اس کے منکر کے واسطے کفر کا خوف ہے۔ اب ہم ان شکوک و شبہات کو رفع کریں کہ جو منکرین و ملحدین نے ظاہر کئے ہیں یعنی ملحد منش معراج جسمانی کا انکار کرتے ہیں اور جسم سے بیت المقدس تک آنحضرتؐ کا جانا مانتے ہیں اور آگے آسمان پر روح کا جانا ثابت کرتے ہیں اور یہ دلیل لاتے ہیں کہ معاویہ معراج کی نسبت یوں فرماتے ہیں **کان رویا صادقۃ** یعنی خواب سچا تھا اور حضرت عائشہ سے یہ منقول ہے **ما فقد جسم محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم لیلۃ المعراج** معراج کی رات جسم مبارک آنحضرتؐ کا گم نہ ہوا۔ اور قرآن مجید میں بھی اللہ پاک یوں فرماتا ہے **وما جعلنا الرّویا الّتی اریناک الّا فتنۃً للنّاس** یعنی جو خواب کہ اے نبی ہم نے تجھ کو دکھایا تھا اس کو لوگوں کے حق میں فتنہ بنا دیا۔ **الجواب** ان کی دلیل کا جواب یہ ہے اوّل تو یہ روایتیں کہ جو حضرت عائشہ رضؓ سے منقول ہیں ان کو احادیث صحاح کے مقابلہ ہیں کہ جن میں صاف جسم کے ساتھ آسمانوں پر جانا مذکور ہے صلاحیت نہیں

رکھنیں پس شاذ و نادر قرار دی جائیں گی۔ دوم اگر ان کو بہمہ وجوہ تسلیم بھی کیا جائے تب بھی مخالف کا مدعا ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سوائے معراج جسمانی کے خواب میں کئی مرتبہ معراج ہوئی تھی ؎

تا عرش کئی بار گئے آئے محمدؐ	بے کل رہے امت کے لئے ہائے محمدؐ

پس ہم یہ کہتے ہیں کہ تمہاری ان روایتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت صلعم کو خواب میں معراج ہوئی اور اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ کبھی بیداری میں جسم کے ساتھ معراج نہیں ہوئی۔ سوم معاویہؓ فتح مکہ میں ایک رات کے بعد ایمان لائے اور حضرتؐ کو کئی برس پہلے معراج ہوئی۔ سو ان کی روایت اس معاملہ میں ان صحابہؓ کے مقابلہ میں جو اس وقت موجود تھے معتبر نہیں۔ علیٰ ہذا القیاس حضرت عائشہ بھی ایک مدت کے بعد حضرتؐ کے نکاح میں آئیں یہ بھی اس وقت نہیں تھیں۔ چہارم حضرت عائشہؓ کے قول کا مدعا ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہم کہتے ہیں کہ اس کے یہ معنی ہیں کہ جسم روح سے جدا نہیں ہوا معہ جسم کے روح اوپر گئی اور قرآن شریف کی آیت کا یہ جواب ہے کہ خود بھی آیت ہمارے مدعا کے لئے دلیل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس معراج کی نسبت فتنہ فرمایا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ حضرتؐ کا خواب میں آسمانوں پر تشریف لے جانا فتنہ نہیں ہو سکتا کیونکہ خواب کی باتوں کو ایسا عجیب نہیں سمجھتے کہ ان کی تکذیب کر کے کافر اور مرتد ہو جاتے اور شور دغل مچاتے ہاں اگر کوئی جسم کے ساتھ بیداری میں افلاک پر جانا بیان فرماتا ہے۔ سو وہ ان لوگوں کے حق میں جو ضعیف الایمان ہیں فتنہ ہو گیا پس ضرور ہوا کہ رویا کے معنی اس آیت میں خواب کے نہ لئے جائیں۔ بلکہ رویت بصری مراد لی جائے نہ فقط رویا کچھ خواب ہی کے لئے مخصوص نہیں رویت سے مشتق ہے جس کے معنی دیکھنا ہے۔ اور ملحد لوگ اس دلیل سے آسمان پر جانا محال سمجھتے ہیں۔ کہ آسمان میں نہ دروازے ہیں نہ آسمان ٹوٹ پھوٹ سکتے ہیں کہ جو آپ توڑ پھوڑ کر اوپر تشریف لے گئے۔ ہم کہتے ہیں کہ قادر مطلق نے ایک کُن کے ساتھ دو عالم کو ظاہر کر دیا اور اس کو اب بھی ہر طرح کی قدرت ہے اور جب ہر طرح کی قدرت ہے۔ تو کیا مشکل ہے۔ جس صورت سے چاہا ایسا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع جسد اطہر کے تشریف لے گئے۔ کیونکہ یہ از خود رتق نہیں ہے۔ بلکہ ربودانت ہے۔ ایک یہ کہ انسان میں تزکیہ کرتے کرتے یہاں تک لطافت آجاتی ہے کہ جسم بمنزلہ اور لوگوں کی روح کے ہو جاتا ہے۔ پس آنحضرتؐ کہ تمام نفوس سے کامل تر ہیں۔ آپؐ کا جسم مبارک روح کا اثر رکھتا ہے اور لطیف چیزوں کا بے پھٹے ٹوٹے آسمانوں سے پار ہو جانا ایسا ہے جیسے نظر کا آئینہ سے پار ہو جاتا ؎

تن او کہ صافی تر از جان ما است	اگر شد بیک لحظہ آمد روا است

اور تزکیہ اور تصفیہ کا کامل ثبوت یہ ہے کہ آپ کا سایہ نہ تھا۔ اسی وجہ سے تھوڑے سے عرصہ میں عالم بالا پر تشریف لے گئے اور دوسرے پٹکا بھی آپؐ کی کمر مبارک سے نکل جاتا تھا۔ چونکہ اور انبیاء علیہم السلام کو

یہ لطافت اور درجۂ تزکیہ حاصل نہ تھا لہذا جسمانی معراج نہیں ہوئی ؞

آغاز

ارباب خبر نے وقوع واقعہ معراج میں عجیب عجیب نکات ولطائف لکھے ہیں ۔ مختصر یہ کہ اللہ پاک کو اپنے محبوب کی عظمت کا فرشتوں اور انسانوں اور جمیع مخلوق کو جتانا اور اپنی قربت کا خلعتِ خاص عطا فرمانا اور تمام نبیوں پر شرفِ امتیاز بخشنا منظور تھا ۔ چنانچہ عالم بالا کے سیر کے بارہ میں آیہ سبحان الذی اسریٰ اور قربت الٰہی کے بارہ میں نکتہ فکان قاب قوسین او ادنیٰ اور دیدار جمال ذوالجلال کے ثبوت میں کنایہ مازاغ البصر وما طغیٰ اور رموز واسرارِ الٰہی کی گواہی میں رمز فاوحیٰ الیٰ عبدہ مااوحیٰ اور ادراک انوار لامتناہی کی شہادت میں اشارہ ولقد رأیٰ من آیات ربہ الکبریٰ دلیل ناطق اور برہان ہے ۔ ایک یہ جب اللہ پاک نے زمین و آسمان کو پیدا کیا تو دونوں میں بحث ہوئی ۔ ہر ایک نے اپنی اپنی بڑائی کی دلیل لائی ۔ آسمان نے کہا میں رفعت رکھتا ہوں والسماء رفعھا زمین نے کہا میں بسط رکھتی ہوں ۔ وجعل الارض بساطا

نظم

فلک بولا کہ مجھ میں ماہ و خورشیدِ درخشاں ہیں
زمیں بولی کہ مجھ میں لعل ہیں گل ہائے خنداں ہیں

فلک بولا زمیں سے مجھ میں انوارِ الٰہی ہیں
زمیں بولی فلک سے مجھ میں اسرارِ الٰہی ہیں

فلک بولا کہ مجھ میں کہکشاں تاروں جڑی ہوگی
زمیں ہنس کر یہ بولی مجھ میں پھولوں کی لڑی ہوگی

فلک بولا گھٹا اٹھ کر مری تجھ کو گھٹا دے گی
زمیں بولی کہ مجھ کو عاجزی تجھ سے بڑھا دے گی

فلک بولا بلندی دی خدا نے ہر طرف مجھ کو
زمیں بولی ملا ہے خاکساری کا شرف مجھ کو

فلک بولا کہ تارے مجھ میں ہیں تاروں میں زینت ہے
زمیں بولی کہ غنچے مجھ میں ہیں غنچوں میں نکہت ہے

فلک بولا مرے اوپر ملائک کے محل ہوں گے
زمیں بولی کہ مجھ پر بیل بوٹے پھول پھل ہوں گے

فلک بولا ستاروں سے مزیّن میرا سینہ ہے
زمیں بولی کہ مجھ پر طور ہے مکّہ مدینہ ہے

فلک بولا کہ مجھ پر کرسی و عرشِ علیٰ ہوں گے
زمیں بولی کہ مجھ پر اولیاء و انبیاء ہوں گے

فلک بولا ستاروں کا مری منزل میں لشکر ہے
زمیں بولی کہ مسجد میں مری اللہ اکبر ہے

یہ سُن کر آسمان نے کہا میں قلعہ ہوں فلک جائے محل عرش رفیع مکان کرسی وسیع بام جبرئیلؑ و میکائیلؑ مسکن اسرافیلؑ و عزرائیلؑ صومعہ عیسیٰ مریمؑ مقام لوح و قلم مدرسۂ ادریس بیت المعمور تقدیس پھر تو خاک نمناک شرمندہ ہوئی اور کئی ہزار سال بایں حال رہی۔ لیکن جب سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پیدا ہوئے۔ تو زمین ہزار ناز و افتخار سے بولی کہ اے فلک دیکھ اب اس سلطانِ دوجہاں نبی آخر الزماں کے قدم پاک مجھ پر آئے ہیں۔ کہ جس کے سبب سے اللہ پاک نے دوجہاں بنائے ہیں۔ اب کہہ کہ میں بڑی ہوں یا تو؟ اب بتا کہ شرافت مجھے ہے یا تجھے؟

مجھ پہ پیدا ہوئے محبوبِ خدا یا تجھ پر	اب میں ہوں رحمتِ عالم سے سرافراز کہ تو
مجھ پہ ہیں فخرِ دو عالم کے قدم یا تجھ پر	اب کروں طالع بیدار پہ میں ناز کہ تو

آسمان لاجواب ہوا اور جناب الٰہی میں دعا کرنے لگا کہ یارب العالمین اس خاتم المرسلین کو یہاں بھی جلوہ گر فرما اور میری بلندی کو جو تو نے بخشی ہے خاک میں نہ ملا۔ اب میں اس شرافت سے خالی ہوں اگرچہ لاکھ طرح ظاہر میں زمین سے عالی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان کی دعا قبول فرمائی اور آنحضرتؐ کو معراج میں طلب کرکے آسمانوں کو بھی شرف بخشا تو یہ رات عجیب رات ہے۔ اس رات کی کیا بات ہے۔ اللہ پاک کی رحمتوں کا بے حد نزول ہے ہر کسی کو نقد مدعا وصول ہے۔ دونوں جہاں میں شانِ کرم کا نور ہے۔ طبقاتِ زمین و آسمان میں نور ہی نور ہے آج نیرنگی کا دولھا نیرنگی کی دولھن سے ہم آغوش ہے۔ خلوت خانہ توحید میں فرحت و انبساط کا جوش ہے جس محبوب پر وادیٔ ایمن میں ہزاروں پردے تھے آج بے نقاب ہے۔ وہ معشوق جس کی ادنیٰ جھلک نے

حضرت موسیٰؑ کو بے ہوش کیا تھا۔ اس رات بے حجاب ہے طالب سے مطلوب مطلوب سے طالب مسرت کی عید ملتے ہیں۔ غنچہائے وصل اس طرح چٹک چٹک کر کھلتے تھے تضمین بر غزل حضرت بیان خلد آشیاں :-

کملی اوڑھے ہوئے اے ناز کے پالے آجا		سُرمہ مازاغ کا آنکھوں میں لگا لے آجا
اے مرے عالم رؤیا کے اُجالے آجا		خواب میں زلف کو مکھڑے سے ہٹا لے آجا
	بے نقاب آج تو اے گیسوؤں والے آجا	
انبیاء میں سے کسی نے نہ یہ رتبہ پایا		تجھ پہ اللہ ہے یوسفؑ پہ زلیخا شیدا
کون ہے عرش مکاں کون ہے شاہِ دُوسرا		کون ہے ماہِ عرب کون ہے محبوبِؐ خدا
	اے دو عالم کے حسینوں سے نرالے آجا	

سبحان اللہ کیا رات ہے۔ اللہ اللہ کیا بات ہے یصلّون علی النّبیؐ کی ہر طرف دھوم ہے۔ بارش الطاف و کرم علی العموم ہے۔ خدا کو وجاہت، وجاہت کو نبوّت، نبوّت کو امّت، امّت کو شفاعت شفاعت کو رحمت، رحمت کو جنّت، جنّت کو عشرت، عشرت کو حور و غلمان مبارکباد دے رہے ہیں۔ نبیؐ سے وصلت، وصلت سے خلوت، خلوت سے جلوت، جلوت سے راحت، راحت سے فرحت، فرحت سے لذّت، لذّت سے ملاءِ اعلیٰ یہ کہہ رہے ہیں کہ الٰہ العالمین آج کیا بات ہے جو دونوں جہاں نورٌ علیٰ نور ہو رہے ہیں :

قصیدہ معراج شریف

دو نو عالم ہیں نورٌ علیٰ نور کیوں، کیسی رونق فزا آج کی رات ہے
یہ مسرت ہے کس کی ملاقات کی، عید کا دن ہے یا آج کی رات ہے

دن بھلے ہوں تو دل اس کا مجنوں رہے زلف شبگوں میں ہر روز اُلجھا رہے
اوڑھنی چاند تاروں کی اوڑھے ہوئے لیلیٰ دل ربا آج کی رات ہے

طُور چوٹی کو اپنے جھکانے لگا چاندنی چاند ہر سو بچھانے لگا!
عرش سے فرش تک جگمگانے لگا رشک صبح صفا آج کی رات ہے

فرش کون و مکاں میں بے کمخواب کا ہے یہ معنی کہ سونا نہیں ہے روا!
سونے والوں کو اکسیر ہے جاگنا، جاگ لو رت جگا آج کی رات ہے

اُس کی سونگھی جو بُو اس کی دیکھی ضیا دن پھرے دونوں کے اور نصیبہ پھرا
عارضِ شہ پہ قربان دن آج کا زلف پر مبتلا آج کی رات ہے

وہ حبیبِ خدا سیدِ المرسلینؐ خاتم الانبیاء شاہِ دنیا و دیں!
بزمِ قوسین میں ہوں گے مسند نشیں جشنِ معراج کا آج کی رات ہے

طُور پر رفعتِ لامکانی کہاں، لن ترانی کہاں من رآنی کہاں
جس کا سایہ نہیں اس کا ثانی کہاں اس کا اک معجزہ آج کی رات ہے

روایت ہے کہ جس سال آپؐ کو نبوت عطا ہوئی اس سے بارہویں برس ماہ رجب کی ستائیس تاریخ شبِ دوشنبہ کو جناب خواجۂ عالم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اتمہانی کے گھر باسباب ظاہر خوابِ راحت میں تھے ۔

خوابِ راحت میں تھے اتمہانی کے گھر آ کے جبرئیلؑ نے یہ سنائی خبر
چلیۓ چلیۓ شہنشاہِ والا گہر حق کو شوقِ لقا آج کی رات ہے

جاگو جاگو شہنشاہِؐ دنیا و دیں، اُٹھو اُٹھو ذرا لامکاں کے مکیں
دیکھو دیکھو یہ حاضر ہے روح الامیںؑ روح تم پر فدا آج کی رات ہے

ہوا جبرئیل کو ارشاد ہے یہ اوجِ مکاں | لامکاں پر میرے محبوبؐ کو لے کر آ جا

در حکم ہوا جبرئیل علیہ السلام کو کہ سوائے تیرے تمام فرشتے اپنی اپنی حد پر استقبال کے واسطے استادہ ہیں ۔ جنت کی حوریں آراستہ و پیراستہ ہو جائیں ۔ غلمان یاقوت کے طبق موتیوں سے بھر کر نثار کرنے کے لیۓ لائیں ۔ جب تک حکم نہ ہو ۔ سُورج نکلنے نہ پائے اور چاند پہلے آسمان پر زدش رہے ۔ عرش سے فرش تک نور ہی نور ہو جائے ۔ ہر جڑی بوٹی سرگرم سیار کیا رہیں ۔ کوہ سے کاہ تک دل شاد رہیں ۔

کوہ سے کاہ تک دل رہیں مسرور ہو شرق سے غرب تک جلوۂ طور ہو
عرش سے فرش تک نور ہی نور ہو لاکھو دل سے سوا آج کی رات ہے

ورائے جبرئیلؑ تمام اولادِ بنی آدم کی قبروں میں سے عذاب موقوف ہو جائے اور حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰؑ تک تمام انبیاء ہمارے محبوبؐ کی پیشوائی کے واسطے آمادہ و مستعد رہیں ۔ غزل

بُلادا ہے شبِ معراج ہے تفصیل سے کہہ دو
کہو یوسفؑ سے عاشق ہو زلیخا کی طرح اُن پر
پئے تنظیم حاضر ہو کہ آتا ہے مرا پیارا

کہا حق نے محمدؐ سے کہے جبرئیلؑ سے کہہ دو
ہو قرباں ابروؤں پر ان کی اسمٰعیلؑ سے کہہ دو
رکھے ہاتھوں سے اپنے صورِ اسرافیلؑ سے کہہ دو

کرے سامانِ تشریف آوری سرورؐ عالم
نہ بانٹے رزق اتنی دیر میکائیل سے کہہ دو

مرا محبوبؐ آتا ہے قدم بوسی کو حاضر ہو
کرے موقوف قبضِ روح عزرائیل سے کہہ دو

مرے محبوبؐ کی امت اُتر کر جائے جنّت میں
بچھا دے پر صراطِ حشر پر جبرئیل سے کہہ دو

دو چنداں روشنی ہوگی مرا چاند آنے والا ہے
رہے روشن یہ ہر اک عرش کی قندیل سے کہہ دو

بلا دے پر بلاوے آرہے ہیں عرش سے اکبر
محمدؐ کو یہاں لائیں بہت تعجیل سے کہہ دو

الحاصل جبرائیل امین حکمِ خداوندی بجالائے۔ گلزارِ جنت سے ایک براق انتخاب کیا اور وہ براق
(از علی احمد) تلمیذ حضرت اکبر ؎

حور کا چہرہ پری کے پر تجلّے برق کی
دستِ قدرت نے خود بنایا تھا بُراق

صفتِ براق۔ جیسا کہ معارج النبوۃ میں تحریر ہے۔ یعنی برق رفتار۔ آتش کردار۔ زہرہ جبیں زرّیں زیر
سیاہ موے، مبارک خو، جادو چشم، آہو چشم، عطار دمنظر، ثریا پیکر، دراز مژگاں، گوہر دنداں، تنگ دہن،
سیمیں تن، سبک عناں تیز جولاں، خورشید طلعت، قمر ہیئت، آسماں سیر، گردوں طیر، یاقوت گردن، مصفّا
بدن، زمرّد گوش، سراپا ہوش، تندرو، گرم رُو، خجستہ پے، معطّر حے، مصفّا شکم، منوّر قدم، مرجان دم،
لؤلؤ سم ؎

آسمانوں سے نظر بن کے گزرنے والا
سبزۂ گلشنِ فردوس پہ چرنے والا

نازنیں ماہ جبیں لعبتِ چیں زینتِ دیں
گلبدن رشکِ چمن سیب ذقن غنچہ دہن

حشر بھی بیٹھ گیا پاؤں دبانے کے لئے
اس خوشامد میں کہ سیکھوں گا ترا چال چلن

بہ ہزار ادب بیدار کر کے یہ براق جبرائیل علیہ السلام نے حضورؐ میں پیش کیا اور عرض کیا ؎

برق سے تیز ہے یہ براق آپؐ کا
کیونکہ خالق کو ہے اشتیاق آپؐ کا

اب نہیں دیکھا جاتا فراق آپؐ کا
جلد چلنا روا آج کی رات ہے

یہ مژدہ سن کر حضرتؐ نے طہارت کا ارادہ فرمایا۔ حکم پہنچا کہ اے جبرئیل ہمارے محبوبؐ کے واسطے
حوضِ کوثر سے پانی لاؤ۔ ابھی بند قبا اور تکمۂ گریباں وا نہ ہوا تھا کہ رضوان دو صراحیاں یاقوت کی آبِ کوثر
سے بھری ہوئی اور ایک طشتِ زمرّدیں لے کر حاضر ہوا اور زبانِ حال سے عرض کیا ؎

بکشا بند قبا تا بکشاید دلِ من
کہ کشامد کہ مرا بود ز پہلوئے تو بود

ردائے نورانی اُڑھائی نعلین سبز پائے مبارک میں پہنائیں۔ پٹکا یاقوتِ سرخ کا کمر سے باندھا۔ تازیانہ
سبز زمرّد کا ہاتھ میں اور حضورؐ مسجد الحرام میں تشریف لائے۔ میکائیل و اسرافیل معہ فرشتگان ہمراہی تعظیم و تکریم

بجالائے۔ جبرائیل نے باگ پکڑی۔ میکائیل نے رکاب تھام لی۔ اسرافیل نے غاشیہ کندھے پر رکھا
اور حضورؐ سوار ہوئے۔ اسّی ہزار فرشتے دائیں بائیں نور کی قندیلوں میں کافور کی بتیاں روشن کئے ہوئے ساتھ
ساتھ چلے۔ سلطانِ خوباں می رود گردش ہجوم عاشقاں چابک سواراں یک طرف مسکیں گدایاں یک طرف
اس وقت عجیب بہار آرہی تھی۔ جس وقت حضور کی سواری جارہی تھی۔

باغِ عالم میں بادِ بہاری چلی سرورِ انبیاؐ کی سواری چلی
یہ سواری سوئے ذاتِ باری چلی ابرِ رحمت اٹھا آج کی رات ہے

جذبِ حسنِ طلب ہر قدم ساتھ ہے دائیں بائیں فرشتوں کی بارات ہے
سر پہ نورانی سہرہ کی کیا بات ہے شاہ دولہا بنا آج کی رات ہے

گھات وہ گھات جس گھات میں بات ہو بات وہ بات جس بات میں بات ہو
رات وہ رات جس رات میں بات ہو لطف اس بات کا آج کی رات ہے

کون جاتا ہے سلطانِ دنیا و دیں کس طرف عرش پر ذات حق کے قریں
لینے آئے ہیں یہ کون روح الامیں کب ہے وصلِ خدا آج کی رات ہے

عطرِ رحمت فرشتے چھڑکتے چلے جس کی خوشبو سے رستے مہکتے چلے
چاند تارے جلو میں چمکتے چلے کہکشاں زیرِ پا آج کی رات ہے

الغرض اس تزک واحتشام اور دھوم سے بیت المقدس میں سواری پہنچی۔ تمام انبیاء علیہم السّلام
اور بے شمار فرشتے جو حضورؐ کی پیشوائی کے منتظر تھے۔ تحیّت وسلام بجالائے۔ مسجدِ اقصیٰ میں حضورؐ نے
شکرانہ ادا کیا۔ اور ان سب نے اقتدا کیا۔ پھر وہاں سے آنِ واحد میں پانسو برس کی راہ طے فرما کر
پہلے آسمان پر رونق افروز ہوئے اور بمصداق آیت شریف وَمَا یَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّکَ اِلَّا ھُوَ
بے شمار فرشتوں کو دیکھا کہ سر و قد کھڑے ہوئے تسبیح وتہلیل میں مصروف ہیں۔ حضورؐ نے یہ عبادت
پسند فرمائی اور یہاں نماز میں قیام فرض ہوا۔ اسی آسمان پر حضرت آدم علیہ السّلام سے ملاقات ہوئی بعد
تحیّت وسلام کے حضرت آدم علیہ السّلام نے خوش ہو کر دعائیں دیں۔ اس کے بعد بے انتہا عجائبات
ملاحظہ فرماتے ہوئے دوسرے آسمان پر تشریف لے گئے۔ اور ایک جماعت فرشتوں کی دیکھی کہ رکوع
میں جھکے ہوئے ہیں۔ روح الامینؑ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جب سے یہ فرشتے پیدا ہوئے ہیں اسی عبادت
میں مشغول ہیں کبھی ادھر ادھر نگاہ نہیں کی۔ اس مقام پر رکوع نماز میں فرض ہوا اور یہیں حضرت یحییٰ علیہ السّلام
سے ملاقات ہوئی۔ پھر تیسرے آسمان پر پہنچے۔ اور یہاں سب فرشتوں کو سجدے میں مصروف پایا اور تمام

فرشتوں نے سجدہ سے سر اٹھا کر حضورؐ کو سلام کیا۔ پھر اسی طرح عبادت میں مشغول ہو گئے۔ یہیں حضرت
یوسف علیہ السّلام اور حضرت داؤد علیہ السّلام اور حضرت سلیمان علیہ السّلام سے ملاقات ہوئی۔ انھوں نے
کہا یارسول اللہؐ آپ بھی شفاعتِ اُمّت میں کوتاہی نہ فرمائیں۔ پھر حضورؐ نے اپنے پائے مبارک سے چوتھے
آسمان کو شرف بخشا۔ اور بہت سے فرشتوں کو دو زانو بیٹھے ہوئے تسبیح الٰہی میں مشغول دیکھا۔ یہاں نماز
میں قعدۂ آخری فرض ہوا۔ اور اسی آسمان پر حضرت عیسیٰ علیہ السّلام سے مصافحہ ہوا۔ اور جناب موسیٰ
علیہ السّلام سے ملاقات ہوئی۔ اور موسیٰ علیہ السّلام نے بکمال مسرت کہا کہ شکر ہے خدائے جلیل کا کہ
جس نے آپ کا جمال باکمال مجھے دکھایا اور آج وہ رتبۂ تقرب حاصل ہے کہ نہ پہلے کسی کو ہوا اور نہ
آئندہ ہو سکتا ہے ؎

اور نبیوں کا یہ مرتبہ ہی نہیں، عرشِ اعظم پہ کوئی گیا ہی نہیں
ایسا رتبہ کسی کو ملا ہی نہیں، جیسا رتبہ ترا آج کی رات ہے

یارسول اللہؐ اس وقت رحمتِ الٰہی جوش میں ہے جو کچھ چاہو مانگ لو اور امت پر جو عبادت فرض کی جائے
اس کی ادائیگی میں کوشش کیجیے۔ حضورؐ نے وصیت حضرت کلیم اللہ کی متوجہ ہو کر سُنی اور یاد رکھی۔ اسی آسمان
پر بیت المعمور کی سیر کر کے دو رکعت نفل ادا کی اور جس طرح بیت المقدس میں انبیاء علیہم السّلام کی آپ نے
امامت کی تھی یہاں تمام فرشتوں نے آپؐ کے پیچھے نماز پڑھی۔ حضورؐ نے یہ اجتماع ملاحظہ فرمایا۔ تو دل میں
آیا۔ کاش میری اُمّت میں بھی مثل اس کے ظاہر ہوتا۔ چنانچہ عید المومنین یعنی جمعہ کا دن عطا ہوا۔ مسلمانو!
ثابت ہوا کہ نماز وہ عطیۂ الٰہی ہے کہ پہلے آسمانوں کے فرشتے کا قیام اور دُوسرے آسمان والوں کا رکوع
اور تیسرے آسمان والوں کا سجدہ اور چوتھے آسمان والوں کا قعدہ اس میں شامل ہے ان تمام فرشتوں کی
فضیلتیں تمہیں ہر نماز میں حاصل ہیں۔ سخت افسوس ہے ان پر جو اس سے غافل ہیں۔ یہ معراج المومنین
ہے۔ پانچوں وقت نمازی کو معراج ہوتی ہے۔ مگر نماز بھی نماز کی طرح ہونی چاہیے۔ بیگاری ٹکروں سے
تو اور اُلٹی گلے پڑ جاتی ہے۔ بقول مولانا رومؒ

بر زباں تسبیح و در دل گاؤ خر ۔۔۔ ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر

اور جو اس کا مزا لے کر پڑھو گے تو لطف حاصل ہوگا کہ پھر کبھی نہ چھوٹے گا۔ اس سے یہاں بھی بھلا اور
وہاں بھی بھلا۔ دنیا میں عاقبت و عزت آخرت میں فرحت و جنت ؎

شعر

جنت میں مکاں اپنا بناتے ہیں نمازی ۔۔۔ مسجد میں بڑے شوق سے جاتے ہیں نمازی

معبود بھی خوش ہوتا ہے محبوب بھی راضی	سجدے کے لئے سر جو جھکاتے ہیں نمازی
خدمت کے لئے حوریں سکونت کے لئے خلد	جامے میں نہیں پھولے سماتے ہیں نمازی
کہتا ہے یہ دروازہ پہ داروغۂ جنت	ہٹ جاؤ کہ فردوس میں آتے ہیں نمازی
حوریں ہیں لئے ہاتھ میں ہر رنگ کے میوے	پھل اپنی نمازوں کا یہ پاتے ہیں نمازی
ظہر و سحر و عصر کو مغرب کو عشاء کو	اللہ کے دربار میں جاتے ہیں نمازی
سجدہ کا نشاں چاند سا روشن ہے جبیں پر	حوران بہشتی کو لبھاتے ہیں نمازی
ڈرتے ہیں قضا ہونے سے مٹتے ہیں ادا پر	جاں اپنی نمازوں میں لڑاتے ہیں نمازی

حورانِ جناں کہتی ہیں اکبر سے کہ سرکار
لو تم بھی چلو خلد میں جاتے ہیں نمازی

خیر جب حضور پانچویں آسمان پہ پہنچے تو حضرت ابراہیم اور حضرت اسحٰق اور حضرت اسمٰعیل اور حضرت یعقوب اور حضرت لوط علیہم السلام سے ملاقات ہوئی اور سب سے مصافحہ کیا۔ پھر چھٹے آسمان پر حضرت نوح اور حضرت ادریس علیہم السلام ملے اور معانقہ کیا اور خوش ہو کر دعا دی۔ پھر حضور ساتویں آسمان کے عجائبات و غرائب ملاحظہ فرماتے ہوئے سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام اپنے مقام سے رخصت ہونے لگے تو حضور نے فرمایا ؎

چو در دوستی مخلصم یافتی	عنانم ز صحبت چرا تافتی ؟

جبرائیل نے عرض کیا یا رسول اللہ ؎

اگر یک سر موئے برتر پرم	فروغ تجلّی بسوزد پرم

پھر حضور نے ستر ہزار پردے نور کے طے کئے۔ یہاں تک کہ براق بھی چلنے سے عاری ہوا۔ پھر رفرف عرش کے قریب پہنچ کر غائب ہو گیا اور ندائیں آنے لگیں

حکم تھا اے فلک اب قدم چوم لے جھک کے ہر اک ملک اب قدم چوم لے
عرش بھی بے دھڑک اب قدم چوم لے تجھ پہ شاہِ دنیٰ آج کی رات ہے

چاند ہالہ ہے اس روئے بے داغ کا اس کی آنکھوں میں سرمہ ہے مازاغ کا
یہ وہی گل ہے توحید کے باغ کا جس کی زلفِ دوتا آج کی رات ہے

خلوتِ خاص میں یہ حضوری ہوئی قرب ہی قرب تھا دور دوری ہوئی
تھی جو دل میں تمنا وہ پوری ہوئی دیدۂ شوق وا آج کی رات ہے

لکھا ہے کہ جب حضورؐ عرش کے قریب پہنچے حکم ہوا کہ اے میرے محبوب آگے آؤ۔ اس وقت حضورؐ نے چاہا
نعلین پائے مبارک سے اتاریں۔ عرش ہلنے لگا۔ حکم ہوا کہ حبیب میرے نعلین نہ اتارو۔ بلکہ پہنے چلے آؤ
کہ عرش قرار پکڑے۔ حضورؐ نے عرض کیا کہ خداوندا موسیٰ کو حکم ہوا تھا کہ پہلے چالیس روزے رکھو اور نعلین اتار کر
کوہ طور پر آؤ۔ پس عرش کوہ طور سے کہیں زیادہ معظم اور پرنور ہے پھر نعلین کیوں نہ اتاروں۔ خطاب آیا کہ
محبوبؐ میرے موسیٰؑ کو اس واسطے نعلین اتارنے کا حکم دیا تھا کہ خاک وادیٔ مقدس کی اس کے پاؤں میں
لگے تا کہ اس کو بزرگی حاصل ہو اور تجھ کو اس واسطے نعلین اتارنے کا حکم نہیں ہے کہ تیری نعلین کی خاک سے
عرش مجید کو بزرگی حاصل ہے۔

تو بدیں جمال و خوبی سرِ طور گر خرامی	ارنی بگوید آں کس کہ بہ گفت لن ترانی

دوسرے یہ کہ جب میں نے عرش کو بنایا تھا تو اسے قرار نہ تھا۔ اور ہمیشہ جنبش کرتا تھا میں نے اس سے
وعدہ کیا تھا کہ ایک رات ہم اپنے محبوبؐ کو بلائیں گے اور اس کی نعلین کا گوشوارہ تجھ کو عطا فرمائیں گے تب
اس کو قرار ہوا۔ اور اسی وقت سے عرش بریں نعلین کا مشتاق ہے۔

اللہ رے زینت تری اے عرش معلےٰ	جھومر ہے ترا گفش کف پائے محمدؐ
سب نبیوں کے سر پر تو ہوا عرش کا پایہ	اور عرش کی چوٹی بہ کف پائے محمدؐ

پھر ارشاد الٰہی ہوا کہ محبوب آؤ تمہیں اپنی سلطنت کا دولہا دکھلائیں اور مکان عالی شان دکھایا شہ نشین
پر پردہ پڑا تھا۔ جب حجاب اٹھایا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں خود حضور پرنور کی شبیہ جلوہ افروز ہے سبحان اللہ

ہے ایک مکاں اور ایک مکیں تو اور نہیں میں اور نہیں
پھر کیوں نہ ہو دل میں صاف یقیں تو اور نہیں میں اور نہیں
اب چھپنے سے ہوتا ہے کیا پہچان لیا پہچان لیا
بس دھوکہ نہ دے او پردہ نشیں تو اور نہیں میں اور نہیں

اے عاشقانِ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام غور ہے کہ اس پیارے مضمون کو کس پیرایہ میں ادا کیا ہے۔
اگر یونہی ارشاد ہوتا کہ تم ساری سلطنت کے دولہا ہو تو وہ بات نہ ہوتی کہ اول یوں شوق دلایا جائے۔ پھر
شبیہ دکھائی جائے۔ اللہ اللہ

تضمین بر اشعار حضرت میاں خلد آشیان

ہوئی عرشِ اعظم پہ جس دم رسائی	نہ تھا کچھ بجز جلوۂ کبریائی

جلالِ الٰہی سے ہیبت جو چھائی
رکے شہ تو پردے سے آواز آئی

کہ پردہ میں آ تجھ سے پردہ نہیں ہے

شبِ معراج میں کیا لطف تھا اللہ غنی
دونوں عالم کے خزانوں کی تجھے دی کنجی
خود کہا خالقِ اکبر نے کہ اے پیارے نبی
وقف ہے تیرے لئے دولتِ کنزِ مخفی

کھل گئے ہفت سماوات کے تالے آجا
کہ پردہ میں آ تجھ سے پردہ نہیں ہے

متصل عرش کے جب وہ شہ بطحا گزرا
دھوم تھی چاروں طرف صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ
بولے قدسی کہ وہ اللہ کا پیارا آیا
پہنچا محبوب تو مشتاقِ رحمت نے کہا

خلوتِ راز میں اے ناز کے پالے آجا
کہ پردہ میں آ تجھ سے پردہ نہیں ہے

گلِ خوبی ہے تو اور گلشنِ وحدت ہے یہاں
مایۂ ناز ہے تو آیۂ الفت ہے یہاں
جس کی صورت ہے تو اس حسن کی سیرت ہے یہاں
رنگِ وحدت ہے یہاں غنچۂ خلوت ہے یہاں

اے گلِ گلشنِ لولاک لما کے آجا
کہ پردہ میں آ تجھ سے پردہ نہیں ہے

خلوتِ راز سے پھر عرش پہ آواز آئی
اے مرے لاڈلے اے ہاشمی مطلبی
میرے محبوب خوش اسلوب رسولِ عربی
ہم نے خوش ہو کے تجھے ساری خدائی بخشی

اپنے بندوں کو کیا تیرے حوالے آجا
کہ پردہ میں آ تجھ سے پردہ نہیں ہے

ہم نے دیکھا تجھے تو دیکھ ہمارا جلوہ
آ بھی جا طالب و مطلوب میں پردہ کیسا
بے تکلف یہاں پہنے ہوئے نعلین آجا
لامکاں اپنا مکاں عرش سمجھ فرش اپنا

تو ہمارا ہے ترے ہم چاہنے والے آجا
کہ پردہ میں آ تجھ سے پردہ نہیں ہے

وہ نورِ الٰہی یہ نورِ پیمبر ﷺ
جو دیکھا کہ ہے سب حسینوں سے بہتر
یہ صلِّ علیٰ اور وہ اللہ اکبر
کہا پھر تو آغوشِ رحمت میں آجا

جو تیرا نہیں ہے وہ میرا نہیں ہے

انہیں عرش تک لے گئی ہوشمندی ہوئی عرش سے فرش تک نقشبندی
خودی سے گزر کر بلی خود پسندی یہ کتنی تھی معراجِ شہ کی بلندی
کہ عالم کوئی اس سے بالا نہیں ہے

کہا حق نے پھریاں جو چاہو سو لو ہے سجی مسندِ عرش آرام گو ہے
دیا میں نے تجھ کو مرے پاس جو ہے پرے ہے گیا کہوں عالم گو مگو ہے
خدا جانے کیا بات ہے کیا نہیں ہے

وہ عرشِ علی پر گئے چھپکے چھپکے جو رازِ دلی تھے کہے چپکے چپکے
کہا حق نے اقرار دے چپکے چپکے مزا نورِ مخفی کا لے چپکے چپکے
گھڑی نیک ہے اس میں کھٹکا نہیں ہے

ہے عاشق کا زیور سدا درد سہنا پہن لو نبی کی محبت کا گہنا
ہمیشہ نہیں باغِ عالم میں رہنا چلو وادیٔ عشق میں پا برہنہ
وہ جنگل ہے یہ جس میں کانٹا نہیں ہے

سوا نیزے پر ہو گیا مہر روشن یہ ہنگامۂ حشر ہے قہر افگن
یہاں نفسی نفسی میں ہیں مرد اور زن قیامت میں دوں کس طرح چھوڑ دامن
کہ اس بھیڑ میں کوئی میرا نہیں ہے

فرماتے ہیں جناب خواجۂ دو عالم صلعم کہ دیکھا میں نے عرش کے قریب پہنچ کر ایک امرِ عظیم کہ زبانیں اس کا وصف نہ کر سکیں اور اسی حالتِ ذوق و شوق میں کہ میرا رونگٹا رونگٹا محوِ لقائے کبریا تھا۔ ایک قطرہ عرش بریں سے میری زبان پر گرا جو کمال شیریں اور سفید تھا۔ اس وقت مجھ کو علمِ اوّلین و آخرین مرحمت ہوا اور میرا دل اس سے روشن اور نورانی ہو گیا۔ اس وقت میرے پروردگار نے مجھ کو وہ دکھایا جو نہ دیکھا تھا کسی نظر نے اور نہ سُنا تھا کسی گوش بشر نے۔ مؤلّف

عرش سے ایک قطرہ زباں پر گرا علم ہر شے کا اس وقت مجھ کو ہوا
پھر تو دیکھا جو دیکھا سُنا جو سُنا گو مگو ماجرا آج کی رات ہے
جس مکاں پر فرشتوں کے جلتے ہیں پر اس میں راز و نیاز بشیر و بشر
ناز و انداز ادھر اُدن منّی ادھر ہر ادا میں ادا آج کی رات ہے

پھر کہا حق نے جلوہ مرا دیکھ لے وہ مجھے دیکھ لے جو تجھے دیکھ لے
میں تجھے دیکھ لوں تو مجھے دیکھ لے دیکھنے کا مزا آج کی رات ہے
تو نہ مجھ سے الگ میں نہ تجھ سے جدا تجھ سے جو مل چکا ہے وہ مجھ سے
اور جو تجھ سے گیا ہے وہ مجھ سے گیا بس یہی فیصلہ آج کی رات ہے

اس وقت رحمتِ الٰہی اپنے جوہر دکھا رہی تھی تو حضورؐ نے بھی شفاعت کے دفتر کھول دیئے۔

اس طرف رحمتِ حق کے جوہر کھلے اس طرف سے شفاعت کے دفتر کھلے
کہہ دیا دیکھ ہیں فیض کے در کھلے مانگ جو مانگنا آج کی رات ہے

عرض کیا جناب سرورِ عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ الٰہی امتِ عاصی کی مغفرت چاہتا ہوں۔ ارشاد ہوا کہ ستر ہزار تیرے واسطے بخشے اور کیا چاہتا ہے۔ عرض کیا کہ ربّ العالمین امتِ عاصی کی بخشش۔ فرمان ستر ہزار اور بخشے اب اور مانگ کیا مانگتا ہے تو

شہ نے کی عرض امت گنہگار ہے بخش دے میرے مالک تو غفّار ہے
تجکو آساں ہے سب مجکو دشوار ہے فکر روزِ جزا آج کی رات ہے

پھر یہ حق نے کہا ماہ پیارے نبیؐ تو مرا چاند ہے اور تارے نبی
ایسا گھبرانہ اے میرے پیارے نبیؐ ایسی جلدی ہی کیا آج کی رات ہے

راوی لکھتا ہے کہ سات سو بار جناب باری سے یہی خطاب ہوا کہ حبیبؐ میرے اور کیا چاہتا ہے اور بار حضورؐ نے یہی عرض کیا کہ یا غفور الرّحیم امتِ گنہگار کی نجات۔ فرمان ہوا کہ محبوبؐ میرے کب تک امتِ عاصی کی مغفرت طلب کرو گے۔ عرض کیا حضورؐ نے کہ یا الٰہ العالمین طلب کرنے والا میں بخشنے والا ہے۔ حکم ہوا محبوب میرے اگر آج ہی سب امت بخش دوں تو کل قیامت میں کیا لطف آئے گا اے پیارے

لطف جب ہے کہ دیکھیں گے سارے نبی ہو گی تیری شفاعت پہ رحمت مری
بخش دوں گا قیامت میں امت تری تجھ سے وعدہ مرا آج کی رات ہے
تجھ سے بندہ مرا گر کوئی پھر گیا طبقۂ نارِ دوزخ میں وہ گر گیا
اور جو ایمان لایا وہی تر گیا یہ میرا مدعا آج کی رات ہے

حضورِ پُرنور فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے اپنی ثنا میں الفاظوں کے کہنے کا حکم فرمایا التّحیات للہ والصلوٰت والطیّبات جب یہ تعریف عرش کی گئی تو خطاب ہوا السّلام علیک ایہا النبیّ ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ اس وقت بھی حضورؐ نے اپنی امت کو یاد فرما کر اس سلام کے

واب میں عرض کیا السّلامُ علینا وعلیٰ عباد اللہ الصّالحین

ہائے اکبر ہے گنہگاروں کا کس درجہ خیال
عیش میں بھی انھیں امت کی پڑی آج کی رات

پھر جس وقت ملائکہ مقربین کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ رتبہ اختصاص معلوم ہوا تو سب نے
بالاتفاق عرض کیا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدًا عبدہٗ ورسولہٗ

لطف دل میں خدا کی ملاقات کے ذائقے ہونٹ پر التحیات کے
ہیں مزے خوش زباں پر مناجات کے فیض کا در کھلا آج کی رات ہے

پھر حکم ہوا کہ حبیبؐ میرے جب کوئی سفر سے گھر جاتا ہے اس کے لئے تحفہ ضرور ہے۔ یہ جو کچھ میں نے
اور تو نے اور فرشتوں نے کہا ہے یہ میری طرف سے میرے بندوں کو بے قیمت تحفہ ہے ہر نماز میں پڑھا کریں

سب نماز اور روزہ سکھا دیجیے باغِ جنت کا مژدہ سنا دیجیے
عدے بندگی کے بتا دیجیے میں نے جو کچھ کہا آج کی رات ہے
کہتا آخر یہاں بھی ہے آنا تمہیں ایک دن ہے مجھے منہ دکھانا تمہیں
پھر نہ سوجھے گا حیلہ بہانہ تمہیں دیکھو سمجھا دیا آج کی رات ہے

پھر حضورؐ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وصیت کو یاد کر کے عبادت کی تخفیف میں بہت سعی کی
تو جناب باری میں قبول ہوئی اور اس طرح کی دعا یہ ہے۔ ربّنا لا تؤاخذنا ان نسّینا
او اخطانا ربّنا ولا تحمل علینا اصرًا کما حملتہٗ علی الّذین من قبلنا
ربّنا ولا تحمّلنا ما لا طاقۃ لنا بہٖ واعف عنّا واغفر لنا وارحمنا انت
مولٰنا فانصرنا علی القوم الکٰفرین

پھر ہوا حکم رب سیر جنت کرو اور مکانات امت کے سب دیکھ لو
اور جو کچھ ضرورت ہو ہم سے کہو بابِ رحمت کھلا آج کی رات ہے
دونوں عالم میں صلِّ علیٰ کا ہے غل کلمہ سن کر درِ خلد جاتے ہیں کھل
باغِ جنت میں جاتا ہے وحدت کا گل ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا آج کی رات ہے

آمد کی جنت میں دھومیں مچیں حوریں تعظیم کے واسطے جھک گئیں
لیں پھول کی ڈالیاں لے چلیں ہر طرف مرحبا آج کی رات ہے

دیکھا جنّت میں جا کے ہیں نہریں رواں موتیوں کے مرصع مکلّل مکاں
ان مکانوں میں یاقوت کے سائباں بولے کیا کیا عطا آج کی رات ہے

جنّت میں جو ہر طرح طرح کی نعمتیں دیکھ کر شکرِ خدا بجا لائے اور جب تمام عجائبات و غرائب آسمانوں کے اور جنّت کے ایوانوں کے ملاحظہ فرما چکے اور ہر مقصدِ دل پا چکے تو

ہمراہِ ولیِ حق سے ملتی رہی واپس آئے کلی دل کی کھلتی رہی
بسترہ گرم زنجیر ہلتی رہی یہ عجب معجزہ آج کی رات ہے

معجزہ یہ محمدؐ کا تحقیق ہے جس نے تصدیق کی ہے وہ صدّیق ہے
اور جو منکر ہے جاہل ہے زندیق ہے وہ عدوِ خدا آج کی رات ہے

نزع میں قبر میں حشر میں اے خدا سختی و تنگی و پرسشِ جرم کا
خوف اکبرؔ کو رہتا ہے بے انتہا فضل کر زادعا آج کی رات ہے

راوی لکھتا ہے کہ جب حضورؐ واپس تشریف فرمائے حرمِ نبوی ہوئے ہیں تو در و دیوار شجر و حجر و اصناف ملائکہ سرگرم مبارکباد تھے۔

مبارکباد

جشنِ معراج کا مبارک ہو — وصلِ ذاتِ خدا مبارک ہو
آپ کے واسطے شبِ معراج — عرشِ خلوت سرا مبارک ہو
تم کو ماہِ رجب کی ستائیس — اے حبیبِ خدا مبارک ہو
لیلۃ القدر کی تجلّی ہے — رات کا دن ہوا مبارک ہو
ہر طرف ہیں درود کے تحفے — شورِ صلِّ علیٰ مبارک ہو
وعدۂ بخششِ گنہگاراں — حق نے تم سے کیا مبارک ہو
حق سے راز و نیاز کی خلوت — خاتم الانبیاء مبارک ہو
بزمِ قوسین میں رسائی آج — تم کو شاہِ دنیٰ مبارک ہو
حور و غلماں نے خلد میں شہ سے — سر جھکا کر کہا مبارک ہو
فرش پر عرش پر دو عالم میں — ہر طرف شور تھا مبارک ہو

حالِ معراجِ مصطفےٰ لکھنا
اکبرِ بے نوا مبارک ہو

تضمین بر شعر حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ

وہ جو دو جہاں کا ہے رہنما وہی شمع انجمن دنٰے — وہی عرش جس کا ہے متکا ہے عروج اس کو سوئے عُلا
وہی سارے نبیوں کا پیشوا ہے جو سب فرشتوں کا مقتدا — وہ حبیب احمدِ مجتبیٰ وہ نبی محمدؐ مصطفیٰ

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلو علیہ و آلہٖ

جو قدم نبیؐ نے بڑھا دیا سر خود فلک نے جھکا دیا — وہ حجاب حق نے اُٹھا دیا انہیں اپنا جلوہ دکھا دیا
جو طلب کہ [illegible]ہی لا دیا کہا باغِ خلد دکھا دیا — جو لیا دیا وہ لیا دیا یہ نہ پوچھو آگے کہ کیا دیا

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلو علیہ و آلہٖ

وہ حبیبِ حق شہ نیک خو کہ یہ دین جس کا ہے چار سو — گیا بہرِ سیرِ مقام ہو رہا کوئی پردہ نہ رو برو
ہوئی پھر مزے کی یہ گفتگو کہ خوش ہو پیارے حبیبؐ تو — ہوئی پوری وصل کی آرزو یہ صدا بلند ہے کو بکو

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلو علیہ و آلہٖ

ہوا عزمِ خلد حضورؐ کا کہیں فرش دیکھا بلور کا — کہیں جام آبِ طہور کا کہیں رنگ عیش و سرور کا
کہیں قصرِ نور ہی نور کا کہیں خوش ترانہ طیور کا — کہیں شور و غل ہی حور کا کہ ہے یہ پیار ربِ غفور کا

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلو علیہ و آلہٖ

ہے دعائے اکبرِ خستہ تن کہ ہو پُر بہار کوئی چمن — سجے اس چمن میں اک انجمن کہ ہوں صدر جس میں شہِ زمن
پڑھیں شیخ سعدی خوش سخن جو یہ اپنا شعر بصد پھبن — مری بات بھی وہاں جائے بن کہ ہوں ان کے ساتھ نغمہ زن

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلو علیہ و آلہٖ

مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات

مومنو وقتِ رحمتِ رب ہے — اب وہ مانگو جو دل کا مطلب ہے
سب کو ربِّ غفور دیتا ہے — ہے وہ داتا ضرور دیتا ہے
یوں کرو عرض اے کرم والے — ہاتھ پھیلا رہے ہیں غم والے
ہے غفور الرّحیم تیرا نام — بخشنا ہے قدیم تیرا کام
تُو ہی دیر و حرم کا ہے والی — تجھ سے کوئی جگہ نہیں خالی
دردمندوں کے دُکھ میں ساتھ ہے تُو — کُل کا حلّالِ مشکلات ہے تُو
ہے تُو دُکھّے دِلوں کا چارہ ساز — وارثِ بے کساں غریب نواز
بات بگڑی ہوئی بناتا ہے — ناؤ ڈوبی ہوئی تراتا ہے
مے کدوں والے معرفت والے — سب ترے عشق میں ہیں متوالے
بطفیلِ محمدؐ عربی — بہرِ اصحابؓ پاک و آلِ نبیؐ
بخش اکلِ حلال و صدقِ مقال — نیک خُو صاف قلب پاک خیال
ناز ہے تجھ پہ تیرے بندوں کو — دے مُرادیں مُراد مندوں کو
دونو عالم میں آبرو دینا — اپنے بندوں کے عیب ڈھک لینا
جو کہ اولاد کے ہیں خواہشمند — دے خدا ان کو دختر و فرزند
بھر کے پیمانہ شریعت دے — اپنے محبوبؐ کی محبت دے
لے خبر ہم تباہ کاروں کی — مغفرت کر گناہ گاروں کی
ہاں دکھا دے بہار جینے کی — ہو زیارت ہمیں مدینے کی
نزع میں راہزن نہ ہو شیطان — نامِ حضرتؐ کا لے کے دے دوں جان
باپ ماں بھائی اور کُل مومن — بخشش دینا خدا جزا کے دن
تیرے محبوبؐ کی ہیں امت میں — شرم رکھ لیجیو قیامت میں
جس جگہ مومنوں کا مدفن ہو — واں محمدؐ کا نور روشن ہو
ہوں نہ میزانِ عدل پہ ہلکے — پُل سے اک پل میں پار ہو لیں چل کے

ہو قیامت میں قاضی الحاجات
گر محمدؐ کا ساتھ ہو جائے
یا محمدؐ میں یوں عدم کی راہ
آپ کے نام پر میں مرجاؤں
پورا یارب طفیلِ احمدؐ ہو
جس قدر حاضرینِ محفل ہوں
پھولے پھلے یہاں چمن سب کا
اے خدا صدقہ آلِ اطہرؑ کا

آلِ اطہارِ مصطفےٰؐ کا ساتھ
پھر تو بے شک نجات ہو جائے
کہتے ہی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
عاشقوں میں یہ نام کر جاؤں
بانیٔ بزم کا جو مقصد ہو
سب کی یارب دعائیں حاصل ہوں
وہاں جنت میں ہو وطن سب کا
خاتمہ ہو بخیر اکبر کا

ربِّ سلِّم علیٰ رسول اللہ
مرحبا مرحبا رسول اللہ

قطعہ تاریخ بطور تقریظ عالی جناب فضائل انتساب مولانا مولوی محمد خلیل الدین صاحب جانشین دی آنریری مجسٹریٹ

اے جزاک اللہ اکبر واہ واہ
ہیں رسالے اور بھی لیکن یہ ہے
سچے سچے واقعہ کی شرح ہے
ایسی دلچسپ آج تک دیکھی نہ تھی
آپ کے حصے میں ہی روزِ ازل
آپ کی تالیف کی صد آفریں
آپ کے حق میں سند ہے مستند
دو نو آنکھوں نے کئے دو صاد جب
کھول کر بستہ جو کھولی یہ کتاب
راہ پہ آئے جو پڑھ لے ایک بار

کیا لکھی روداد میلادِ حضورؐ
ایک ہی روداد میلادِ حضورؐ
واقعی روداد میلادِ حضورؐ
کوئی بھی روداد میلادِ حضورؐ
آگئی روداد میلادِ حضورؐ
جمع کی روداد میلادِ حضورؐ
عفو کی روداد مصطفےٰ حضورؐ
دیکھ لی روداد میلادِ حضورؐ
کھل گئی روداد میلادِ حضورؐ
مدعی روداد میلادِ حضورؐ

چھپ گئی روداد میلادِ حضورؐ	غنچۂ دل کھل گیا جب یہ سُنا
جب سُنی روداد میلادِ حضورؐ	بزم میں ایمان تازہ ہو گیا
خود پڑھی روداد میلادِ حضورؐ	دوہری خوبی کہ تم نے خود لکھی

چھاپ دو حافظ کی بھی تاریخ طبع
اب چھپی روداد میلادِ حضورؐ

سنہ ۱۳۳۷ھ

اکثر شعراء حضرت اکبر وارثی کے دیوانوں کا جواب لکھ رہے ہیں۔ یہ ان کا جواب ہے

ہوں مرے کذاب بھی ختمِ رسولاں کا جواب	لکھ چکے ہیں شیخ سعدی کی گلستاں کا جواب
اب سخنور لکھنے ہیں اکبرؔ کے دیواں کا جواب	کاذبوں سے کب ہوا الہامِ یزداں کا جواب

جیسے لکھا تھا کسی کافر نے قرآں کا جواب

تمت

اضافۂ جدیدہ نعتیہ کلام

وہ میرا ماہ اگر بے نقاب ہو جائے / تو مہر رشک سے زیرِ سحاب ہو جائے

جو چشم آپ کی رحمت مآب ہو جائے / عذابِ سخت بھی ہو تو ثواب ہو جائے

خدا کے پیاروں میں اس کا شمار ہو جس پر / نگاہِ لطفِ رسالت مآبؐ ہو جائے

ہو مات موتیا موتی سے جسم پر ان کے / عرق سے غرقِ خجالت گلاب ہو جائے

خدا کا اور خدائی کا ہے وہی محبوبؐ / کہ سب حسینوں میں وہ انتخاب ہو جائے

ہے طول حسرت و ارمان بھی مرا قصّہ / اگر لکھوں تو وہ پوری کتاب ہو جائے

وہاں بلایئے یا ایسا دل عطا کیجے / کہ جس کو درد اٹھانے کی تاب ہو جائے

گنہ کے خوف سے اتنا تو ڈریے اے اکبر / کہ پاک جرم سے فردِ حساب ہو جائے

نعتِ دیگر

گھٹائے کون ہے طاقت کسے گھٹانے کی / شہیدِ عشق ہے سُرخی مرے فسانے کی

مچی جو دھوم زمانے میں ان کے آنے کی / ہوا بدل گئی دم بھر میں کُل زمانے کی

ہیں جھکتے شمس و قمر اس لئے ادب سے ادھر / زمیں ہے عرشِ محمدؐ کے آستانے کی

رواں دواں رہے جبرئیل عرش سے تا فرش / یہ آن بان تھی خدمت میں آنے جانے کی

وفائیں کرتے تھے کیا کیا جفاؤں کے بدلے / یہ عادتیں تھیں محمدؐ کے کُل گھرانے کی

اُدھر سے ظلم اِدھر سے دعائیں کیا کہنا / عجب تھی شان یہ اسلام کے بڑھانے کی

اِدھر لعابِ دہن چشمِ کور تک پہنچا / تھی منتظر ہی ادھر روشنی لگانے کی

اٹھائے دستِ دعا اس طرح جو بارش کو / تھی رحمتوں کو ادھر جستجو بہانے کی

جھکے گی قبر پہ بارش تو رحمتوں کی گھٹا / دُرود خواں کو نہیں فکر شامیانے کی

تری کتاب ہے وہ جس کے پڑھنے والوں کو / ہوا ایک حرف کے بدلے میں دس عطا نیکی

اسے بھی کھول دو تالا ہے بند طالع کا / تمہارے ہاتھ میں کنجی ہے ہر خزانے کی

خمار اُتر نہیں سکتا مرا قیامت تک / پیئے ہوئے ہوں میں ایسے شرابخانے کی

یہ دو ہی دُھن ہیں خدا و نبیؐ کو اے اکبر / اُسے تو بخشنے کی اس کو بخشوانے کی

دیگر

دل وہی دل ہے کہ جو تیرا تمنائی ہے
اس لئے ہیں مری نظریں ترے جلووں پہ نثار
نور وہ نور کہ جس نور کے نزدیک کبھی
پیچھے آنا ہے ترا ختمِ نبوت کی دلیل
کھل کے مرجھائے بہت پھول جہاں میں لیکن
تیرے دنداں بھی اجالا ہیں اندھیرے گھر کا
اس کو ارشاد ہے اتممت علیکم نعمت
اس کے صدقے میں مجھے اپنا دکھا دے دربار
رات دن جاگنے والے ترے صدقے ماں باپ
نعمتیں بانٹنے والے ہو ادھر چشمِ کرم
یہ دعا ہے کہ محمدؐ کا ہو لب پر کلمہ

آنکھ وہ آنکھ ہے جو تیری تماشائی ہے
میری آنکھوں میں ترے نور کی بینائی ہے
نہ جمائی ہے نہ سایہ ہے نہ انگڑائی ہے
سایہ کا ساتھ نہ ہونا تری یکتائی ہے
اس چمن میں جو تم آئے تو بہار آئی ہے
سوئی بی عائشہؓ کی کھوئی ہوئی پائی ہے
کون ایسا ہے کہ جس نے یہ سند پائی ہے
جس نے تیرے درِ دولت کی قسم کھائی ہے
میری قسمت بھی جگا دے بڑی نیند آئی ہے
خالی جانا بڑی بدنامی ہے رسوائی ہے
جب تک اکبر میں ذرا طاقتِ گویائی ہے

دیگر

نور تاریکی میں پایا اس سے ہر گمراہ نے
مٹ گئی جس کی خودی خود وہ خدا سے مل گیا
عرش و کرسی، مہر و ماہ ارض و فلک لوح و قلم
نعمتِ کونین دے دے کر بنایا، مرحبا
ڈوبتے تیرتے ہیں پھرتے آشنا اس بحر میں
جس کو عاشق کر دیا سمجھو کہ کامل کر دیا
لیلیٰ و شیریں نہ اکبر قیس کو فرہاد کو

کفرِ عالمگیر توڑا ضرب الا اللہ نے
دے دیا لطفِ بقا ذوقِ فنا فی اللہ نے
سب محمدؐ کے لئے پیدا کئے اللہ نے
کل فقیروں کو غنی میرے رسول اللہ نے
کیسے کیسے غوطے کھلوائے ہیں اس کی چاہ نے
شوقِ الا اللہ نے ذوقِ فنا فی اللہ نے
تجھ کو رسوا کر دیا عشقِ رسول اللہ نے

دیگر

ثانیِ حیدر کا دو عالم کے بیاباں میں نہیں
ضو محمدؐ کے کفِ پا میں ہے جیسی ایسی
حسن نے قرآن سے کر کیا ختم نمکِ دنیا کو
لے کر ارواحِ شہیدوں کی اجل نہ یہ کہا

کوئی شیر ایسا شجاعت کے بھی میداں میں نہیں
وہ نمایاں میں نہیں مہرِ درخشاں میں نہیں
گل سینوں کی دکانوں کے نمکداں میں نہیں
ہم نے وہ پھول چنے ہیں جو گلستاں میں نہیں

نُور میں رنگ میں خوشبو میں پھبن میں تم سا
ایک بھی پھول دو عالم کے گلستاں میں نہیں

شمر نے ظلم کیئے آلِ نبیؐ پر کیا کیا
رحم کا نام ہی اس دشمنِ ایماں میں نہیں

تیری رحمت کے بھروسے پہ کیئے خوب گناہ
کچھ کمی اکبرؔ ناچیز کے عصیاں میں نہیں

دیگر

کیا صبا تُو نے مدینہ کی ہوا کھائی ہے
اتنی کیوں جھُومتی ہے کس لیئے اترائی ہے

اس کی قسمت ہے نصیب اس کا ہے تقدیر اس کی
جس نے اس روضۂ رضواں کی ہوا کھائی ہے

پنجگانہ ہے دو عالم میں اذانوں کی پُکار
کس شہنشاہ کے نام کی شہنشاہی ہے

حُسنِ یوسفؑ کی ملاحت ہے مسلّم لیکن
نہ ملاحت نہ یہ رونق نہ یہ رعنائی ہے

بدلہ ایذاؤں کا آزاروں کا تکلیفوں کا
خاکساری ہے تحمل ہے شکیبائی ہے

دیکھ وہ آپؐ شفاعت کا اُٹھا کر بیڑا
اب تو اے امّتِ عاصی تری بن آئی ہے

دیکھ کر چاند کو تاروں میں گذرتا ہے خیال
تیرے اصحاب میں یہ انجمن آرائی ہے

میرے عصیاں کا ہے کتنا ہی گرانبار پہاڑ
آگے رحمت کے مگر رائی کی بھی تہائی ہے

ہوتی جاتی ہے جو ہر نقشِ قدم پر صدقے
یہ میری عاجزی ہے میری جبیں سائی ہے

قبر تاریک ہے اے ماہِ مدینہ آجا
کوئی مونس ہے نہ غمخوار ہے یہ تنہائی ہے

ہو مبارک یہ حمامہ کا عطیہ اکبرؔ
خوب مداحی کی حضرتؐ سے سند پائی ہے

دیگر

اس جہاں میں روشنی کی رخ کے مہر و ماہ نے
دونوں عالم کر دیئے روشن رسول اللہؐ نے

دونوں عالم میں کوئی محبوبؐ کا ثانی نہیں
کر کے سایہ دُور یہ دکھلا دیا اللہ نے

دونوں عالم کو دکھادی اپنی صورت کی بہار
خود محمدؐ کو بنا کر آئینہ اللہ نے

چلنے والا اس شریعت پر بھٹک سکتا نہیں
رہبری اللہ تک کی تیری سیدھی راہ نے

چاہنے والا جو ہو اللہ کا تو ایسا ہو!
جان کی قربان اللہ پہ ذبیح اللہ نے

مومنو اللہ اکبر کا ہو اب نعرہ بلند
آپؐ کے دل کو بنایا پاک ہے اللہ نے

تضمین بر غزل حضرت عزیز

تیرے عشق نے جس کو تلوار ماری
گناہوں سے اس کو ہوئی رستگاری

گئی پار دل کے نظر کی کٹاری | نکلتی ہوئی روح تن سے پکاری
دو عالم بہ کاکل گرفتار داری | بہ ہر مو ہزاراں سیاہ کار داری

شہنشاہ ہے تیرے در کا بھکاری | ترے زیرِ فرماں ہے مخلوق ساری
ہے کون و مکاں میں ترا حکم جاری | ملک تجھ پہ صدقے بشر تجھ پہ واری
دو عالم بہ کاکل گرفتار داری | بہ ہر مو ہزاراں سیاہ کار داری

ہوئی جرمِ اُلفت سے کملی جو بھاری | کہا زلف نے اس سے میں تیرے واری
تجھے بھی ہے کیا رنج امت کا پیاری | تو زلفوں سے کملی لپٹ کر پکاری
دو عالم بہ کاکل گرفتار داری | بہ ہر مو ہزاراں سیاہ کار داری

جو میری نہ دیکھی گئی بے قراری | شب تارِ ہجراں نے کی آہ و زاری
تڑپ کر محمد محمد پکاری | کہ رکھ اپنے گیسو میں مجھ کو بھی واری
دو عالم بہ کاکل گرفتار داری | بہ ہر مو ہزاراں سیاہ کار داری

محمد پہ خالق نے واللیل اُتاری | تو کالی گھٹا کو ہوا رشک بھاری
گرجنے برسنے میں تھی آہ و زاری | مجھے بھی تو لے پھانس آخر پکاری
دو عالم بہ کاکل گرفتار داری | بہ ہر مو ہزاراں سیاہ کار داری

نہیں تجھ سا حامی کوئی یا محمد | ہے عالم میں رحمت تری یا محمد
ہے ہر غم سے دم پر بنی یا محمد | ادھر بھی نظر مہر کی یا محمد
ز سر تا بہ پا رحمتی یا محمد | نظر جانب ہر گنہگار داری

یہ قد جس سے شرمندہ سروِ گلستاں | یہ مہر تجلی جس سے خورشید تاباں
یہ گیسو کہ سنبل ہے جس سے پریشاں | یہ گوش ان پہ قرباں گلِ باغ رضواں
دو ابروئے خم ہمچو شمشیر عریاں | دو چشمِ فسوں ساز عیّار داری

خدا جس کو دیتا ہے عشق و محبت | الگ کفر و ایماں سے ہے اس کی طینت
نہ کچھ خوفِ ذلت نہ پروائے عزت | ہے اللہ اکبر عجب یہ شریعت

عزیز اللہ اللہ ایں کفر عشقت
نہاں در تہ خرقہ زنار داری

تمت